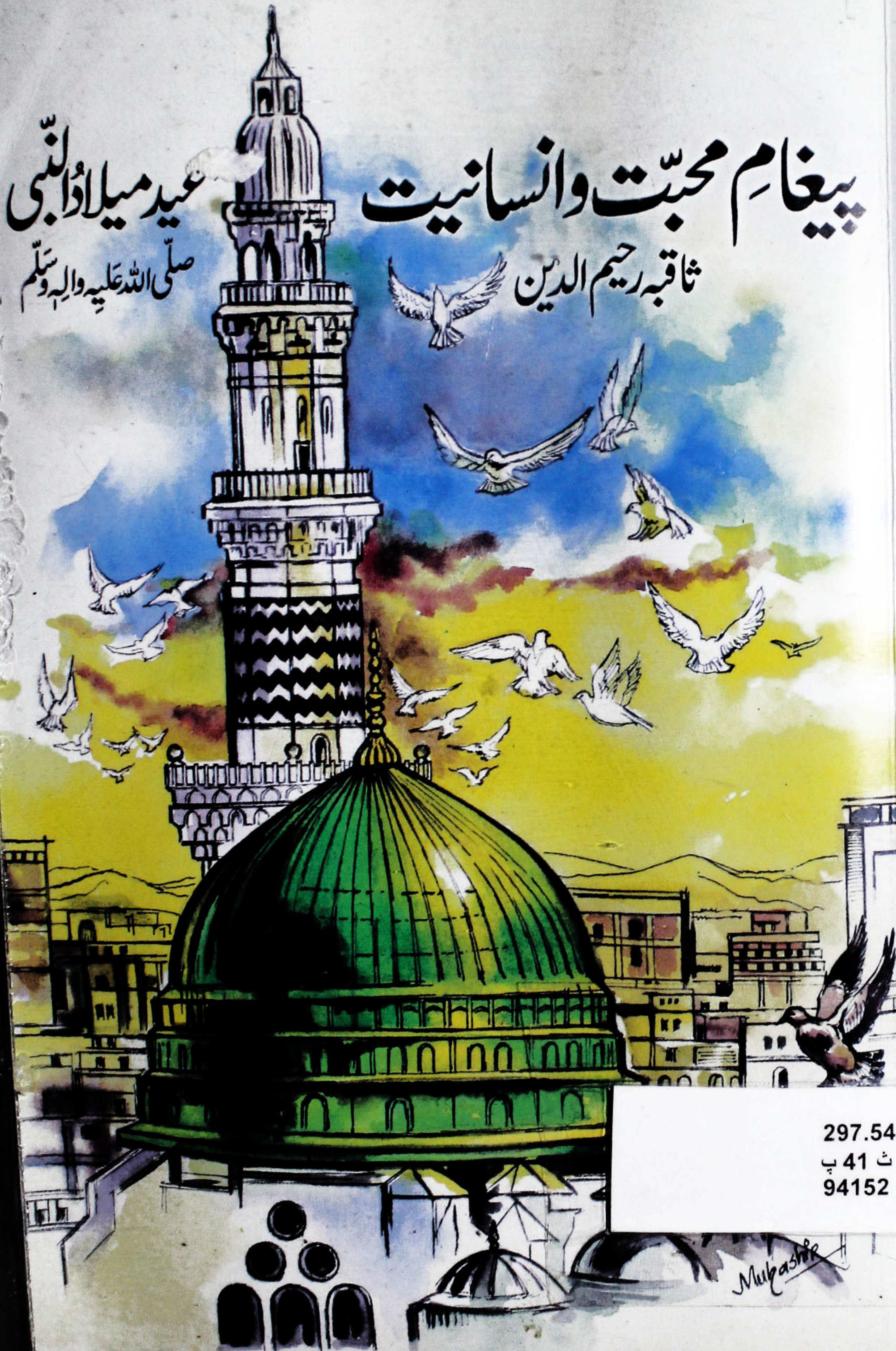


عید میلاد النبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# پیغام محبت و انسانیت

ثاقبہ رحیم الدین



297.54  
ٹ 41 پ  
94152

Mubasher

علیہ برائے لائبریری پنجاب  
یونیورسٹی، لاہور

مفتی محمد حمزہ الدین  
(مادر مہربان)

بانی اور تاحیات چیئر پرسن، اوبی ٹرسٹ  
تفہیم قبیلہ اور پاکستان چلڈرنز اکیڈمی  
اور تاحیات چیئر پرسن  
انسٹیٹیوٹ فار پینٹل چلڈرن کوئٹہ

۰۲، اگست ۲۰۱۱ء

# پیغامِ محبت و انسانیت

محفلِ میلادِ انبیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثاقبہ رحیم الدین



حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو  
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کر چلو

○ اپنے بچوں!  
○ پیارے بابرا اور ننھے منے اسد  
کے نام

ثاقبہ رحیم الدین

پہلا ایڈیشن \_\_\_\_\_ جنوری ۱۹۸۱ء  
دوسرا ایڈیشن \_\_\_\_\_ دسمبر ۱۹۹۰ء  
تیسرا ایڈیشن \_\_\_\_\_ جولائی ۱۹۹۶ء  
چوتھا ایڈیشن \_\_\_\_\_ جولائی ۲۰۰۳ء  
پانچواں ایڈیشن \_\_\_\_\_ جنوری ۲۰۰۷ء  
چھٹا ایڈیشن \_\_\_\_\_ اپریل ۲۰۰۹ء

۲۹۷۵

ش ۱۵۲  
۹

جملہ حقوق مصنفہ بیگم ثاقبہ رحیم الدین (ناشر) محفوظ ہیں

پہلا ایڈیشن ..... جنوری ۱۹۸۱ء

دوسرا ایڈیشن ..... دسمبر ۱۹۹۰ء

تیسرا ایڈیشن ..... جولائی ۱۹۹۶ء

چوتھا ایڈیشن ..... جولائی ۲۰۰۳ء

پانچواں ایڈیشن ..... جنوری ۲۰۰۷ء

چھٹا ایڈیشن ..... اپریل ۲۰۰۹ء

ہدیہ ..... ۱۵۰ روپے

مطبع ..... پرنٹنگ یونیورسٹی ہاؤس

صدر بازار راولپنڈی، 5125696

ملنے کا پتہ

۹۔ جامی روڈ راولپنڈی کینٹ

## مطلع

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مبارک تقریب ہے جو عموماً مسلمان گھرانوں میں اور قومی سطح پر بھی منعقد ہوتی رہتی ہے۔ اگر یہ محفل محض رواج کے طور پر اور عادتاً سجائی جاتی ہے تب بھی باعث خیر و برکت ہوتی ہے۔ مگر اس سے مکمل مثبت اثرات نمایاں نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ مقدس محفل خلوص دل سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقصد حیات کا پرچار کرنے کے لیے ہو تو یقینی بات ہے کہ اس سے انسانی زندگی کی اصل اور اعلیٰ ترین قدروں کو از سر نو بیدار کیا جاتا ہے۔ آپ کا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ کسی بھی انداز کا ہو۔ کسی بھی روپ کا ہو، اس محفل سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ آپ کی امتی کی حیثیت سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت کسی بھی رنگ کی ہو، چاہے ادب کی چاہے اطاعت کی چاہے محبت کی، چاہے عشق کی کہ یہ تو انسانی فطرت کے رنگارنگ پہلو ہیں۔ بس آپ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر مل بیٹھئے، پھر پیارے اللہ کی رحمتیں دیکھیے۔

یہ مجھ ادنیٰ سی ہستی کی خوش بختی ہے کہ میں کتاب "پیغام محبت اور انسانیت" محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پچھلے بائیس سالوں میں تیسرا ایڈیشن آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں۔ میں ان تمام ذوق سلیم اور حُب

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنے والوں کی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے چوتھے ایڈیشن کی اشاعت کے لئے اصرار کیا۔ خواتین اور نوجوان بچوں نے نہ صرف پاکستان سے بلکہ بیرون ملک سے بھی اپنی نیک خواہش کا مسلسل اظہار کیا۔ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھے توفیق بخشی کہ میں اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن میں ترمیم اور اضافے کے ساتھ چوتھی بار شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

جیسا کہ میں پہلے لکھ چکی ہوں کہ آج سے بائیس سال پہلے اس کتاب کے شائع کرنے کا خیال میرے دل میں یوں پیدا ہوا تھا کہ کوئٹہ میں میرے گھر کے احاطے میں مسجد میں صوبہ بلوچستان کی مختلف گوشہ ہائے زندگی سے رکھنے والی خواتین کے لئے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب منعقد کی گئی تھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ عام دنیاوی مسیاری سے مختلف یہ تقریب رنگ و نسل، زبان و قوم، عمر و مرتبہ اور دولت و عہدے کے پیمانوں سے آزاد تھی۔ اس محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ صرف کوئٹہ بلکہ پشین، نوشکی، مستونگ، سی، چمن، زیارت، لورالائی، گوادر، قلات اور افغانستان کے دور دراز علاقوں سے مہمان آئے۔ درختوں کے جھنڈ میں گھری ہوئی مسجد اور اندر سبز سنگ مرمر کے ستونوں اور گل لالہ و گلاب کی سجاوٹ سے، اس محفل کا حسن خود بخود دلوں میں سماتا جاتا تھا۔ اس دوستی و اخوت کے وسیع اجتماع میں حمد و ثنا، درود و سلام، ذکر و نعت اور بصیرت افروز تقاریر سے ایک خوبصورت سماں بندھ گیا تھا۔ یہی وہ یادوں کے چراغ تھے جنہیں میں مدھم نہیں کرنا چاہتی تھی اور یوں بھی محبتوں کے چراغ بھلا کب مدھم ہوتے ہیں وہ صرف نگاہوں میں نہیں رگوں میں رچے بسے ہوتے



ہیں۔ سواب چوتھا ایڈیشن پیش خدمت ہے آپ بھی حسین یادوں کے سفر میں ساتھ ہو لیں۔

اپنی کم مانگی کے باوجود میں نے اپنی سی کوشش کی ہے کہ میلاد النبی ﷺ کا کل پروگرام مختصر و جامع ہو، اور روایتی انداز سے ہٹ کر تازگی لئے ہوئے ہو۔ رسول کریم ﷺ کی حیات مبارک کو مختلف ادوار میں بلحاظ عمر اور واقعات تقسیم کیا ہے حمد و ثنا اور چھ سات انداز کے درود شریف پیش کئے ہیں۔ ہر مضمون کے عنوان سے نعت معنوی لحاظ سے منسلک ہے۔ مجھ ناچیز نے اپنا مضمون "انسانی حقوق کے علمبردار رسول اللہ ﷺ" شامل کیا ہے۔

میں نے اس محفل کے عنوانات میں تسلسل پیدا کرنے کے لئے راوی کا کردار بطور سعادت کے ادا کیا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے محفل میلاد النبی ﷺ کے اختتام پر بعد سلام اور اجتماعی لحاظ سے "دعا" کی ہے۔ میرے لبوں پر جو بے اختیار عاجزانہ دعائیں آئیں۔ آپ کے پیش نظر ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت میری طرف سے نہایت چھوٹی سی کاوش ہے۔ یہ کتاب ہر پڑھنے والے کے لیے پر خلوص تحفہ ہے۔ محفل سجانے والے کے لیے دوستی اور خیر و برکت کا ذریعہ ہے اور اوروں کو تحفہ دینے کے لیے رحمتوں کا سلسلہ ہے۔

میرے پیارے رب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرح جینے مرنے نیکیاں کرنے اور نیکیاں عام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین ثم آمین)

فقیر

ثاقبہ رحیم الدین

۱۹۸۱ء



## کچھ اور سلسلے عقیدتوں کے.....

پیارے اللہ کے فضل و کرم سے ہمارا نصیب جاگا کہ ہم جیسا ادنیٰ انسان سیرت نبوی ﷺ کی کتاب "پیغامِ محبت و انسانیت" کا چوتھا ایڈیشن شائع کر رہا ہے۔

ہم بہت ادب سے یہ جسارت کر رہے ہیں اور اللہ کے احسانوں تلے دبے ہیں کہ اس نے توفیق دی کہ اپنی کتاب کی نئے سرے سے نوک پلک درست کر کے 'بیس مقدس مقامات کی تصاویر شامل کر کے' اور چند تحریروں کے اضافے کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ہمیں توکل ہے جو اس کتاب کو پڑھے، سمجھے، عمل کرے اور دور دور پہنچائے..... اللہ کے دامنِ رحمت میں لپٹتا چلا جائے گا۔ ہم سب کے ہادی اور ہم سب کے محسن محمد ﷺ کی یہ دعا اور دِجان بنا لیجئے۔ ہستی عظیم ترین (ﷺ) اور دعا حد درجہ عاجزانہ ہے۔

اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي  
وَرَحْمَتُكَ أَرْجَعُنِي مِنْ عَمَلِي ۝

”اے میرے اللہ تیری مغفرت میرے تمام گناہوں سے کہیں زیادہ وسیع ہے اور مجھے تیری رحمت کا آسرا ہے نہ کہ اپنے عمل کا“

ہماری دل کی گہرائیوں سے التجا ہے کہ ہمارا پیارا اللہ آپ سے اور ہم  
سے ہمیشہ راضی رہے..... آمین

ادنیٰ فقیر..... طالبِ رضاءِ الہی

ثاقبہ رحیم الدین

۲۰۰۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## اللہ اللہ یہ مقام.....

اللہ اللہ یہ مقام..... اور کتنی بڑی سعادت ہے کہ ہم جیسے چھوٹے انسان کو نصیب ہوئی ہے کہ ہم اپنی سادہ سی کتاب کا پانچواں ایڈیشن (۲۰۰۷ء) کی اشاعت کر رہے ہیں۔ چھوٹا منہ اور بڑی بات، ہم کس منہ سے کہیں کہ کوئی بھی کام جو پیارے محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی ذرا سا بھی منسوب ہو، وہ ایک طرف اور ساری خدائی اور سارے کام ایک طرف۔۔۔

ہم نے اپنی سی کوشش کی ہے کہ یہ نیا ایڈیشن، پہلے سے زیادہ موثر، دلکش اور ہر لحاظ سے بہتر ہو سکے۔ ہم آخر میں صرف اتنا عرض کرتے چلیں کہ انسان کی زندگی مختصر اور عشق و ادب کی کہانی بڑی طویل ہے۔ ہماری اپنے لئے اور آپ سب کے لئے دعا ہے کہ ہم پیارے محمد ﷺ کا کہنا مانیں، آپ ﷺ کا ادب کریں، آپ ﷺ سے عشق کرتے کرتے جی جان سے گزر جائیں \_\_\_\_\_ زندگی بھی روشن اور سکھ سے گزرے اور آخرت بھی۔ آمین!

ادنیٰ فقیر..... طالبِ رضاءِ الہی

ثاقبہ رحیم الدین

۲۰۰۷ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا دِخیر البشیر صلی اللہ علیہ وسلم

ہم آپ سے ایک ذرا سی بات یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہماری اس چھوٹی سی کتاب کا چھٹا ایڈیشن ہے۔ اللہ کی توفیق سے اور آپ کی عقیدتوں سے ہم اسے 1981ء سے بار بار شائع کر رہے ہیں۔

ہم اپنی کتاب کے محبت سے پڑھنے والوں اور عمل کرنے والوں سے یہ عرض کرتے چلیں۔

آپ سے بنیاد دوستی رکھی  
یا دِخیر البشر کے رشتے سے

ادنیٰ فقیر، طالبِ رضاءِ الہی

ثاقبہ رحیم الدین

20 مارچ 2009ء





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رقم جب بھی ثنائے مصطفیٰ ﷺ ہو  
خدا کے نام ہی سے ابتدا ہو

## پروگرام

### محفل میلاد النبی ﷺ

صفحہ نمبر	نمبر شمار
_____	۱۔ مطلع
_____	۲۔ کچھ اور سلسلے عقیدتوں کے..... ثاقبہ رحیم الدین (چوتھا ایڈیشن)
_____	۳۔ اللہ اللہ یہ مقام..... ثاقبہ رحیم الدین (پانچواں ایڈیشن)
۱	۴۔ سورہ فاتحہ (بمعہ ترجمہ)
۳	۵۔ دُرود شریف
۴	۶۔ حمد و ثناء _____ مولانا حالی
۵	۷۔ سورہ رحمن _____ منظوم اردو ترجمہ جوش ملیح آبادی
۸	۸۔ نعت، میرا معیار آپ ﷺ ہیں _____ احمد ندیم قاسمی
۱۰	۹۔ عہدِ جہالت اور تصویرِ عرب _____ مس جمیلہ ظہور
۱۵	۱۰۔ دُرود شریف

- ۱۱۔ نعت، اُجالا تمہی تو ہو \_\_\_\_\_ مولانا ظفر علی ۱۶
- ۱۲۔ حبیب ﷺ خدا کا نسب اور آپ کی ولادت \_\_\_\_\_ مس زرینہ زیدی ۱۹
- ۱۳۔ دُرود شریف ۲۵
- ۱۴۔ نعت عید میلاد النبی ﷺ \_\_\_\_\_ زمان کنجاہی ۲۶
- ۱۵۔ محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کا بچپن و لڑکپن \_\_\_\_\_ مسز صفیہ لودھی ۲۸
- ۱۶۔ دُرود شریف ۳۳
- ۱۷۔ نعت خاتم الا انبیاء ﷺ ۳۴
- ۱۸۔ نور کی کرنیں نبوت سے قبل چمکتی تھیں \_\_\_\_\_ حلیم النساء صاحبہ ۳۶
- ۱۹۔ دُرود شریف ۳۹
- ۲۰۔ نعت، بارگاہ رسالت ﷺ میں \_\_\_\_\_ حفیظ لدھیانوی ۴۰
- ۲۱۔ کوکب اسلام کا طلوع \_\_\_\_\_ بیگم اظہر سعید خان ۴۳
- ۲۲۔ دُرود شریف ۴۹
- ۲۳۔ نعت \_\_\_\_\_ طفیل ہوشیار پوری ۵۰
- ۲۴۔ سرچشمہ ہدایت رسول کریم ﷺ اور بنیادی ارکان اسلام \_\_\_\_\_ مسز خالدہ سرور ۵۲
- ۲۵۔ دُرود شریف ۶۰
- ۲۶۔ نعت \_\_\_\_\_ مولانا محمد علی جوہر ۶۱
- ۲۷۔ انسانی حقوق کے علمبردار رسول خدا ﷺ \_\_\_\_\_ ثاقبہ رحیم الدین ۶۲

صفحہ نمبر	نمبر شمار
۷۲	۲۸۔ دُرود شریف
۷۴	۲۹۔ رہبرِ انسانیت ﷺ کی عظیم زندگی۔۔۔ بیگم جعفر نعیم
۸۱	۳۰۔ دُرود شریف
۸۲	۳۱۔ نعت
۸۴	۳۲۔ رسولِ خدا ﷺ کی ازدواجی زندگی۔۔۔ مسز وحیدہ ریاض
۸۹	۳۳۔ دُرود شریف
۹۰	۳۴۔ نعت۔۔۔ مظفر وارثی
۹۲	۳۵۔ اسلام میں آئیڈیل عورت کا تصور۔۔۔ مسز فردوس انور قاضی
۹۶	۳۶۔ دُرود شریف
۹۷	۳۷۔ نعت۔۔۔ ماہر القادری
۹۹	۳۸۔ نبی کریم ﷺ حبیبِ خدا اور رحمتہ اللعالمین ﷺ۔۔۔ ڈاکٹر سعدیہ خاور چشتی
۱۰۱	۳۹۔ امن الرسول (سورہ بقرہ کی آخری آیات)
۱۰۴	۴۰۔ سلام۔۔۔ ماہر القادری
۱۰۵	۴۱۔ دُرود و سلام۔۔۔ محمد اکبر وارثی
۱۰۸	۴۲۔ دُعا۔۔۔ ثاقبہ رحیم الدین
۱۱۴	۴۳۔ ثاقبہ رحیم الدین کی اہم تصانیف جنوری ۲۰۰۷ء تک



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝  
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝  
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ  
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ  
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

## ترجمہ

میں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے  
سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ جو نہایت رحم  
کرنے والا مہربان ہے۔ وہ قیامت کے دن کا مالک اور حاکم ہے (اے خدا) ہم  
تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ قائم رکھ ہم کو سیدھے  
راستے پر راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں نہ ان کی راہ  
جن پر تو غضبناک ہے اور نہ ان کی جو گمراہ ہو گئے ہیں۔ (سورۃ فاتحہ)

○

## درود شریف

خلق کے سرور ﷺ شافع ﷺ محشر  
صلّ اللہ علیہ وسلم

مرسل داور ﷺ خاص پیغمبر ﷺ  
صلّ اللہ علیہ وسلم

○

## حمد و ثناء

مولانا حالی

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا  
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا  
ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ  
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب و جمال تیرا  
گو حکم تیرے لاکھوں یاں ٹالتے رہے ہیں  
لیکن ٹلا نہ ہرگز دل سے خیال تیرا  
دل ہو کہ جان تجھ سے کیونکر عزیز رکھے  
دل ہے سو چیز تیری جاں ہے سو مال تیرا  
بیگانگی میں حالی یہ رنگِ آشنائی  
سن سن کے سردھنیں گے قال اہل حال تیرا

○



## سورہ رحمن

جوش ملیح آبادی

○

اے فنا انجام انساں کب تجھے ہوش آئے گا  
تیرگی میں ٹھوکریں آخر کہاں تک کھائے گا  
اس تمرد کی روش سے بھی کبھی شرمائے گا  
کیا کرے گا سامنے سے جب حجاب اٹھ جائے گا  
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

○

یہ سحر کا حسن، یہ سیارگاں اور یہ فضا  
یہ معطر باغ، یہ سبزہ، یہ کلیاں دل رُبا  
یہ بیاباں، یہ کھلے میدان، یہ ٹھنڈی ہوا  
سوچ تو کیا کیا، کیا ہے، تجھ کو قدرت نے عطا  
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

○

خلد میں حوریں تیری مشتاق ہیں، آنکھیں اٹھا  
بیچی نظریں جن کا زیور، جن کی آرائش حیا  
جن و انساں میں کسی نے بھی نہیں جن کو چھوا  
جن کی باتیں عطر میں ڈوبی ہوئی جیسے صبا  
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

○

اپنے مرکز سے نہ چل منہ پھیر کر بہر خدا  
بھولتا ہے کوئی اپنی انتہا اور ابتدا  
یاد ہے وہ دور بھی تجھ کو کہ جب تو خاک تھا  
کسی نے اپنی سانس سے تجھ کو منور کر دیا  
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

○

سبز رنگ کی بیلین چڑھی ہیں جا بجا  
نرم شاخیں جھومتی ہیں، رقص کرتی ہے صبا  
پھل وہ شاخوں میں لگے دلفریب و خوشنما  
جن کا ہر ریشہ ہے قند و شہد میں ڈوبا ہوا  
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

○

پھول میں خوشبو بھری جنگل کی بوٹی میں دوا  
بحر سے موتی نکالے صاف روشن خوشنما  
آگ سے شعلہ نکالا، ابر سے آبِ صفا  
کس سے ہو سکتا ہے اس کی بخششوں کا حق ادا  
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

○

ہر نفس طوفان ہے ہر سانس ہے اک زلزلہ  
موت کی جانب رواں ہے زندگی کا قافلہ  
مضطرب ہر چیز ہے جنبش میں ہے ارض و سما  
ان میں قائم ہے تو تیرے رب کے چہرے کی ضیا  
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

○

صبح کے شفاف تاروں سے برستی ہے ضیا  
شام کو رنگِ شفق کرتا ہے اک محشرِ بپا  
چودھویں کے چاند سے بہتا ہے دریا نور کا  
جھوم کر برسات میں اٹھتی ہے متوالی گھٹا  
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

## میرا معیار آپ ﷺ ہیں

احمد ندیم قاسمی

دنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ﷺ ہیں  
اس تیرگی میں مطلع انوار آپ ﷺ ہیں

یہ بھی ہے سچ کہ آپ کی گفتار ہے جمیل  
یہ بھی ہے حق کہ صاحبِ کردار آپ ﷺ ہیں

ہو لاکھ آفتاب قیامت کی دھوپ تیز  
میرے لئے تو سایہ دیوار آپ ﷺ ہیں

یہ فخر کم نہیں کہ میں ہوں جس کی گردِ راہ  
اس قافلے کے قافلہ سالار آپ ﷺ ہیں

مجھ کو کسی سے حاجتِ چارہ گری نہیں  
ہر غم مجھے عزیز کہ غم خوار آپ ﷺ ہیں

انسان مال و زر کے جنوں میں ہیں مبتلا  
اس حشر میں ندیم کو درکار آپ ﷺ ہیں

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تپتے صحرا میں بگولوں کا سفر دیکھا ہے  
وسعتِ دشت کو یوں زیرو زبر دیکھا ہے  
کارواں بھی ہراساں ہے رات بھی تاریک  
جو تیرگی ہو مسلسل، کوئی کدھر جائے؟

طلوعِ اسلام سے قبل "عہدِ جہالت اور تصویرِ عرب" آپ کے سامنے جمیلہ ظہور  
پیش کریں گی۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

# عہدِ جہالت اور تصویرِ عرب

مس جمیلہ ظہور

معزز خواتین و پیاری بہنو!

اسلام علیکم!

جس عنوان کے تحت میں اپنی ناچیز رائے کا اظہار کر رہی ہوں وہ ہے۔ "عہدِ جہالت اور تصویرِ عرب" اس عہد کے بارے میں آپ سب ہی بخوبی واقف ہوں گی۔ آئیے آج پھر اس عہد پر نظر ڈالیں اور دل کی گہرائیوں سے غور و خوض کریں۔

اس عہد میں عرب کی مذہبی، ذہنی، علمی، معاشرتی اور اقتصادی حالت بہت خراب تھی۔

مذہبی نقطہ نظر سے اگر ہم غور کریں تو دیکھیں گے کہ ہر وہ چیز جو طاقتور ہوتی اور آنکھوں کو خیرہ کرتی لوگ اس کے سامنے جھک جاتے اور اس کی بندگی کرنے لگتے ہیں۔ بتوں کی پوجا بھی عام تھی۔ وہ اس بات سے بالکل بے بہرہ تھے کہ کوئی ذات واحد بھی ہے جس نے پوری کائنات کو تخلیق کیا ہے اور وہی قابلِ عبادت و بندگی ہے۔

خداوند تعالیٰ نے اپنے بہت سے نبیوں اور پیغمبروں کو بھیجا۔ اس کے سالوں گزرنے کے بعد وہی بے راہ روی، وہی بتوں کی پوجا، وہی قبائلی

جھگڑے، قتل و غارت، بے انصافیاں، بے ایمانیاں، تاریک و عصبیت ذہنیت  
 لڑکیوں اور لڑکوں میں تفریق۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، عورتوں کو کمتر اور ذلیل  
 تصور کرنا، خواتین کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک روارکھنا غرض یہ کہ جس  
 طرف بھی نظر دوڑائیں اندھیرے ہی اندھیرے تھے۔ مسدس حالی میں عرب  
 کے اس عہد جہالت کی بڑی عمدہ تصویر کھینچی ہے۔

چند اشعار خدمت گزار کرتی ہوں.....

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا  
 جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا  
 زمانے سے پیوند جس کا جدا تھا  
 نہ کشور ستان تھا نہ کشور کشا تھا

تمدن کا اس پر پڑا تھا نہ سایا  
 ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ  
 ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ  
 فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ  
 نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے

درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

اب اس کے بعد عورت کی مظلومیت پر غور فرمائیے کہ جب کبھی گھر میں  
 دختر تولد ہوتی تو بیچاری مائیں اپنے شوہروں کے بگڑے ہوئے تیور کو دیکھ کر اور

خوف و ظلم سے بچنے کے لئے دل پر پتھر رکھ کر اپنی ممتا کو زندہ درگور کر دیا کرتیں  
کیونکہ لڑکی کی پیدائش ان کے نزدیک باعثِ ذلت تھی۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتی ہیں کہ وہ جذبہ محبت و شفقت سے بالکل  
عاری تھے، تو عزیز بہنو! یہ تھی جہالت اور بے حسی کی انتہا۔ اور جب حالات یہاں  
تک پہنچے تو خداوند تعالیٰ جو رحیم و کریم ہے وہ اپنی مخلوق کو گمراہی اور ذلالت میں  
نہ دیکھ سکا اور رحمتِ الہی عرب کی طرف متوجہ ہوئی اور پھر ان اندھیروں اور  
جہالت کو دور کرنے کے لئے ہمارے آخری نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ رحمت بن کر  
تشریف لائے جن کے لئے حالی نے نہایت سادہ اور پیارے انداز میں کہا  
ہے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا  
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا  
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا  
وہ اپنے پرانے کا غم کھانے والا

فقیروں کا بلجا ضیعفوں کا ماویٰ  
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

حضور اکرم ﷺ آئے اللہ کا کلام لائے محبت و انسانیت کا پیغام دیا۔ اہل  
عرب کو شریعت کا سبق پڑھایا۔ وہ جو کہ زمانہ کے بگڑے ہوئے تھے ان کو  
سنوارا۔ علم حاصل کرنے کی ترغیب دی اور زندگی کے ہر قدم پر اعتدال سے کام  
لینے کی تلقین کی۔ رسول اللہ ﷺ نے تکلیفیں اٹھائیں۔ مخالفتیں سہیں۔ مگر آپ ﷺ  
اپنے عزم پر قائم رہے۔ کائنات کے پیدا کرنے والے کو جس کا کوئی ثانی نہیں



اور وہی عبادت کے قابل ہے۔ روشناس کروایا۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا۔ ایمانداری کا یہ حال کہ لوگ امین کے لقب سے یاد کرتے۔ ہمہ وقت یاد الہی میں مصروف رہتے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ دنیاوی معاملات بھی نہایت دیانتداری سے احسن طریقے سے نبھاتے اور اس طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد کا سبق خود اپنے عمل سے دیا۔ جو کچھ آپ ﷺ فرماتے وہ خود کرتے۔ غرض یہ کہ آپ کی پوری زندگی ایک مثال نمونہ تھی تو پھر کیوں نہ آپ ﷺ پر جان فدا کی جاتی اور کی جائے۔

پیاری بہنو! آپ ﷺ پوری دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے۔ مگر ہم خواتین پر آپ ﷺ کے بڑے احسانات ہیں۔ ہم کو جو کمتر سمجھا جاتا تھا مردوں کے برابر کا درجہ دیا۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گی کہ یہ کہہ کر کہ "ماں کے قدموں تلے جنت ہے"۔ مردوں سے کہیں زیادہ عظمت بڑھا دی۔ جائیداد میں حقدار بنایا۔ شادی بیاہ میں اپنی منشا و رضا کے اظہار کا حق دیا اور اس طرح مرد و خواتین کے حقوق و فرائض بتا کر معاشرے میں بہترین زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا۔ جو بات خواتین کے لئے معیوب، وہ مردوں کے لئے بھی غیر مہذب فضیلت صرف تقویٰ پر ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

مختصر یہ کہ اللہ سے لگن، سادگی، اخلاقیات، محنت کی عظمت، اچھا سلوک، علم حاصل کرنے کی جستجو تقویٰ و پرہیزگاری وغیرہ وغیرہ کا درس آپ ﷺ نے اپنی عملی زندگی سے دیا اور اس طرح انسانیت کا سبق دے کر عرب کے پستی میں پڑے انسانوں کی کایا پلٹ دی۔ آپ ﷺ کی عملی زندگی نہ صرف اس عہد کے لئے ایک قابل تقلید تھی بلکہ ہر وقت ہر زمانہ اور ہر انسان کے لئے ایک بہترین زندگی گزارنے کا نمونہ ہے۔ آپ ﷺ سے محبت کرنے کا سچا ثبوت یہی ہے کہ ہم

آقائے دو عالم ﷺ کی زندگی کو سامنے رکھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ دوسروں کے کام آئیں۔ اچھے و نیک کام کریں اور اس طرح اللہ کا قرب حاصل کر کے قلبی سکون حاصل کریں۔

کوو مہربانی تم اہل زمیں پر

خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم اسلام کے صحیح جذبہ عمل سے غافل ہو کر بھٹک جائیں اور وہی اطوار اپنانے لگیں جو عہدِ جہالت میں عربوں کے تھے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام جو نہایت ہی سادہ اور زندگی کے ہر قدم پر قابلِ مذہب ہے اس کو صحیح طور پر اپنا کر اپنے عمل سے آنے والی نسلوں کے اندر وہ خوبیاں پیدا کریں جو کہ ایک مومن میں ہونا چاہیے۔ عمل کے بغیر محض زبانی تلقین بے معنی ہے نہ صرف بے معنی بلکہ بچے جو ہر چیز کو اس کے اصلی روپ میں جاننا اور سمجھنا چاہتے ہیں۔ الجھن میں پڑ سکتے ہیں اس لئے بے حد ضروری ہے کہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں گھر میں اور گھر سے باہر وہی کچھ کریں۔ جس کی تلقین ہمارے پیغمبر اسلام ﷺ نے کی ہے اور جن کی اپنی ذاتی زندگی ہماری رہنمائی کرنے کے لئے کافی ہے اور پھر اللہ کا کلام جو قرآن پاک کی شکل میں ہے۔ مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دنیا کا ہر علم اس کے اندر موجود ہے۔ سائنس، جغرافیہ، اخلاقیات، ہائیکین، نفسیات، قانون وغیرہ وغیرہ۔ مگر شرط گہری نظر اور جستجو، لگن و عمل کی ہے اور یہ سب کچھ موجود ہو تو بقول علامہ اقبالؒ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

0

## درود شریف

صَلِّ عَلَيَّ نَبِيَّنَا

صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلَيَّ شَفِيعِنَا

صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلَيَّ حَبِيبِنَا

صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

0

## نعت رسول مقبول ﷺ

### اُجالا تمہی تو ہو

مولانا ظفر علی

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو  
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

پھوٹا جو سینہ شبِ تارِ است سے  
اس نورِ اولیں کا اجالا تمہی تو ہو

چلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر  
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا  
اے رہ نورِ جادۂ اسرای تمہی تو ہو

پیتے ہی جس کو زندگی جاوداں ملی  
اس جاں فزا زلال کے مینا تمہی تو ہو

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے  
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہی تو ہو

○

○

نور ہی نور ، اُجالا ہی اُجالا ہر سو  
کس کی آمد کے یہ آثار ہوا کرتے ہیں

محبوب خدا، رہبر انسانیت، محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت مبارک سب کے  
لئے باعثِ رحمتِ نبی، "حبیبِ خدا ﷺ اور آپ کی ولادتِ مبارک" کے عنوان  
سے، مس زریںہ زیدی اپنا مضمون پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

## حبیبِ خدا ﷺ کا نسب اور

## آپ ﷺ کی ولادت

مس زریںہ زیدی

حضور رسول مقبول ﷺ کے نسب کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد الہی ہے "کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا مذہب اسی نے اس سے پہلے تمہارا نام مسلم رکھا" گویا آپ ﷺ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیمؑ سے وابستہ ہے۔ علامہ ابن اسحاق نے تاریخی حوالوں اور شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ عدنان سے حضرت اسماعیلؑ تک کا چالیس پشتوں کا فاصلہ ہے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں عدنان نے بڑی شہرت پائی۔ یہ مشہور کلدانی فرماں رواں بخت نصر کے ہمعصر تھے جس نے بیت المقدس کو برباد کیا اور یہودیوں کو قید کر کے بابل لے گئے۔

عدنان کے بعد اس کی اولاد میں کنانہ نے عرب مستعار بہ میں بڑی شہرت پائی۔ کنانہ کی کنیت ابو نضر بھی تھی۔ نضر کے بعد اس کے پوتے مہند کا نام تاریخ میں قریش کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور مہند کی اولاد قریشی کہلاتی ہے۔ مہند کے بعد قصیہ بن کلاب نے نہایت عزت اور اقتدار حاصل کیا۔ ان

دنوں مکہ پر قبیلہ خزاعہ کا قبضہ اور قریش جلا وطنی کی زندگی گزار رہے تھے۔ کہ قصی نے ان کو منظم کر کے مکہ پر قریش کا دوبارہ تسلط قائم کیا۔ مختلف شعبے قائم کئے اور قریش کے ہر قبیلے کو ایک شعبہ سپرد کیا۔ شعبوں کے لئے ایک پارلیمنٹ ہاؤس قائم کیا۔ جس کو دارالندوہ کہتے تھے۔ قصی کے بیٹوں میں عبداللہ ان کے جانشین ہوئے۔ ان کا نام مخیرہ تھا۔ وہ اپنے حسن و جمال کی وجہ سے قمرالبطی کہلاتے تھے۔ عبدالمناف کے بعد ان کے بیٹے ہاشم کو سرداری قریش تفویض ہوتی۔ ان کا نام عمرو بن ہاشم کی وجہ تسمیہ بیان کی جاتی ہے ایک مرتبہ قحط سالی کے ایام میں گوشت اور شوربے میں روٹیاں توڑ کر زائرین مکہ کو انہوں نے کھلائیں۔ ہاشم ٹکڑے کرنے کو کہتے ہیں۔ اس وجہ سے ہاشم نام ہوا۔ ہمارے حضور ﷺ کے دادا عبدالمطلب انہی کے صاحبزادے تھے۔

حضرت عبدالمطلب کا نام عامر تھا اور لقب شیبہ۔ آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک محمد ﷺ انہوں نے تجویز کیا تھا۔ عن ان کے عہد میں واقعہ فیل ظہور پذیر ہوا۔ جس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ فیل میں بیان ہوا ہے۔ ہمارے حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ آپ ہی کے صاحبزادے تھے۔ حضرت عبدالمطلب کی زندگی کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ چاہ زمزم جو ایک مدت سے گم ہو گیا تھا انہوں نے اس کا پتہ لگایا اور کھدوا کر نئے سرے سے درست کرادیا۔ انہوں نے منت مانی تھی کہ اگر اپنے دس بیٹوں کو اپنے سامنے جو ان دیکھ لیں گے تو ایک کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں گے۔ خدا نے یہ آرزو پوری کی اور وہ دس بیٹوں کو لے کر کعبہ میں آئے پجاری سے کہا کہ ان دسوں پر قرعہ ڈالو قرعہ میں اتفاق سے عبداللہ کا نام نکلا۔ یہ ان کو لے کر قربان گاہ کو چلے عبداللہ کی بہنیں جو ساتھ تھیں رونے لگیں اور



کہا کہ ان کے بدلے اونٹ قربان کیجئے۔ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سوا اونٹ قربان کئے اور اس طرح عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیچ گئے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی شادی قبیلہ زہرہ میں واہب بن عبد المناف کی صاحبزادی سے کی جن کا نام آمنہ خاتون تھا۔ اس وقت حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً سترہ برس تھی۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے شام گئے واپس آتے ہوئے مدینے میں ٹھہرے۔ بیمار ہو گئے اور یہیں انتقال ہو گیا انہوں نے تر کے میں اونٹ، بکریاں اور ایک لونڈی چھوڑی جس کا نام ام المن تھا جو آپ کو ورثہ میں ملا۔ یہ تو تھا حضور ﷺ کے نسب کے بارے میں اب آپ ﷺ کی ولادت سعادت کا ذکر کرتی ہوں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اس عالم مادی کا بھی ایک نظام ہے جس کے تحت یہ چل رہا ہے۔ حضور رسول مقبول ﷺ کی ولادت باسعادت کے ساتھ ایک ایسی ساعت وابستہ تھی کہ جس کے انتظار میں ساری کائنات چشم براہ تھی۔ معتبر اور مستند روایات کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی شب زمین و آسمان، لوح و قلم، عرش و فرش، کوہ و دشت، شجر و حجر، حور و ملک، جن و انس غرضیکہ ساری کائنات پر بحکم خداوندی نور کی ایک چادر تان دی گئی۔ مردوں پر سے عذاب قبر اٹھا لیا گیا تھا۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے اور جنت کے دروازے کھول دیئے گئے تھے۔ شیاطین پابند سلاسل کر دیئے گئے تھے۔ آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے طور طریق کے مطابق اس شب بھی خانہ کعبہ میں عبادت و ریاضت میں مصروف تھے انہوں نے بیان کیا کہ ۱۲ ربیع الاول کو صبح صادق کے وقت خانہ کعبہ پر ایک سبز پرچم لہرا رہا ہے۔ کعبہ میں رکھے ہوئے بت منہ کے بل

اوندھے پڑے ہوئے ہیں۔ خاندان رسالت کی ایک بزرگ بی بی فاطمہ بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت محمد ﷺ کی ولادت کی شب اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ستارے آسمان سے زمین کی طرف اس قدر جھکے ہوئے ہیں کہ ایسا لگتا تھا کہ ابھی زمین پر گر پڑیں گے۔ آپ کی پھوپھی بھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں آپ کی پیدائش کے وقت موجود تھی آپ نے پیدا ہوتے ہی پروردگار کے حضور سجدہ کیا۔ آپ کے ہونٹوں میں بھی حرکت تھی۔ فرما رہے تھے۔ یارب امتی۔ یارب امتی۔ ارباب سید لکھتے ہیں کہ اس رات ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ آتش کدہ فارس کی آگ سرد پڑ گئی۔ یہ شان تھی اور یہ اہتمام تھے۔ جبکہ یتیم عبد اللہ جگر گوشہ آمنہ، شہنشاہ کونین عالم قدسی سے عالم امکانی میں تشریف فرما ہوئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمْ

آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو ولادت باسعادت سے قبل مختلف خواب اور بشارتیں ہوتی رہیں۔ نہایت ہی عجیب و غریب خواب، کبھی دیکھتیں کہ آپ ﷺ کا جسم خاکی یکبارگی آئینے کی طرح جھلکنے لگا۔ اور روئیں روئیں سے سرد شعائیں نکلنے لگیں۔ کبھی سنتی تھیں بہشت کی حوریں، آسمان کے فرشتے اور مقدس روحیں مبارکباد دے رہی ہیں۔ کبھی سوتے میں ایسا محسوس ہوتا کہ وہ اپنے شفاف اور نورانی جسم کے ساتھ بلند یوں پر ہیں۔ اونچے سے اونچے پہاڑ پست نظر آتے تھے۔ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے پیروں کے تلوے آسمان کو چھو رہے ہیں اور چاروں طرف تہنیت اور مبارک مبارک کے زمزمے چھڑے ہوئے ہیں۔ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے گھر میں آمنہ رضی اللہ عنہا پر سرور غنودگی

سی طاری ہوتی جاتی تھی۔ اسی عالم میں ان کے کانوں نے سنا۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا  
 لو یہ اسماعیل ذبیح اللہ کی ماں حاجرہ ہیں۔" کچھ وقفے کے بعد شیریں لہجے میں کسی  
 نے کہا امّ احمد! دعا ابراہیم مبارک۔ یہ عیسیٰ روح اللہ کی ماں مریم ہیں۔ کنواری  
 مریم۔ معلوم ہوتا تھا کہ سچ مچ جنت زمین پر اتر آئی ہے۔ منیٰ کی وادی۔ مردہ کے  
 سنگ ریزے، قبیس کی چوٹیاں اور عرفات کا میدان نور کی جھلکیوں سے جھم جھم کر  
 رہا تھا۔ کلیاں چٹک رہی تھیں اور پھول مہک رہے تھے کہ دعا ابراہیم علیہ السلام:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ  
 الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ط

"اے ہمارے رب اور تو ان لوگوں میں خود انہی کی قوم پر ایک ایسا  
 رسول اٹھائیو جو انہیں تیری آیتیں سنائے۔ کتاب حکمت کی تعلیم دے اور ان کی  
 زندگیوں کو سنوارے۔" اس دعا کی قبولیت اور اظہار کا وقت آپہنچا۔ گھر کی عورتیں  
 خوشی سے بے تاب ہو کر پکاریں۔ "کوئی عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو جا کر مبارکباد  
 دو۔"

عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس مشردے کو سنتے ہی تیزی کے ساتھ آئے۔ خوشی  
 کے مارے پاؤں بہکے بہکے سے پڑ رہے تھے۔ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے پوتے کو  
 دیکھا پیشانی کو چوما۔ ان کی آنکھوں سے بجلیاں کوندنے لگیں۔

آپ ﷺ کی تاریخ ولادت کے متعلق مورخین نے کچھ اختلاف کیا ہے  
 لیکن اس قدر سب متفق علیہ ہیں کہ وہ ربیع الاول کا مہینہ اور دو شنبہ کا دن تھا اور  
 تاریخ ۸ سے ۱۲ ربیع الاول تک منحصر سمجھی جاتی ہے۔ عام رجحان یہ ہے کہ ربیع  
 الاول کی ۱۲ تاریخ تھی اور ۱۲ اپریل ۵۷۱ء سے مطابقت اس تاریخ کو معلوم ہوتی

ہے۔

عہد ولادت نبی کی ان خوشیوں میں اللہ ہمیں امن و امان، راحت و اطمینان، فتح و نصرت کی دوامی، ابدی، سرمدی بشارت نصیب کرے۔ اے رسولِ ربِّ العالمین (آپ پر لاکھوں سلام) اے شفیعِ محشر آپ ﷺ پر لاکھوں سلام سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی۔ سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی۔

0

○

## درود شریف

صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

○

## عید میلاد النبی ﷺ

زمان کنجاہی

جہالت کا اندھیرا چھٹ گیا نور محمد ﷺ سے  
ہوئی کافور تاریکی اُجالوں کے امیں آئے

سختوت ہو تو ایسی ہو، عنایت ہو تو ایسی ہو  
تیرے در پہ سوالی جو گئے خالی نہیں آئے

وہ لوٹے راحتیں لے کر وہ پلے عظمتیں لے کر  
تمہارے آستاں پر لے کے جو قلبِ حزیں آئے

وہ چشمے نور کے پھوٹے ہوئی انوار کی بارش  
ضیائے انجمن بن کر امام المرسلین ﷺ آئے

○

ہر ایک ذہن پہ چھائی ہوئی تھی مایوسی  
زہے نصیب کہ گلشن میں پھر بہار آئی

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جو اس نے ہم انسانوں پر رحم فرمایا اور پیغمبر محمد  
مصطفیٰ ﷺ کو دنیا میں بھیجا۔ مسز سفینہ لودھی کی زبانی، اس محسن انسانیت ﷺ کے  
بچپن کا حال سنئے۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

# محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

## کا بچپن و لڑکپن

مسر سفینہ لودھی

حضور محمد رسول اللہ ﷺ ۹ ربیع الاول روز دوشنبہ بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۰ء میں عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف لائے۔ اللہم صل علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سیارگان فلک اسی دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے۔ عالم قدس نے انفاس پاک، توحید ابراہیم علیہ السلام، جمال یوسف علیہ السلام، معجز طرازی موسیٰ علیہ السلام، جان نوازی مسیح سب اسی لئے تھے کہ یہ سب شہنشاہ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دربار میں کام آئیں۔ چنانچہ آپ کے آتے ہی چمنستان سعادت میں بہار آگئی۔ ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ آتشکدہ فارس بجھ گیا اور شام عجم، شوکت روم، اوج چین کے قصر ہائے فلک بوس گر پڑے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کا نام محمد ﷺ رکھا۔ آپ ﷺ کی والدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے دو تین دن اور بعد میں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔ اس زمانے میں دستور تھا کہ شہر کے رؤسا و شرفا شیر خوار



بچوں کو قصبات و دیہات میں بھیج دیتے تھے۔ یہ رواج اس لئے تھا کہ بدوؤں میں پل کر بچوں میں فصاحت و بلاغت کا جوہر پیدا ہو اور عرب کی خالص خصوصیات محفوظ رہیں۔ چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا شہر آئیں اور بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کو دودھ پلانے، گاؤں کی کھلی تازہ فضا میں عرب کی خاص خصوصیات، عربی زبان کی فصاحت و بلاغت سکھانے کے لئے لے گئیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی ایک بیٹی شیماء تھی۔ ان کو آنحضرت ﷺ سے بہت انس تھا۔ وہی آپ ﷺ کو کھلایا کرتی تھیں۔ دو برس کے بعد حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو مکہ لے آئیں اور آپ ﷺ کی والدہ کے سپرد کیا۔ مگر اس زمانے میں مکہ میں وباء پھیلی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ کی والدہ نے فرمایا کہ واپس لے جاؤ۔ چنانچہ بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا دوبارہ گھر لے آئیں اور بچپن کے چھ برس آپ ﷺ نے وہیں گزارے اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے چار بچے جن کے نام عبداللہ، انیسہ، حذیفہ، حذافہ جو شیماء کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپ ﷺ کے ساتھی تھے۔ ان میں سے عبداللہ و شیماء کا ایمان لانا ثابت ہے۔ باقیوں کا حال معلوم نہیں۔

آنحضرت ﷺ کی عمر جب چھ برس کی ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ نے مدینہ جانے کا عہد کیا۔ کیونکہ حضور کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں مدفون تھے اور قبر کی زیارت مقصود تھی۔ اس سفر میں آپ ﷺ کی دایہ ام ایمن بھی آپ ﷺ دونوں کے ہمراہ تھیں۔ مدینہ میں ایک مہینہ کا قیام اپنے دادا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی ننھال میں فرمایا واپسی پر جب مقام ابواء میں پہنچیں تو بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا اور یہیں دفن ہوئیں۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ

کو لے کر مکہ میں آئیں۔

بچپن ہی سے آنحضرت ﷺ کی یادداشت بہت اچھی تھی۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ حضور ﷺ جب بعد میں مدینہ تشریف لے گئے تو بنو عدی کے منازل پر سے گزرے تو فرمایا کہ اسی مکان میں میری والدہ ٹھہری تھیں اور اس تالاب میں میں نے تیرنا سیکھا تھا۔ اس میدان میں انیسہ ایک لڑکی کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ چھ برس کی عمر میں ہی ماں باپ دونوں کے سایہ عاطفت سے آپ ﷺ محروم ہو گئے تھے۔ لیکن قدرت آپ ﷺ کو دونوں جہانوں کی سرداری کے لئے تیار کر رہی تھی۔ آپ ﷺ کی سادہ اور پروقاہ زندگی اس طرح آپ ﷺ کو کنڈن سے سونا بنا رہی تھی۔ والدہ ماجدہ کے فوت ہو جانے کے بعد دادا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سرپرست ٹھہرے۔ جو آپ ﷺ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ مگر دو سال بعد ہی یعنی آپ ﷺ صرف آٹھ برس کے تھے کہ دادا بھی داغ مفارقت دے گئے اور سگے چچا ابوطالب نے آپ ﷺ کی کفالت کا ذمہ لیا۔ چچا ابوطالب بھی آپ ﷺ سے اس درجہ محبت کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے مقابلے میں اپنے بچوں کی پروا نہیں کرتے تھے۔ سوتے جاگتے ہر وقت آپ ﷺ کو اپنے پاس رکھتے تھے جب آپ ﷺ کی عمر دس بارہ سال کی ہوئی تو آپ ﷺ نے بکریاں چرائیں جو اس زمانے میں محبوب مشغلہ تھا۔ بڑے بڑے امراء کے بچے بڑے فخر سے بکریاں چراتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں اس کا ذکر احسن طریقہ سے فرمایا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ بکریاں چرانا عالم کی گلہ بانی کا دیباچہ تھا۔ آپ ﷺ اس سادہ پر لطف مشغلے کا ذکر یوں فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنگل میں تشریف لے گئے۔ صحابہ جھڑبیریاں سے بیر توڑ توڑ کر کھانے لگے

آپ ﷺ نے فرمایا پیر جو خوب سیاہ ہوتے ہیں زیادہ مزے کے ہوتے ہیں یہ میرا اس زمانے کا تجربہ ہے جب میں بچپن میں یہاں بکریاں چرایا کرتا تھا۔

آنحضرت ﷺ کی عمر بارہ برس کی ہوگی جب آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ سفرِ شام اختیار کیا۔ ابو طالب کا پیشہ تجارت تھا اور قبیلہ قریش کے دستور کے مطابق سال میں کم از کم ایک دفعہ تجارت کی غرض سے شام جایا کرتے تھے۔ ابو طالب نے حسبِ دستور شام کے سفر کا ارادہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے ساتھ جانے کے لئے اصرار کیا۔ راستے کی صعوبتوں کا خیال کرتے ہوئے حضرت ابو طالب نے پس و پیش کیا۔ مگر آپ ﷺ چونکہ اپنے چچا سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس لئے ساتھ رہنے کو آپ ﷺ سے لپٹ گئے۔ حضرت ابو طالب نے آپ ﷺ کی دل شکنی گوارا نہ کی اور ساتھ لے لیا عام مورخین کے بیان کے مطابق بحیرا کا مشہور واقعہ اسی سفر میں پیش آیا بیان کچھ یوں ہے کہ جب ابو طالب بصری میں پہنچے تو ایک عیسائی راہب بنام بحیرا کی خانقاہ میں اترے۔ اس نے آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر کہا کہ "آپ سید المرسلین ہیں"۔ لوگوں نے پوچھا تم نے کیونکر جانا بولا "جب آپ لوگ پہاڑ سے اترے تو جس قدر پتھر اور درخت تھے سب سجدے کے لئے جھک گئے"۔ لڑکپن میں ہی آپ ﷺ نے کئی ایسے سفر کئے جس سے ہر قسم کا تجربہ آپ ﷺ کو حاصل ہوا اور آپ ﷺ کے پاکیزہ اخلاق اور حسن معاملہ کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ آپ ﷺ کی دیانتداری اور راستبازی کی وجہ سے لوگ اپنا سرمایہ شراکت کے لئے آپ ﷺ کو دیتے تھے۔

آپ ﷺ لڑکپن میں بھی یعنی پیغمبری سے ممتاز ہونے سے پہلے مراسمِ شرک سے اجتناب کرتے تھے۔ ایک دفعہ قریش نے آپ ﷺ کے سامنے کھانا

لا کر رکھا۔ یہ کھانا بتوں کے چڑھاوے کا تھا۔ جانور جو ذبح کیا گیا تھا کسی بت کے نام پر تھا۔ آپ ﷺ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ یہ امر واقعی طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لڑکپن ہی سے بت پرستی کی برائی شروع کر دی تھی اور جن لوگوں پر آپ ﷺ کا اعتماد تھا ان کو اس بات سے منع فرماتے تھے۔

غرض کہ آپ ﷺ کا بچپن و لڑکپن بھی پاکیزگی و بلند خیالات، پاکیزہ اخلاق اور اعلیٰ منزلت کا مرقع تھا۔ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ

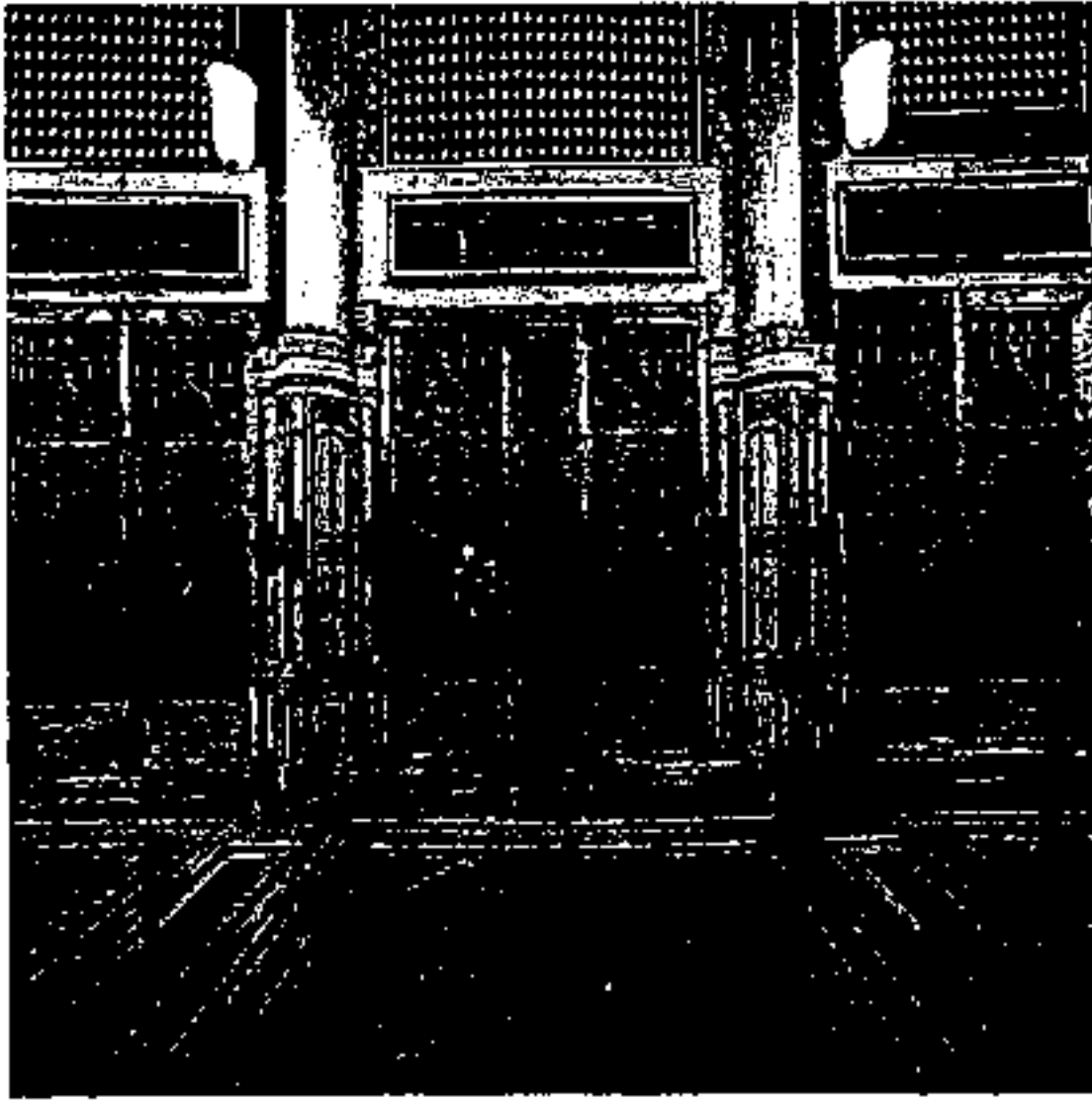
ترا در ہو میرا سر ہو، میرا دل ہو تیرا گھر ہو  
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی!



مسجد النبی ﷺ میں امامت کی جگہ محراب رسول ﷺ



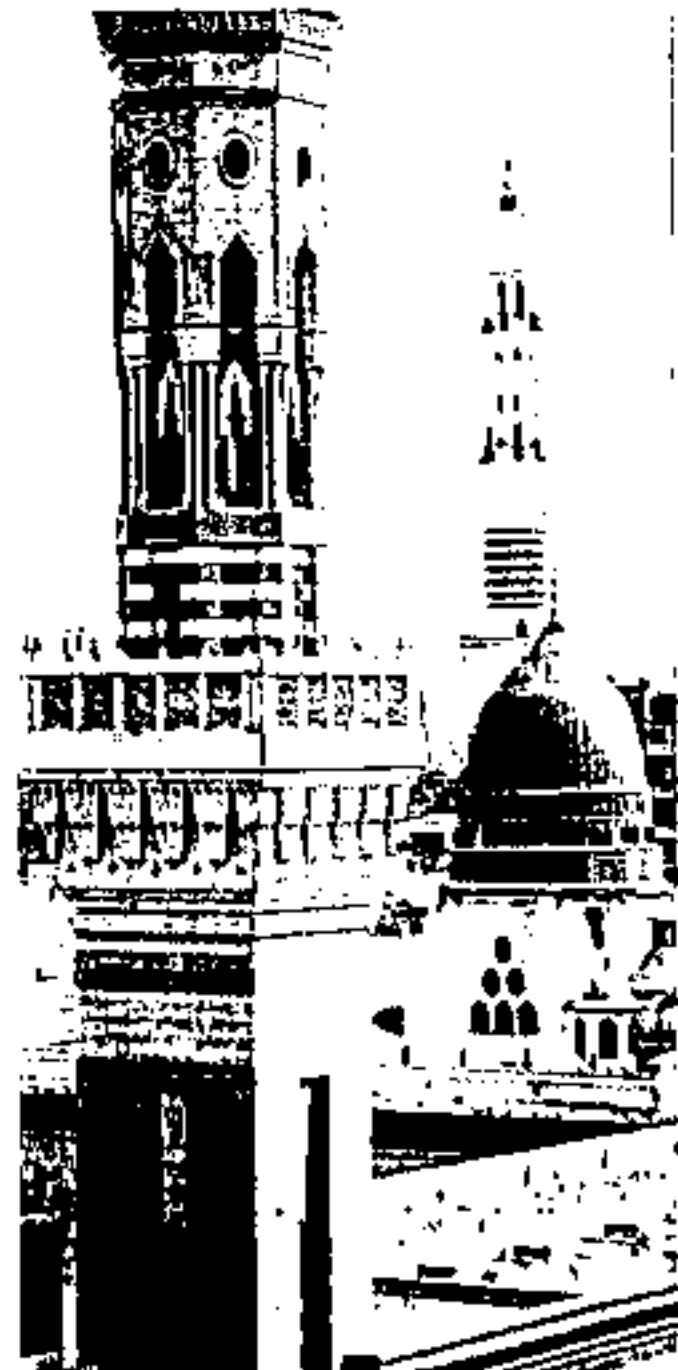
روضہ رسول ﷺ بوقت غسل مبارک سبز مخملی غلاف ہٹا ہوا ہے



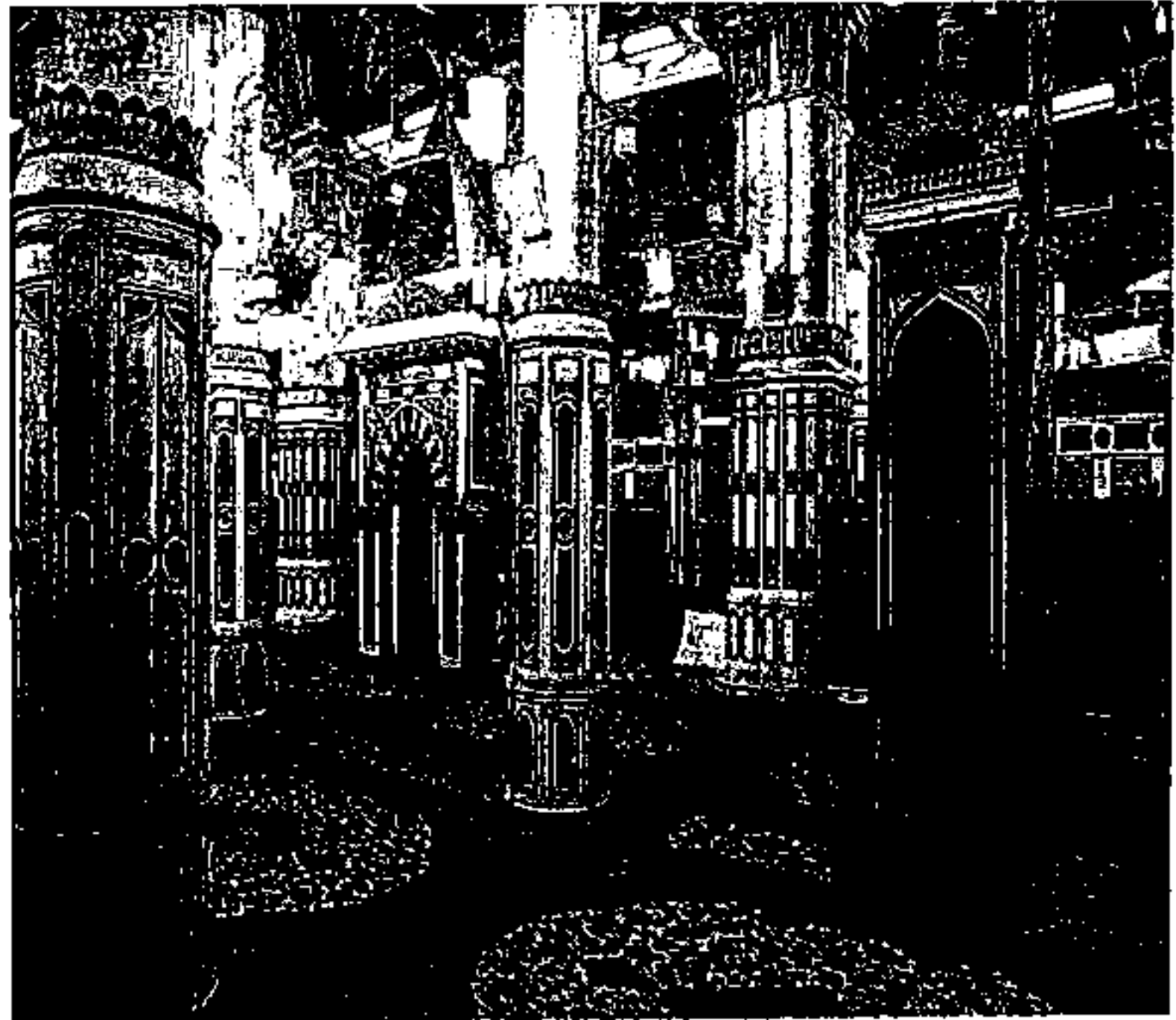
درمیان میں دیکھئے۔ بڑا دائرہ قبر شریف حضور ﷺ اور دائیں جانب گول دائرہ قبر شریف حضرت ابو بکر صدیقؓ اور اس کے دائیں طرف قبر شریف حضرت عمر فاروقؓ مقدس شہری جالیاں



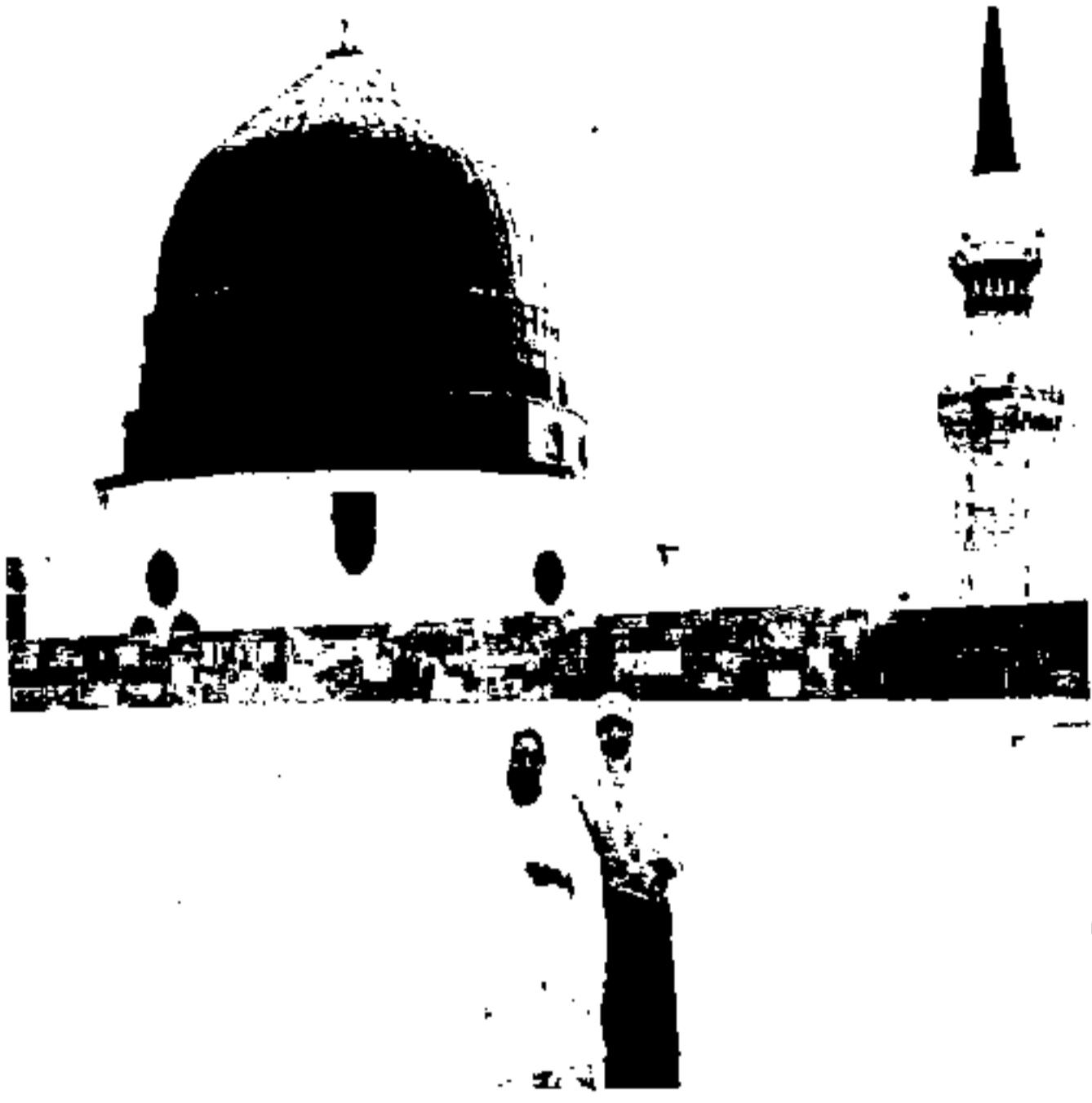
مسجد نبوی ﷺ (مغرب کا سماں) مدینہ



مسجد نبوی ﷺ کا گنبد خضرا۔



مسجد نبوی ﷺ کے اندر محراب رسول ﷺ اور ممبر رسول ﷺ کا دروازہ ہے



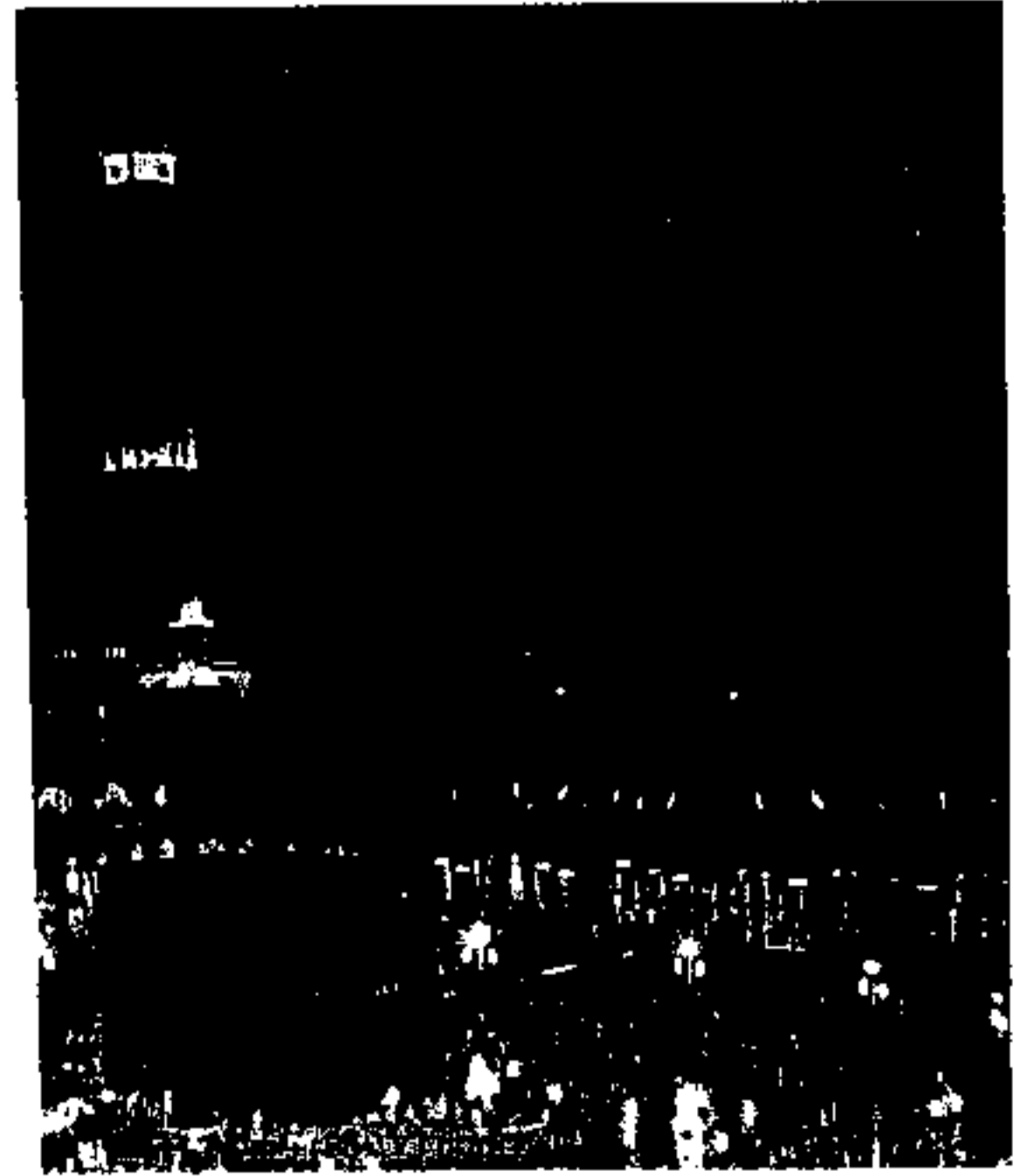
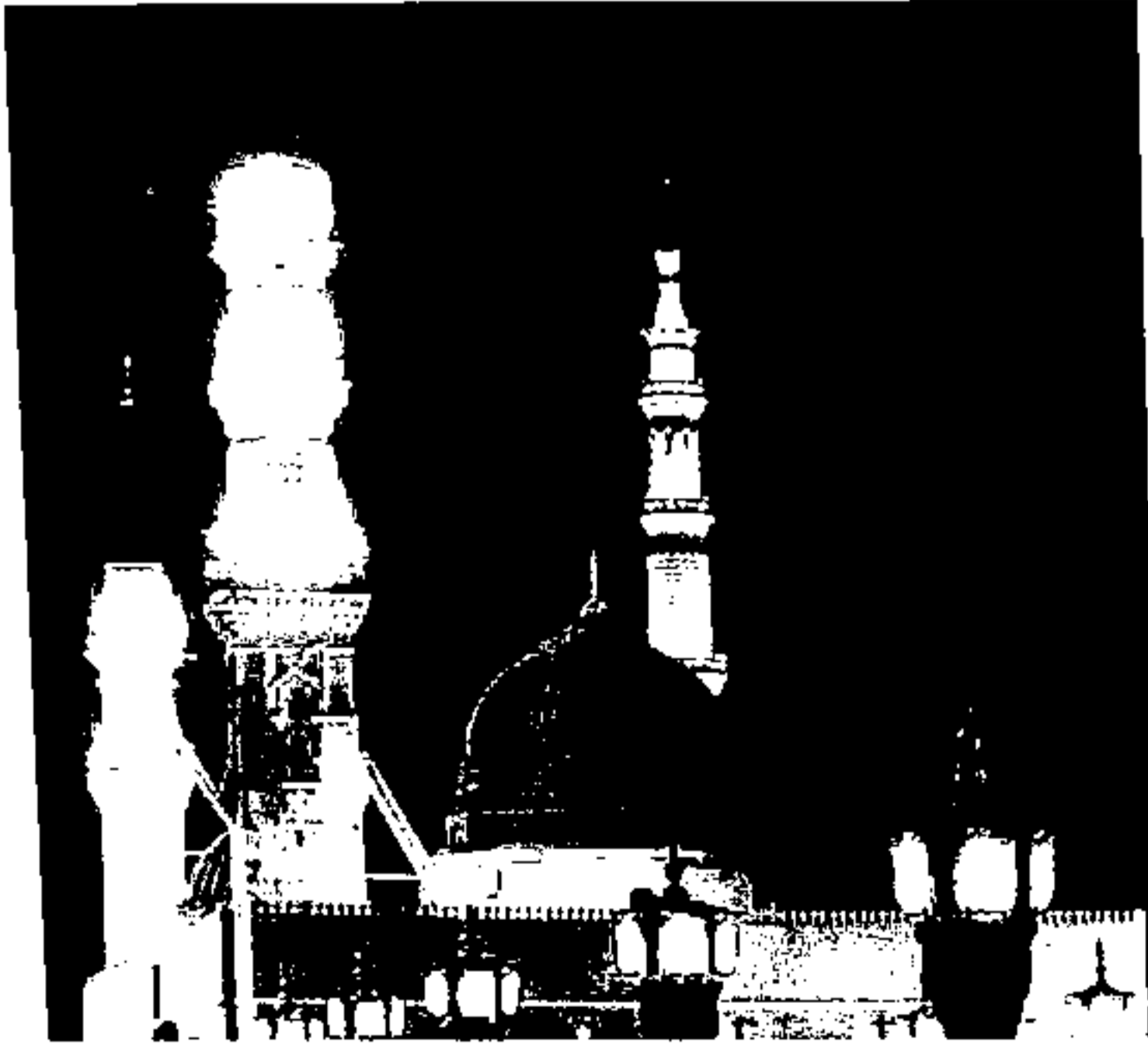
مسجد نبوی ﷺ کا گنبد خضرا۔ ثاقبہ رحیم الدین اور ہمشیرہ تنویر ضیاء الدین

عرفات۔ 4 ستمبر 1984ء (2 بجے دوپہر)



منی۔ 6 ستمبر 1984ء (2 بجے 40 منٹ)

جبل النور (مقام پہلی وحی) غار حرا میں حجاج کرام  
دُعائیں مانگتے ہوئے



مسجد نبوی ﷺ رات 12 1/2 بجے

خانہ کعبہ، مسجد الحرام مکہ (رات 11 1/2 بجے)



حجر اسود حجج کرام بوسہ لیتے ہیں، مکہ



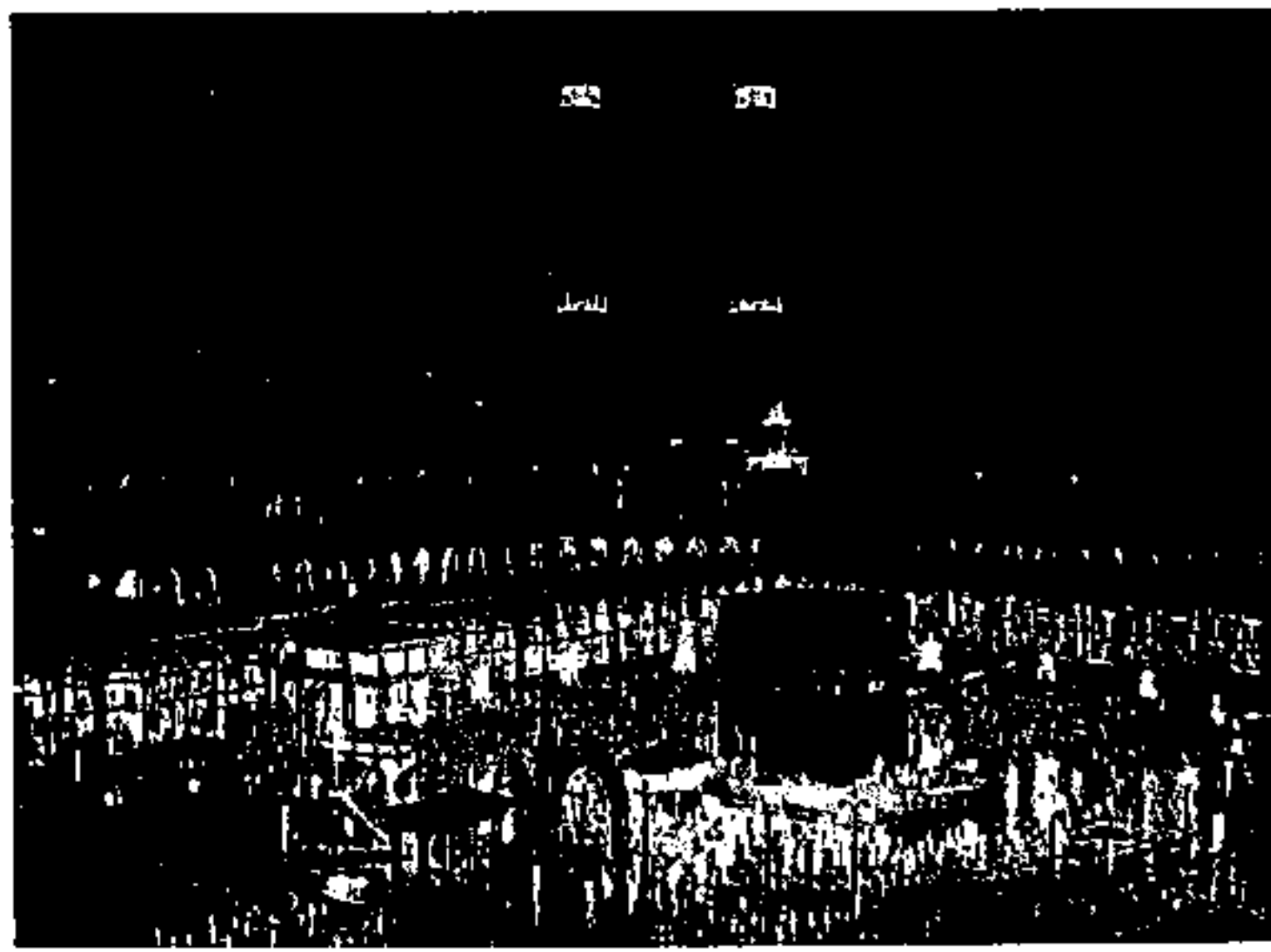
مہربانی



خانہ کعبہ کا دروازہ، ملتزم، مکہ شریف



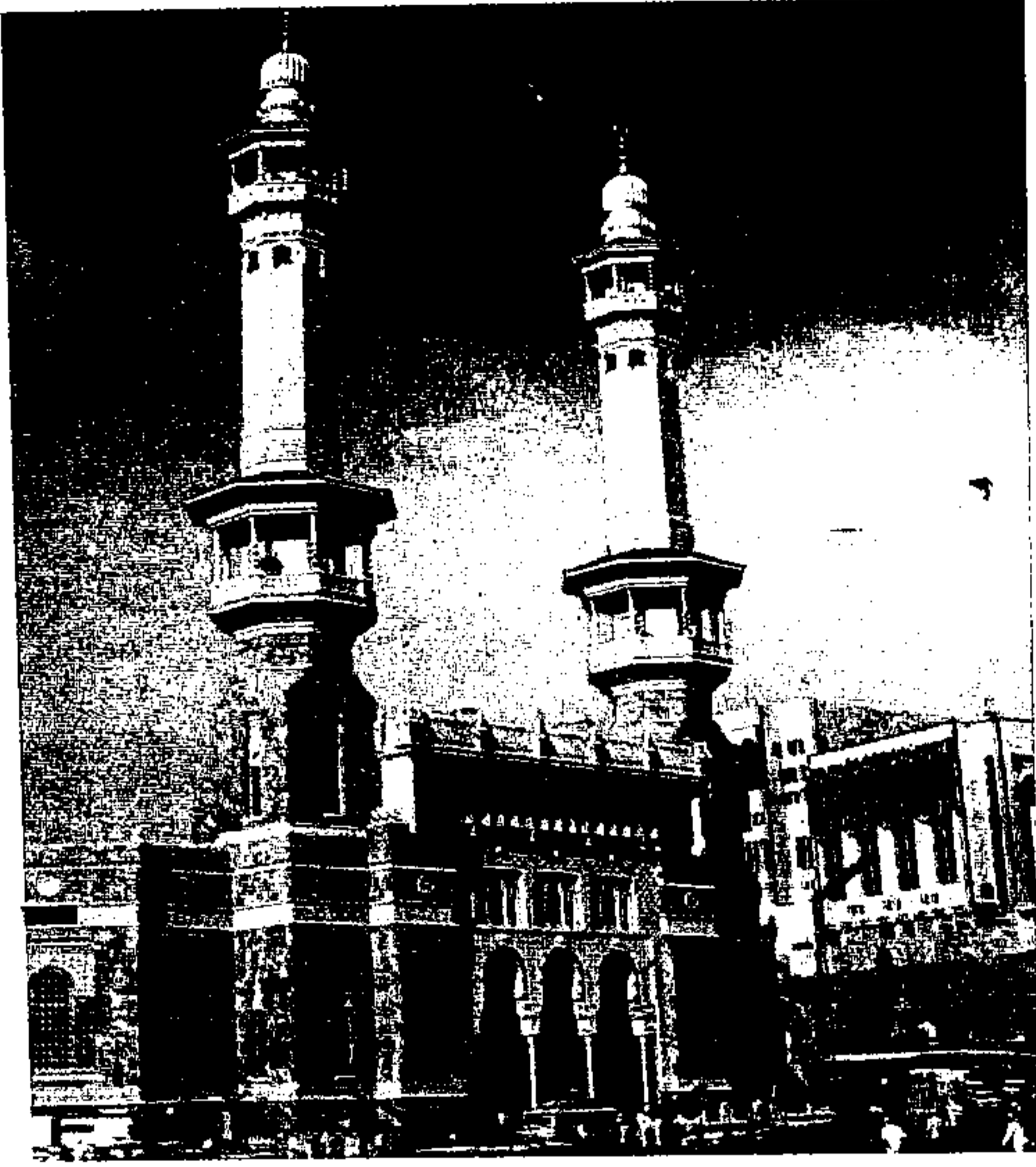
صفاء مروہ۔ حجج کرام کا سہی۔ مکہ شریف



خانہ کعبہ، مسجد الحرام، مکہ شریف



مقام ابراہیم خانہ کعبہ کے سامنے۔ بعد حج  
عمروہ نقل ادا کیے جا رہے ہیں



حرم شریف کا دروازہ، باب عبدالعزیز، مکہ مکرمہ



مسجد النبی ﷺ کا اندر سے روح پرور نظارہ



○

درود شریف

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ

كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ

حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

○

# خاتم الانبیا ﷺ

## نعت

میری جانب بھی ہو اک نگاہ کرم  
اے شفیع الوریٰ خاتم الانبیا ﷺ

آپ ﷺ نورِ ازل، آپ ﷺ شمعِ حرم

آپ ﷺ شمسِ اضحیٰ خاتم الانبیا ﷺ

آپ ﷺ ہیں حق نگر، آپ ﷺ ہیں حق رسا  
سدرۃ المنہتی، آپ ﷺ کے زیرِ پا

آپ ﷺ ہیں مظہرِ ذاتِ ربِّ العالیٰ

رہبرِ حقِ نما، خاتم الانبیا ﷺ

آپ ﷺ فخرِ عجم، آپ ﷺ فخرِ عرب

آپ ﷺ فصلِ اُمم آپ ﷺ رحمتِ لقب

سرورِ ذی حشم، شانِ والا نسب

مرتضیٰ، مجتبیٰ، خاتم الانبیا ﷺ

○

شامِ غم لیکن خبر دیتی ہے صبحِ عید کی  
ظلمتِ شب میں نظر آئی کرن اُمید کی

آپ سب سورج کی روشنی وچمک، حرارت اور برکتوں کا بخوبی احساس  
رکھتی ہوں گی۔ مگر آئیے صبح کے اُجالے اور نور کو بھی دیکھئے۔ رسول کریم ﷺ کی  
نوجوانی کیسی نیکیوں اور بھلائیوں سے بھرپور تھی۔ محترمہ حلیم النساء نبوت سے قبل،  
رسول خدا ﷺ کے حالاتِ زندگی پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

## نور کی کرنیں نبوت سے قبل چمکتی تھیں

حلیم النساء صاحبہ

جیسا کہ لفظ نور سے ظاہر ہے کہ یہ روشنی ہی کی ایک قسم ہے۔ یہ نور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک روحانی نعمت ہے۔ نور ایک ایسی روحانی قوت کا نام ہے جو انسان کو برائیوں کے اندھیروں سے نکال کر نیکی کی طرف گامزن کر دیتی ہے۔

نور ایک ایسا لفظ ہے جس کو دیکھ کر یا سن کر انسان کے ذہن میں ایک چمک سی پیدا ہوتی ہے یہی چمک اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ نور ایک ایسی بیش بہا روشنی ہے جو ہمیشہ انسان کی راہنمائی کرتی آئی ہے اور کرتی رہے گی۔ نور کی کرنیں جو ازل سے آرہی ہیں اور ابد تک رہیں گی جس کو یہ کرنیں نصیب ہو جائیں اس کے لئے زندگی سہل ہو جاتی ہے۔

یہ کرنیں نبوت سے پہلے موجود تھیں مگر انسان، انسان نہیں دکھائی دیتا تھا۔ ان کی عادت، رہن سہن اور زندگی کے طور طریقے بے نور تھے۔ جس سال آپ ﷺ پیدا ہونے والے تھے اس سال بادشاہ ابراہہ ہاتھیوں کو لے کر مکہ پر حملہ آور ہوا مگر خدا نے ابابیل پرندوں کے ذریعہ ان پر کنکریاں برسائیں اور راکھ کا ڈھیر کر دیا۔ یہ واقعہ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے کا ہے اور اس کا ذکر سورہ فیل میں

موجود ہے۔

آپ ﷺ کی ولادت سے کرنیں جگمگا اٹھیں۔ اس وقت ایران کے بادشاہ کے محل کے کنگرے گر گئے۔ نجومیوں نے کہا کہ یہ وہ نور کی کرنیں ہیں جو آپ کی سلطنت کو تباہ کر دیں گی۔ اس دن صرف عرب میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں فسق و فجور کی محفلیں اور راگ و رنگ کی مجلسیں تھم جائیں گی۔ جب دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر چلیں تو سب جگہ شادیاں بننے لگے اور خوشی کی محفلیں سجنے لگیں۔ حلیمہ دائی رضی اللہ عنہا کی اونٹنی سست چل کر آئی تھی۔ مگر جب آپ ﷺ کو لے کر چلی تو سب سے تیز چل کر آگے چلی گئی۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں برکت اور خوشی آئی بکریوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا گیا دودھ بڑھ گیا۔ چراگا ہوں میں ہریالی قدرتا بڑھ گئی۔ پارہ عم میں سورہ الم نشر میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چیر کر جگر کو صاف کیا گیا نور سے پر نور کر دیا گیا ہے اس وقت آپ ﷺ کی عمر صرف چار سال کی تھی۔

آپ ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ نبوت سے پہلے بغرض تجارت ملک شام کی طرف جا رہے تھے تو ایک راہب نے دور سے نور کی کرنیں آپ ﷺ میں دیکھ لیں۔ یعنی آپ ﷺ چلتے تھے تو آپ ﷺ کے سر پر سفید ابر کا سایہ چھا جاتا تھا۔ درخت، پہاڑ اور جانور سب نے سجدہ کیا۔ راہب نے آپ ﷺ کے چچا سے کہا کہ یہ بچہ نبی بنے گا۔ اس کی دشمنوں سے حفاظت کرو کیونکہ میں اس میں وہ کرنیں دیکھ رہا ہوں جن کے متعلق ہماری کتابوں میں پیش گوئی کی گئی ہے۔

آپ ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔ آپ ﷺ تنہا چلتے تھے تو درمیانہ قد نظر آتا تھا اور کسی مجمع میں نکلتے تھے تو بڑے قد والوں سے زیادہ قد بلند ہو جاتا تھا۔ آپ ﷺ کسی

مفلس کی مدد کرتے تو وہ تو نگر ہو جاتا تھا کسی کا سودا سلف لا دیتے معذور لوگوں کی مدد کرتے۔ محلہ والوں کی بکریاں جنگل لے کر جاتے تھے غرض جس کی مدد کی وہ تو نگر ہو گیا۔ آپ ﷺ کی سچائی اور دیانت داری کی وجہ سے عرب کے لوگ آپ ﷺ کو امین و صادق کہتے تھے۔ نبوت سے پہلے عرب کے شرفانے مل کر حلف الفضول قائم کیا تھا جس میں آپ ﷺ بھی شامل تھے۔

آپ ﷺ نے لوگوں کو صراطِ مستقیم کی راہیں دکھائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں نور کی شعاعوں سے نوازا اور صحیح راستہ حق دکھایا۔ نور کی برکت کی وجہ سے تین سو تیرہ نہتے مسلمانوں نے ایک ہزار کافروں پر فتح حاصل کی تھی۔

ابو جہل بھی کہا کرتا تھا کہ محمد ﷺ سچا ہے مگر میں ان کی باتوں کو جھوٹ قرار دیتا ہوں۔ مکہ جہاں پر ذرا سی باتوں پر قتل و خون کئی کئی سال رہا کرتا تھا اب وہاں نور ہی نور چمکنے لگا۔ جس کی روشنی میں لوگوں نے ہدایت پا کر دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر لی۔ ان تمام واقعات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود وہاں پر دن ہو یا رات نور ہی نور نظر آتا ہے۔ یہ وہ کرنیں ہیں جو آپ ﷺ کی نبوت سے پہلے اٹھی تھیں اور ابد تک چمکتی رہیں گی۔

○

○

## درود شریف

صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

○

## بارگاہ رسالت ﷺ میں

حفیظ لدھیانوی

چشمہ فیض ہے رواں تیرا  
سب یہ ہے لطف بیکراں تیرا  
اشک میں آہ صبح گاہی میں  
نام ہے زیب داستاں تیرا  
دل کی دھڑکن میں یاد ہے تیری  
نغمہ جاں ہے ترجمان تیرا  
ایک عالم میں جس کی خوشبو ہے  
وہ ہے شاداب گلستان تیرا  
تیری رفعت ہے ماورائے خیال  
ہے الگ سب سے آسماں تیرا  
تیرا ہر لفظ عظمتوں کا امین  
روح پرور ہر اک نشاں تیرا



ذرے ذرے میں ہے جمال تیرا  
نور ہے ہر کہیں عیاں تیرا  
قلب روشن ہے تیرے جلوؤں سے  
خلوت جاں میں ہے مکاں تیرا  
مثل راہ چراغ روشن ہے  
منزل زیست میں نشاں تیرا

○

○

تیرے ہوتے ہوئے محفل میں جلاتے ہیں چراغ  
لوگ کیا سودا ہیں، سورج کو دکھاتے ہیں چراغ

اب مسز اظہر سعید صاحبہ "کو کب اسلام کا طلوع" کے عنوان سے اپنا  
مقالہ پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

## کوکب اسلام کا طلوع

بیگم اظہر سعید خان

سجدہ شکر بدرگاہ رب العزت کہ اس نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس ذات اقدس رحمت العالمین کی تقریب میلاد منانے جمع ہوتی ہیں۔ آغاز سخن کے لئے میری زبان پر بے ساختہ یہ اشعار آرہے ہیں۔

آئیے کائنات کا معنی دیدیاب تو  
نکلے تیری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو  
میرا نشیمن نہیں درگہ میر و وزیر  
میرا نشیمن بھی تو شاخ نشیمن بھی تو!  
تجھ سے میری زندگی سوز و درد و داغ  
تو ہی میری آرزو، تو ہی میری جستجو

اس تقریب سے مقصد اس ذات گرامی کی سیرت طیبہ کا تذکرہ جلیل ہے ایک ترشے ہوئے ہیرے کی مانند، اس سیرت مقدسہ کے مختلف پہلو ہیں لیکن ہر پہلو بجائے خود ایک تابندہ گوہر ہے۔ آج میں جس گوشہ کی جھلک دکھانے والی ہوں۔ اس میں لڑکپن کے حالات سے لے کر وحی تک کے واقعات شامل ہیں۔ جیسا کہ ابھی بتایا گیا ہے کہ حضور ﷺ پیدائش سے قبل ہی شفقت پدری

اور چھ سال کی عمر میں مہر مادری سے محروم ہو گئے۔ ان دونوں کی وفات کے بعد دادا کا دم آپ کے لئے غنیمت تھا لیکن پیرانہ سالی میں یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ کسے معلوم تھا کب تک جلے گا دو سال بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ دادا کا انتقال ہو گیا اور اس طرح کمن محمد ﷺ ایک مرتبہ پھر بے یار و مددگار رہ گئے۔ ابوطالب ماں کی طرف سے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی تھے۔ اس لئے دادا نے آپ ﷺ کو ان کی تحویل میں دے دیا۔ بہر طور کمن محمد ﷺ کی زندگی کا نیا دور شروع ہوا۔

سادہ زندگی اور اس کی ذمہ داریوں نے رسول پاک ﷺ پر کمسنی میں ہی اثر ڈالنا شروع کر دیا وہ زندگی کو خوش باش اور لاابالی نظر سے دیکھنے کی بجائے اسے سنجیدگی سے غور کرنے پر مائل ہوئے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ ۱۲ سال کی عمر میں ہی چچا کے ساتھ تجارتی دورے پر جانے کے لئے مشتاق نظر آتے ہیں۔

اسی عمر میں شہ سواری، تیر اندازی، نیزہ بازی اور سپاہ گری سے دلچسپی عرب نوجوان کا مرغوب مشغلہ ہوا کرتا تھا۔ حضور ﷺ کے ہم عمر چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان مشاغل میں مصروف رہتے تھے لیکن آپ ﷺ کو ان کاموں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ جنگ فجار میں حضور ﷺ کے سب چچاؤں نے حصہ لیا تھا۔ لیکن اس میں آپ کا عملی حصہ کیا تھا۔ خود فرماتے ہیں۔

"میں اپنے چچاؤں کو تیر دیتا جاتا تھا جو دشمنوں کی جانب سے آتے تھے۔"

جنگ و جدال سے حضور ﷺ کو فطری نفرت تھی۔ خونریزی آپ ﷺ کی افتاد طبع کے خلاف تھی۔ مدافعتی عمل سے بڑھ کر اور کسی قسم کی شرکت آپ ﷺ کو گوارا نہ تھی میلان طبع کے مطابق فعال حصہ لینے کا موقع اس وقت آیا جب جنگ فجار کے تباہ کن اثرات دیکھ کر عمائدین مکہ نے حلف الفضول کی بنیاد بنا ڈالی۔

آنحضرت ﷺ اپنی کم عمری کے باوجود اس معاہدہ میں پیش پیش اور بے حد خوش تھے۔ حضور ﷺ عہد نبوت میں اس واقعہ کو یاد کر کے فرمایا کرتے تھے۔

"اس معاہدے کے مقابلے میں اگر مجھے سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو میں نہ لیتا۔"

بت برستی کی لغویت تو ہوش سنبھالتے ہی آپ ﷺ پر عیاں ہو چکی تھی انسان بے جان پتھروں کے سامنے سر نیاز خم کرے، مضحکہ خیز بات تھی آپ ﷺ کو ابتدا ہی سے بتوں سے نفرت تھی۔ قربان گا ہوں پر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت کھانا گوارا نہ کرتے۔ آپ ﷺ کے چچا ابوطالب جب پہلی مرتبہ آپ ﷺ کو سفر تجارت پر لے گئے تو بصرہ پہنچ کر عیسائی راہب بحیرہ کی خانقاہ پر قیام کیا۔ راہب کو حضور ﷺ میں کچھ ایسی نشانیاں اور علامات نظر آئیں جو موعود نبی آخر الزماں ﷺ کے متعلق یہود و نصاریٰ کی مقدس کتابوں میں مذکور تھیں۔ بحیرہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا اور کہا "آپ کو لات وعزیٰ کی قسم سچ سچ بتانا۔ حضور ﷺ نے اس کمسنی میں ہی ٹھوک کر جواب دیا "اگر قسم دے کر پوچھنا ہی ہے تو خدا کی قسم دو۔ لات وعزیٰ کیا چیز ہے؟" قریش مکہ کے خوارہ اور متولیان کعبہ کے ایک نوخیز فرزند کے منہ سے ایسے خیالات کا اظہار بڑی حیرت کی بات تھی۔

رسول مقبول ﷺ نہایت رحمدل اور سخی تھے۔ بیواؤں کی دستگیری اور یتیموں کی سرپرستی فرماتے۔ آپ ﷺ اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی گھراتے تو آدھا حصہ چچی کو دوسرا حصہ یتیموں، بیواؤں، ضعیفوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتے۔ حضور ﷺ نے تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ آپ ﷺ کی معاملہ فہمی اور دیانتداری کو دیکھ کر بڑے بڑے تاجر اپنا قیمتی سامان آپ ﷺ کے حوالے کرنے لگے۔ آپ ﷺ

اپنے مال کو فروخت کرنے سے پہلے اچھی طرح پرکھ لیا کرتے اور اس کی خوبیوں کے ساتھ خامیوں پر بھی نگاہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی صدق اور امانت پر لوگوں کو پورا اعتماد تھا۔ اس لئے پوری قوم آپ ﷺ کو صادق اور امین پکارنے لگی۔ عقل حیران ہے کہ بیس سالہ ناتجربہ کار نوجوان نے تقویٰ و طہارت کا یہ بلند معیار کہاں سے اپنایا۔

قبیلہ بنو اسد کی ایک معزز بیوہ خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مالدار اور نیک عورت تھیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی شہرت سنی تو اپنے غلام میسرہ کے ذریعے آپ ﷺ کو بلا بھیجا اور سامان تجارت شام لے جانے کی فرمائش کی۔ حضور ﷺ نے منظور فرمایا اور غلام کو ساتھ لے کر شام روانہ ہو گئے۔ واپسی پر میسرہ نے آپ ﷺ کی دیانت اور امانت، خوش اخلاقی، پاکبازی اور شرافت کا ذکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے سنا اور بہت متاثر ہوئیں۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے شادی کا پیغام بھجوایا۔ حضور ﷺ نے اپنے سر پرست چچا سے مشورہ کیا ابو طالب نے رضا مندی کا اظہار کیا اور کہا "پاکیزہ محمد ﷺ اور طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بہتر جوڑا کون سا ہوگا"۔ شادی کے وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اصرار پر آپ ﷺ ان کے مکان ہی میں منتقل ہو گئے۔ شادی کے تین سال بعد خدا تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا کیا اس کا نام قاسم رکھا۔ قاسم پاؤں چلنا سیکھے ہی تھے کہ بیمار ہوئے اور فوت ہو گئے۔ اس کے یکے بعد دیگرے چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زینب رضی اللہ عنہا، رقیہ رضی اللہ عنہا، ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا۔ حضور ﷺ کو بچوں سے بہت محبت تھی۔

حضور ﷺ کی عمر پینتیس سال ہوگی کہ مکہ میں سخت قحط پڑا۔ لوگ فاقوں

مرنے لگے۔ حضرت محمد ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی تھیلیوں کے منہ کھول دیئے۔ باہر سے غلہ منگوا کر مفت تقسیم کیا اور سینکڑوں لوگوں کو موت کے منہ سے بچایا۔ حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مرضی کے مطابق تمام مال راہِ خدا میں خرچ کر دیا۔ کنیزوں اور غلاموں کو آزاد کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بھی اپنے ساتھ درویشانہ زندگی بسر کرنے کا سبق دیا۔

اس زمانہ میں اہل مکہ نے خانہ کعبہ کی تعمیر نو کا ارادہ کیا۔ تمام قبائل نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن جب حجرہٴ اسود کو اس کی جگہ رکھنے کا وقت آیا تو ہر قبیلہ کی یہی خواہش تھی کہ وہ اس سعادت کو حاصل کرے، جھگڑا اس قدر بڑھا کہ تلواریں نکل آئیں۔ مغیرہ نے جو ایک راست گواور صلح کن شخص تھے۔ فیصلہ کیا کہ کل صبح جو بھی پہلا شخص بیت اللہ کے دروازے میں داخل ہوگا اس کا حکم مانا جائے گا۔ دوسرے دن سب سے پہلے آنے والی پاکیزہ ہستی رسول کریم ﷺ کی تھی۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو خوش ہوئے اور کہا کہ آپ ﷺ امین ہیں ہمیں آپ ﷺ پر بھروسہ ہے آپ ﷺ جو فرمائیں گے ہمیں منظور ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "میرے پاس ایک چادر لاؤ"۔ آپ ﷺ نے حجرہٴ اسود کو اٹھا کر پھیلی ہوئی چادر پر رکھ دیا اور فرمایا "ہر قبیلہ کا نمائندہ اس چادر کا ایک ایک کونہ پکڑے اور سب مل کر اسے اٹھائیں" سب معززین کعبہ نے اس فیصلہ پر آمنا و صدقاً کہا۔ حضور ﷺ کے تدبیر اور ذہانت نے ایک خطرناک جھگڑے کو بطریق احسن سلجھا دیا۔

نزول وحی سے چھ مہینے قبل آپ ﷺ کو نہایت واضح اور سچے خواب دکھائی دینے لگے اور اس عالم رویا کا سلسلہ برابر چھ ماہ تک جاری رہا۔ آپ ﷺ جو خواب

دیکھتے صبح اس کی تعبیر ہو جاتی۔ اس میں خداوندی مصلحت یہ تھی کہ حضور ﷺ کے قوائے بشری کو نزول وحی کا عادی بنایا جائے تاکہ جب حضرت جبریل علیہ السلام پیغام رسالت لے کر آئیں تو آپ ﷺ کے قویٰ اسے قبول کرنے کے متحمل ہوں۔ جب آپ ﷺ کی عمر تینتیس سال کی ہوئی تو آپ ﷺ کو ایک روشنی اور چمک نظر آنے لگی۔ آپ ﷺ اس روشنی کو دیکھ کر خوش ہوا کرتے تھے۔ اس چمک میں کوئی آواز یا صورت نہ ہوتی تھی۔ بعثت کا زمانہ جس قدر قریب ہوتا جاتا تھا آپ ﷺ اتنے ہی خلوت گزریں ہوتے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ اکثر پانی اور ستولے کر شہر سے کئی کوس دور سنسان جگہ کوہ حرا کے ایک غار میں جا بیٹھتے اور عبادت کیا کرتے۔ سات برس کا زمانہ اسی شوق عبادت اور خلوت نشینی میں گزرا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی۔

○



○

## درود شریف

خلق کے سرور ﷺ شافع ﷺ محشر  
صلّ اللہ علیہ وسلم

مرسل داور ﷺ خاص پیغمبر ﷺ  
صلّ اللہ علیہ وسلم

○

## نعت

طفیل ہوشیاری پوری

خلاق کائنات کی پہچان دے گیا  
انسانیت کا درس ایک انسان دے گیا

کن کن عنایتوں کا کوئی تذکرہ کرے  
وہ دین دے گیا ہمیں ایمان دے گیا

کر کے عطا دلوں کو بصیرت کی روشنی  
بندوں کو حسن ذات کا عرفان دے گیا

دل آشنا نہیں تھے پیام سروش سے  
وہ تشنہ گان روح کو وجدان دے گیا

اترا حرا سے حاصل لوح و قلم لئے  
اور آیتوں کی شکل میں قرآن دے گیا

میرا منہ کیا جو میں دعویٰ کروں اس کی محبت کا  
خدا جس کا ثنا خواں ہے، خدائی جس پہ قرباں ہے

○

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرچشمہ محبت و انسانیت ہیں۔ مسز خالدہ سرور صاحبہ اہل محفل کے سامنے ”سرچشمہ ہدایت اور بنیادی ارکان اسلام“ کے عنوان سے اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

## سرچشمہ ہدایت رسول کریم ﷺ

### اور بنیادی ارکان اسلام

مسز خالدہ سرور

سورۃ توبہ میں ارشادِ باری ہے۔ هُوَ الَّذِي ارْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝  
ترجمہ جب ہم تاریخ کے وسیع دائرے پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں طرح طرح کے معلمین نظر آتے ہیں۔ کہیں آتش بیان خطیب ہیں عظیم فلسفہ دان ہیں تو کہیں بادشاہوں اور شہنشاہوں کا ہجوم غرض کہ ہر میدان میں ہمیں بڑے بڑے قائد نظر آئیں گے۔ جب ہم ان کے کارناموں پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کی جزوی خیر و فلاح کے سوا کچھ نظر نہیں آتا بلکہ ان کی اصلاحات میں بے شمار نقائص نظر آتے ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے سوا تاریخ میں کوئی عنصر دکھائی نہیں دیتا جس نے انسان کو اندر سے بدلا ہو۔ آپ ﷺ کی دعوت و ہدایت نے پورے اجتماعی انسان کو بدل کر رکھ دیا۔

محسن انسانیت ﷺ کا ظہور ایسے وقت میں ہوا جب ساری انسانیت تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس دور کی جہالت، بربریت کی داستانیں ہم بے شمار

بار پڑھ اور سن چکے ہیں۔ اس ناامیدی کے عالم میں رحمت خداوندی جوش میں آئی اور فاران کی چوٹیوں سے ایسا آفتاب طلوع ہوا جس سے کائنات کا گوشہ گوشہ منور ہو گیا۔

## کلمہ طیبہ

پیغمبر اسلام ﷺ نے کسی اعتقاد اور نظریہ کے بغیر یہ کام نہیں کیا بلکہ ذات گرامی سچائی کی عظیم مشعل لے کر اٹھی اور ساری زندگی مسلسل کاوشوں سے یہ کام سرانجام دیا۔ آپ ﷺ کے پاس منظم اور مربوط ضابطہ حیات تھا اور اس ضابطہ حیات کا انقلابی کلمہ تھا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آسان مختصر لیکن معنی کے لحاظ سے اتنا ہی عمیق۔ ایک اللہ کے سوا اللہ نہیں۔ اللہ ایسی ہستی کو کہتے ہیں جس کی بندگی اور غلامی کی جائے جس کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے اور اس کی عظمت اور پرستش کی جائے جس سے ڈر اور امید دونوں وابستہ ہوں جس کے منع کئے ہوئے امر سے بچا جائے اور بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا تہیہ کیا جائے جس کی رضا کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا جائے۔ اس کلمہ سے متعلق چار باتیں اور ذہن میں رکھنی چاہئیں۔ اول یہ کہ اس کے الفاظ صحیح یاد ہوں، دوسرے اس کے معنی کا پتہ ہو، تیسرے اس کا مطلب کا علم ہو، چوتھا اس کے تقاضوں کو معلوم کر کے ان پر عمل کیا جائے۔

اس کلمہ کا دوسرا جزو محمد ﷺ رسول اللہ، محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں اس کے معنی یہ کہ لا الہ الا اللہ کے ذریعے جو اقرار کیا ہے اس کی بجا آوری کے لئے محمد صلی اللہ کی رہبری کی ضرورت ہوگی۔ انہی کے ذریعے ہمیں خدائی احکامات کا علم

ہوگا۔ اُس اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول خدا ﷺ کی اطاعت بھی لازمی ہوگی۔  
 مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ رسول کی محبت کو خدا کی محبت قرار دیا گیا  
 ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ۝ پھر خداوند تعالیٰ  
 کھلے الفاظ میں یوں اعلان فرماتے ہیں۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذْهُ، وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوْ

جو کچھ رسول ﷺ تمہیں حکم دیں اسے لو اور جس کا منع کریں اس سے باز رہو تو معلوم  
 ہوا کہ رسول ﷺ کا حکم خدا کا حکم ہے۔ چنانچہ کلمہ طیبہ پڑھ لینے اور دل سے اقرار  
 کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ کے ذریعے ہمیں پہلا حکم جو ملا۔

۲۔ نماز ہے جو دن رات میں پانچ مرتبہ ہر عاقل بالغ پر فرض ہے ہر مرد عورت پر  
 فرض ہے۔ جو لوگ اس حکم کی پابندی نہیں کرتے وہ گویا اپنے کلمہ کے ذریعہ سے  
 کئے گئے اقرار کو اپنے عمل سے جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔

## نماز

نماز افضل ترین عبادت ہے، حدیث پاک میں آیا ہے کہ قیامت کے  
 دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔ نماز کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کو وقت  
 پر اور ٹھیک طرح ادا کرنے سے نمازی کے تمام اعضا عبادت میں بندھ جاتے  
 ہیں۔ ٹھیک طرح نماز ادا کرنے والا شخص ہی کامیاب و بامراد ہوگا ورنہ وہ آخرت  
 میں بڑے گھائے اور خسارے میں رہے گا۔ نمازی کا ہر عضو خدا کے حکم پر چلنے کی  
 مشق کرتا ہے۔ اگر نماز ہماری صحیح طور پر ادا ہو جائے تو نماز سے باہر بھی ہمارے  
 بدن کو کوئی حصہ خدا کے حکم کی نافرمانی نہ کرے گا کیونکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

ترجمہ: بے شک نماز تمام بے حیائی کی باتوں اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ قرآن پاک میں جتنی بار نماز کا حکم دیا گیا ہے پھر مرد حضرات کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ نماز کے اس اہم فریضہ کو باجماعت مسجد میں ادا کریں۔ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ حدیث نبوی ﷺ میں فرمایا گیا ہے کہ جماعت سے ادا کی گئی ایک نماز تنہا پڑھی ہوئی نماز سے ستائیس درجہ اول ہے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں منافق بھی نماز چھوڑنے سے ڈرتے تھے کہ اس طرح ہمارا اسلام کا دعویٰ غلط ثابت ہو جائے گا۔

## روزہ

اسلام کا تیسرا رکن روزہ ہے۔ یہ بھی ہر مسلمان ذی ہوش پر فرض ہے۔ یہ روزے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ سال بھر میں ایک ماہ کے روزے فرض ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد تزکیہ نفس، پرہیزگاری اور خوف خدا پیدا کرنا ہے۔ روزہ ایک آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ بندہ اپنی جائز خواہشات سے حکم کرنے پر رک سکتا ہے یا نہیں۔ روزے کے ذریعے مظلوم و غریب انسانیت کے ساتھ ہمدردی ان کے دکھ سکھ کا احساس پیدا کیا جاتا ہے کہ انسان صحیح معنوں میں بھوک و افلاس میں مبتلا افراد کی تکلیف محسوس کر سکیں پھر جو اہم فریضہ بجالائے اس کے لئے بشارت ہے کہ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ رضائے الہی اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اپنے رب کی رضا اور

خوشنودی سے بڑھ کر ایک مومن کی اور کیا تمنا ہو سکتی ہے۔

## زکوٰۃ

نماز کے بعد دوسرا فریضہ جو اسلام کے پیروکاروں پر عائد ہوتا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا لفظی ترجمہ ہے پاک کرنا۔ قرآن کریم اپنے نبی کریم ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ خُدْمِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ

ترجمہ: مسلمانوں کے مال سے صدقہ لو اور اس کے ذریعے سے ان کی تطہیر اور تزکیہ کرو۔ معلوم ہوا کہ بغیر زکوٰۃ نکالے ہمارے مال و دولت پاک نہیں ہوتا یہ تو خدا کا حق ہے اس کو ہر صورت میں مال سے الگ ہو جانا چاہئے۔ اس معاملہ میں ہم کو اختیار نہیں دیا گیا کہ ہم اپنی مرضی سے جتنی چاہیں غریبوں کی مدد کر دیں اور اس حکم سے بری ہو جائیں بلکہ اس کے لئے باقاعدہ ایک نصاب واضح کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق زکوٰۃ نکالنا فرض ہے۔ یہ دولت ہمارے پاس خواہ زیورات کی شکل میں ہو نقد پیسے ہوں، سرٹیفکیٹ ہوں یا بانڈ کی صورت میں ہوں، تجارتی سامان ہو زمین کی پیداوار ہو، ملوں کی آمدنی یا جانوروں سے نفع کمایا جا رہا ہو۔ یہ تمام چیزیں جب نصاب کی حد کو پہنچیں تو متعینہ مقدار میں زکوٰۃ نکالنا چاہئے۔ جو پورے سال میں ایک بار فرض ہے۔ جو لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کو قرآن اس طرح تنبیہ سناتا ہے "اور وہ لوگ جو مال و دولت تو جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کا پیغام سنا دیجئے جس دن ان کا سونا اور چاندی دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان کے



ہاتھوں پہلوؤں اور پٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے تمہارا مال و دولت جسے تم نے دنیا میں اپنے لئے جمع کیا تھا اب اس کا مزہ چکھو"۔ حدیث پاک میں یہ بھی آیا ہے کہ جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوگی یہ اور بات ہے کہ بہت سی تنبیہیں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے آئی ہیں خدا ہم سب کو اس کی ادائیگی کی توفیق دے۔

## حج

مسلمانوں پر چوتھا رکن بیت اللہ کی زیارت ہے۔ خانہ کعبہ خدا کا پہلا گھر ہے جو اس کی عبادت کے لئے مکہ مکرمہ میں تعمیر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو برکت والا ٹھہرایا اور تمام جہاں کے لئے مرکز ہدایت و برکت قرار دیا۔ بیت اللہ میں اللہ کی کھلی نشانیاں ہیں اور مقام ابراہیم علیہ السلام ہے۔ حج سن ۹ھ میں فرض ہوا اور کی فرضیت کا اعلان اس طرح کیا گیا۔ واللہ علی الناس جن لوگوں کو مقدور ہو وہاں پہنچنے کا ان کا فرض ہے کہ خانہ کعبہ کا حج کریں اور جو کوئی طاقت کے باوجود حج نہ کرے تو اس نے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ اللہ کو اس کی کیا پرواہ وہ تمام جہاں سے بے نیاز ہے۔ حدیث میں باوجود استطاعت ہونے حج نہ کرنے والوں کو سخت سزا دی گئی ہے۔ ارشاد فرمایا "جس شخص کو نہ تو کسی خاص ضرورت نے حج سے روکا نہ ہی کسی ظالم بادشاہ نے نہ ہی کوئی مرض مانع ہوا پھر بھی اس نے کوئی حج نہ کیا اور اسی حالت میں مر گیا تو اس کی مرضی خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی۔"

خدا تعالیٰ نے اپنے گھر میں ایسی کشش رکھی ہے کہ ہر مسلمان کے دل

میں کم یا زیادہ یہ آرزو ضرور ہے کہ ایک بار وہ بیت اللہ کی زیارت کرے معمولی بہانے اور مجبوریاں آڑے آتی رہتی ہیں ان کو ختم کر کے حج کا ارادہ کرنا چاہیے۔ ہمارے مالداروں سے زیادہ غریب ناداروں میں حج کا شوق زیادہ پایا جاتا ہے حالانکہ کم آمدنی والوں پر تو حج فرض نہیں۔ موجودہ دور میں وہ حضرات و خواتین بھی جن پر واقعی حج فرض ہے اس کو فرض نہیں سمجھتے اور سوچتے ہیں کہ جب دنیا کی ہر ذمہ داری پوری کریں گے پھر حج کریں گے حالانکہ زندگی میں ایسا موقع کم ہی آتا ہے کہ انسان ہر ذمہ داری سے فارغ ہو جائے لہذا ضروری ہے کہ ہم اول فرصت میں حج کریں۔ اس سے رضائے الہی حاصل ہوتی ہے۔ یہ انسانوں خاص کر مسلمانوں کی روحانی معراج اور حضور قلب کا ذریعہ ہے۔ یہ بین الاقوامی اخوت اور عالمگیر اسلامی برادری کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ دنیا میں اسلام کے ماننے والوں کے گروہ ہر گوشہ سے جمع ہوتے ہیں ایک ہی لباس ایک ہی حالت میں خدا کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں۔ اس کے دربار میں کون بڑا ہے کون چھوٹا ہے آقا خود ہی جانتا ہے وہ سب کے دلوں کے حال خوب جانتا ہے کون سی مراد کس کی پوری کرنا ہے کون سی چیز کس کے لئے مناسب ہے یہ خدا ہی جانتا ہے ایسی بارگاہ میں جلد از جلد حاضری کی کوشش کرنی چاہیے۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کہ کس کا بلاوا آجائے اور مانگنے پر بھی ایک لمحہ کی بھی مہلت نہ ملے۔

یہ پانچ ارکان ہیں جن سے اسلام کی بنیاد اور عمارت تعمیر کی گئی ہے تو یوں سمجھئے کہ جس مومن نے ان پانچ ارکان کی ادائیگی کی یا انہیں توفیق مل گئی وہ پورے دین پر چل سکتا ہے۔ ہاں وہی دین حق جس کو لے کر ہمارے نبی ﷺ اس دنیا میں آئے اور جس کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے بھیجا گیا جس کے

نافذ ہونے کا پروانہ قیامت تک کے لئے جاری کیا گیا اور اس کی پیروی ہی میں  
بنی نوع انسان کی نجات و فلاح مضمحل ہے۔

خدا تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(آمین)

○

○

## درود شریف

بَلَّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ  
كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ  
حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ  
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

○

## نعت

مولانا محمد علی جوہر

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں  
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں  
ہر لحظہ تشفی ہے ہر آن تسلی ہے  
ہر وقت ہے دلجوئی ہر دم ہیں مداراتیں  
کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں  
ہر روز یہی چرچے، ہر روز یہی باتیں  
معراج کی سی حامل، سجدوں میں ہے کیفیت  
اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں  
بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں  
بھیجی ہیں درودوں کی، کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"رَسُولِ خُدا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انسانی حقوق کے علمبردار"

مقالہ

مسز ثناء قبہ رحیم الدین

۳ جنوری ۱۹۸۴ء

۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسلم ممالک کی سیرت النبی ﷺ کا نفس برائے خواتین، اسلام آباد  
جب ہم حیاتِ انسانی پر نظر ڈالتے ہیں تو کائنات و فطرت کے ہزار ہا  
پہلو نگاہ میں آتے ہیں۔ اگر انسان کی زندگی حیوانات کی طرح سادہ، بے مقصد  
اور بے شعور ہوتی تو انسان سب تخلیقاتِ الہی سے افضل قرار نہ دیا جاتا۔ یہ سچ ہے  
کہ خداوند تعالیٰ کے لئے فرشتے اور ملائک کم نہ تھے جو عبادت و سجدے میں رہا  
کرتے۔ سمندر کی موجیں، سورج کی روشنی اور ہوا کی لہریں توحیدِ الہی کی مسلسل  
گواہ ہیں۔ اسی طرح پرندوں کی چہکار، پھولوں کی مہک اور بارش کی بوند بوند حمد ثنا

میں محو ہے یہ تو محض انسان ہے جو جب خدا کے ساتھ ساتھ ہم نفسوں کے لئے درِ دل اور جذبہ محبت کے سب سے نمایاں اور اشرف ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ فطرت اور کل جاندار بنیادی لحاظ سے قوت ارادی انا اور فکر و سوچ سے عاری ہیں۔ انسان کے وجود کی انفرادیت یہی ہے کہ وہ زندگی میں بے بس ولا چار بھی ہے اور مختار و آزاد بھی ہے۔ حیاتِ انسانی یہ گرفتاری و آزادی دودھاری تلوار کی مانند ہے جس پر چلتے رہنا مردِ مومن کے بس کا کام ہے۔ ہم شب و روز دیکھتے ہیں کہ اگر اللہ نیک جذبہ بخشے تو انسان فکر و تخیل کا نور پھیلائے لگتا ہے۔ اگر مولیٰ توفیق عطا کرے تو انسان چٹانوں اور ویرانوں میں گلزار کھلاتا ہے اور باری تعالیٰ کسی انسان کو وسیلہ بنا دے تو وہ نئی دنیا میں آباد کر دیتا ہے۔ یہ بخششیں، توفیق اور وسیلے کی دنیا انسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہے۔ خدا، رسول پاک ﷺ اور قرآن مجید پر سچے دل سے ایمان لانے کے بعد زندگی کو سادہ، اور اجلے روپ میں برقرار رکھنے میں ہماری بھلائی و بہتری ہے رسول کریم ﷺ کی حیاتِ مبارک سے دو منور نکلتے سامنے آتے ہیں۔ ایک بنیادی ارکانِ اسلام کی ادائیگی اور دوسرا انسانوں کے حقوق کا پورا کرنا۔

میں حقوق العباد کی تعریف محسنِ انسانیت ﷺ کے ارشاد گرامی سے کرنے کی جسارت کرتی ہوں۔ "تفکرو فی الخلق ولا تفکرو فی الخالق" یعنی مخلوق کے متعلق غور کرو اور خالق کی بابت غور و فکر مت کرو۔ یہ جملہ بڑا بلیغ اور وسیع ہے۔ عبادت اور عشقِ خدا اپنی جگہ مقدم ہیں اور یہ سرشاری شاید صفاتِ الہی کو جان سکے مگر ذاتِ الہی کا وجود اور علم انسانوں کے بس سے باہر ہے۔

دراصل حقوق العباد، باہم انسانوں کے معاملات اور تعلقات کا نام

ہے۔ اس کے دائرے میں کل انسانیت آجاتی ہے ہمیں یقین ہے کہ ہمارے رحیم و کریم رب نے کب اپنا در کسی نیک یا بد پر بند کیا ہے۔ ہاں اس نے انسانوں کے فرائض کی کوتاہی اور اس کی معافی اپنے ہاتھ میں نہیں لی ہے بلکہ ان بندوں کے ہاتھ میں رکھی ہے جن کی حق تلفی ہوئی ہے۔ ارشاد کریم ﷺ "جس بھائی نے دوسرے بھائی پر ظلم کیا ہو اسے چاہیے کہ اس دنیا میں خود کو کسی طور پر معاف کروالے ورنہ بعد میں تاوان ادا کرنے کے لئے کسی کے پاس درہم یا دینار نہ ہوگا۔"

حج جیسا مقدس رکن دین اس وقت تک انسان پر عائد نہیں ہوتا ہے جب تک وہ اپنے اہل و عیال کی کفالت کا سامان نہ کر لے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حج پر روانہ ہونے سے قبل آپ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہی اور ساتھ ہی اپنی ماں کی شدید بیماری کا ذکر بھی کیا آپ نے تین دفعہ زور دے کر ماں کی خدمت کی نصیحت فرمائی۔

ہمارا ایمان ہے کہ یہ زندگی رین بسیرا ہے اور رب کی بخشی ہوئی امانت ہے۔ پروردگار سفر حیات کو مکینیکل انداز سے مسلسل جاری رکھ سکتا تھا مگر اس نے زندگی کو قرینہ، حسن اور روانی یوں عطا کی کہ کچھ انسانوں کو محسن اور کچھ کو احسان مند بنا دیا۔ انسان کی بنیادی طرز حیات اور خصوصاً بچپن کے محسن والدین ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ "سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور دل دکھانا ہے"۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد رسول اللہ پاک ﷺ ہے کہ "خدا کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے"۔ آپ ﷺ نے کمائی ہوئی دولت کے اولین حقدار والدین کو قرار



دیا۔ معاشرے کا توازن اور ذہنی سکون بھی اسی طور قائم رہ سکتا ہے کہ ہمارے بزرگ اور والدین عزت اور چین سے گھروں میں رہیں۔ ماں باپ کی موجودگی اولاد کے لئے، دعاؤں کے در کو سدا کھلا رکھتی ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ نے والدین کے دوستوں کے ساتھ احترام و نرمی کے سلوک کے بارے میں فرمایا "ان کا خیال رکھو اور قطع تعلق نہ کرو کہیں اللہ تمہارا نور نہ بجھا دے"

والدین کے بعد، ازدواجی اور گھریلو زندگی پر حقوق کے لحاظ سے ایک سرسری نظر ڈالیے۔ یہ عنوان دور حاضر میں متنازعہ فیہہ مسئلہ بن کر رہ گیا ہے۔ میں اپنی محدود نظر کے مطابق، نہایت سادگی سے عرض کرونگی کہ اسلام نے ازدواجی زندگی میں عورت کو خاص تحفظ اور اعلیٰ مقام دیا ہے جو نہ قبل اسلام موجود تھا اور نہ اسے مہذب ممالک کی جدید عورت حاصل کر سکی ہے ہمیں دنیا کے کسی ملک و قوم کے تصور حیات پر اعتراض نہیں کیونکہ بنیادی اچھائیاں ہر نظام میں پنہاں ہوتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بیوی کی دیکھ بھال اور تحفظ کو پسندیدہ اس لئے نہیں کہا کہ وہ کمزور اور قابل رحم ہے۔ آپ ﷺ نے بیوی کو ایک گھر اور خاندان کی روح رواں اس لئے نہیں بنایا کہ وہ حدود میں رہ کر کمتر اور نا اہل و ناکارہ بن جائے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بیوی و خاندان کی کفالت کرنے اور سکھ و چین دینے پر اصرار اس خاطر نہیں کیا کہ مرد کا رعب پڑے اور بیوی کی شخصیت مسخ ہو جائے۔ رسول پاک ﷺ نے اس حقیقت کو واضح کیا کہ نظام حیات کا توازن، سکون اور سچی خوشیاں اس میں ہیں کہ شوہر بیوی کو زندگی کا حقیقی ساتھی جانے۔ عورت اپنی نسوانیت کے انمول جوہر کی بدولت اور انسانی زندگی کی تگ و دو اور حقائق کو دیکھتے ہوئے مرد کے شانے کے قریب مگر ایک قدم پیچھے رہے۔ خواتین ملک کی

تعمیر و ترقی کے لئے، روزگارِ حیات میں مرد کا ساتھ دیں اور چاہیں تو بے لوث خدمتِ خلق کریں۔ مگر نیک اور نیک نام بن کر بھی اپنے نام کو عام نہ کریں۔ یقین کیجئے کہ مردوں کی نسبت تھوڑی سی گمنامی میں راحت ہے۔ عورت اور خصوصاً بیوی کی حیا اور پاکیزگی کی صفات اچھے خاندان اور معاشرے کو پروان چڑھاتی ہیں۔ حیاتِ طیبہ کو دیکھتے ہوئے خواتین اپنے مسلمان ہونے پر ہر طرح کا ناز کر سکتی ہیں۔ محسنِ انسانیت ﷺ نے اُس مرد کو سب سے اچھا کہا ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا ہے۔ ازدواجی زندگی کے دوسرے رخ کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے بیویوں پر فرض عائد کیا کہ وہ شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی عزت و ناموس، گھر بار اور ہر امانت کی حفاظت کریں۔ بے شک فرض شناس ماں بننا عورت کی اولین ذمہ داری ہے۔ یہ شوہر کا حق اور صحیح توقع ہے کہ بیوی جسم و قلب کو باپردہ رکھتے ہوئے، سلیقے سے ذمہ داریاں نبھائے۔

یہ سچ ہے کہ اولاد صرف نسل و خاندان کو بڑھانے کا ذریعہ نہیں بلکہ ہماری عزیز ترین دولت اور کمزور پہلو بھی ہے۔ بقول محبوبِ خدا ﷺ "باپ اپنی اولاد کو سب سے بہتر جو عطیہ دے سکتا ہے وہ اچھی تعلیم و تربیت ہے" مستند احادیث میں اولاد کی تعلیم و تربیت کے حقوق ان الفاظ میں موجود ہیں۔ "مرنے کے بعد، ایک نیک اور صالح چھوڑی ہوئی اولاد صدقہ جاریہ کی مانند ہے جو تاقیامت جاری رہے گا"۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ والدین کو تاکید فرمائی کہ اپنی ہوس اور بے جا خواہشوں کی بنا پر بچوں کو برے حالوں میں نہ رکھو البتہ تربیت و سبق کی خاطر سختی اور مارنے کی بھی اجازت ہے اس وقت کے عرب معاشرے میں آپ ﷺ کا لڑکی کی پیدائش کو خدا کی رحمت کہنا بڑی انقلابی بات ہے۔ رہبر

انسانیت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیشہ یہ بات دہرائی کہ خدا جو نعمتیں ہمیں دیتا ہے ان پر پہلا حق بچوں کا ہے۔ مثلاً جب آپ کی خدمت میں موسم کا نیا پھل آتا تو آپ ﷺ موجود لوگوں میں سے اسے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔ ہم ایک عام خاندان پر نظر ڈالیں، تو احساس ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاشرتی اتحاد اور بھلائی کی خاطر، بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر حق باپ کے برابر قرار دیا اور چھوٹی بہنوں کی پرورش کو ثواب کا درجہ دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے "قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرنا عمر کو بڑھاتا اور ہے اور پھر وہ غریب ہوں اور ان کی چھپ کر مدد کی جائے تو خدا کا غصہ مسلسل دور رہتا ہے۔"

ہم سیرت نبوی ﷺ میں خاندان کے بعد صحت مند معاشرے کی ایک جھلک دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ پڑوسیوں کے اثرات اور رابطے قریبی اور زیادہ ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے میل ملاپ رکھنے، مصیبت میں مدد کرنے، بیماری میں خیال رکھنے اور مشکل میں ادھار دینے کی واضح ہدایت فرمائی۔ اخوتِ انسانی کی انتہا کی مثال اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنے مکان کی دیوار اس قدر اونچی نہ بناؤ کہ پڑوسی ہو اسے محروم ہو رہا ہو اور اسے کبھی اپنے چولھے کے دھونیں سے ایذا نہ پہنچاؤ"

پیغمبر خدا ﷺ کی ذاتی زندگی حکومت و رعایا کے حقوق کی ادائیگی کی اصل تصویر ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے "حاکم کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے چاہے حکم قطعی پسند نہ آئے البتہ حاکم وقت کسی گناہ کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو" اسی طرح حاکم پر رعایا کی فلاح و بہبود، عدل و انصاف اور بھلائی

کی ذمہ داری ڈالی گئی۔ عام آبادی کے حقوق کے تحفظ کے لئے، ملک کے اہم لوگ، تاجر، کاشتکار اور سرمایہ دار کے سامنے ناجائز آمدنی، بے جانف اور ذخیرہ اندوزی کی مذمت فرمائی۔ بقول حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "سچا اور امانت دہر سوداگر یا تاجر انبیا صدیق اور شہدا کے ساتھ ہوگا"۔ آپ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے کو ملعون کہا اور شرابی پر لعنت فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے لین دین میں صداقت، ناپ تول میں انصاف اور مزدوری کی ادائیگی میں جلدی اور درستی کو بہت اہم اور پسند فرمایا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے امانت کی ایمانداری، وعدے کا پاس اور وقت کی پابندی کی تاکید فرمائی۔

زکوٰۃ انسانی مساوات اور دولت کو مسلسل گردش میں رکھنے کا نام ہے۔ اس فرض کے ساتھ ساتھ خیرات و صدقہ دینا بھی مخلوق سے محبت کی علامت ہے۔ صاحب دولت اور باشعور انسان کے لئے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "سات چیزوں کا ثواب بعد موت بھی صاحب ثروت کو ملتا رہے گا۔ دین و علم سکھانا، نہر کھدوانا، کنواں کھدوانا، درخت لگوانا، مسجد بنوانا، قرآن تر کے میں چھوڑنا اور صالح اولاد چھوڑنا" لیکن وہ لوگ جو کسی بھی لحاظ سے صاحب حیثیت نہیں ہیں۔ بقول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ارشاد ہے رسول اللہ ﷺ "چاہے کوئی اجنبی ہوا سے برائی سے روکنا اور اچھی صلاح دینا صدقہ ہے، نابینا کو راستہ پار کروادینا صدقہ ہے اور اپنے بھائی کی خوشی میں سچے دل سے مسکرا دینا صدقہ ہے" بقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب کوئی مسلمان قرض چھوڑ کر مر جاتا تو آپ ﷺ ادا کر دیتے اور اگر ورثہ چھوڑتا تو اس کے وارثوں تک پہنچا دیتے۔ حبیب خدا ﷺ کی

غربا و مساکین کی فکر اور سخاوت کا اندازہ دیکھئے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے ابوذر مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس کوہِ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک ایک اشرفی بھی بیچ رہے" جب آپ ﷺ کے پاس کوئی رقم نہ ہوتی تو ضرورت مند کو اپنے نام پر قرض لینے کے لئے فرما دیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہرے بھرے کھیت کھلیان کو تباہ کرنے اور بے زبان جانوروں پر زیادہ بوجھ لادنے اور کم خوراک دینے کو سختی سے روکا۔

آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے بڑھ کر کون عاشقِ الہی ہوگا مگر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مسلسل شب بیداری اور نفل روزوں میں زیادتی کرنے سے روکا اور فرمایا "تم پر تمہارے اہل و عیال اور والدین کا بھی حق ہے اور حتیٰ کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے"۔ آپ ﷺ نے ناپسند کیا کہ زیادہ جاگتے رہنے سے خرابی صحت اور جائز روزی کمانے میں خلل ہو یا فرائض ادا نہ ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جائے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے بیماروں کی عیادت کو آغوشِ رحمت میں بیٹھ رہنے سے مثال دی۔ آپ ﷺ نے اس گھر کو بدترین قرار دیا۔ جہاں رہنے والے یتیم کا ایک آنسو بہے بیواؤں کی مدد کرنا اور نادار مسافروں کو پناہ دینا آپ ﷺ کا شیوہ تھا۔ آپ ﷺ نے بارہا نفل نماز روک کر ضرورت مند کی ضرورت پوری کر دی۔

رسولِ خدا ﷺ نے امن اور جہاد دونوں حالات میں انسانی حقوق کا پرچم بلند رکھا۔ بقول حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے دورانِ جہاد، مسلمان کو غازی اور شہید تو بننے دیا مگر اسے انسانی قدروں کو کبھی پامال نہ کرنے دیا۔ جہاد میں بھی گلی کو چوں میں فتنہ و فساد برپا نہ ہو۔ صعیفوں، عورتوں اور بچوں کو

نہ مارا جائے اور ہر ممکن کوشش ہو کہ عام آبادیاں شفا خانے دیہی مراکز اور زرعی علاقے تباہی سے بچے رہیں۔ بین الاقوامی امن و دوستی کے منشور کی اس تاریخی صداقت سے بڑھ کر کیا مثال دی جاسکتی ہے۔

اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ ہماری دعا اور دراصل حد درجہ عاجزی اور سچائی کے ساتھ اپنے رب کے سامنے عالم سپردگی کی کیفیت ہے۔ رحمة اللعلمین ﷺ ان لمحوں میں بھی کل خدائی اور امت کے حقوق نہ بھولے۔ آپ ﷺ بعد تو حید اور حمد و ثنا اپنے آباؤ اجداد، اساتذہ، امت اسلامیہ، خاندان و دوست و احباب اور اپنے لئے دعا فرماتے تھے۔ علامہ اقبالؒ مذہب اور تصوف کے تعلق سے انسانی نفسیات اور بے لوٹی اپنے لیکچرز میں پیش کرتے ہیں۔ میں کسی حد تک ان کے دلی تاثرات کا نچوڑ بیان کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ جوں جوں قرب الہی اور خدا کے بندوں سے لگاؤ اور اخلاص دلوں میں بستا جاتا ہے دعا میں اجتماعی رنگ ہی رنگ سما جاتا ہے۔ اس سلسلے میں میں رسول کریم ﷺ کی چند مختصر دعائیں حضرت شبلی نعمانیؒ کے حوالے سے سناتی ہوں کہ آپ کی دعاؤں پر بھی زندگی کا حق تھا۔ آپ ﷺ زمین کو پیاسہ اور درختوں کو اجڑا دیکھتے تو دعا فرماتے۔ "اے مولیٰ پلا پانی بندوں کو بستیوں کو اور چوپایوں کو" رسول اللہ ﷺ عام انسانوں کے لئے دامن دعا رات رات بھر پھیلائے رکھتے اور فرماتے "اے اللہ پھیلا دے اپنی رحمت اور زندگی بخش اپنی ویران و مردہ بستی کو" یہ بن بتائے لمحوں میں دعائیں، انسانی حقوق کے مکمل احساس و عمل کی دلیلیں ہیں۔

یوں تو زمانے نے ہزار ہا ہستیوں کو حکومتیں، تخت و تاج، عزت اور قوتیں دی ہونگی مگر حق بات تو یہ ہے کہ جو دلوں کا فاتح وہی فاتح زمانہ۔ میں آخر

میں اسی فاتح زمانہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے عروج و شان کے دور کا ایک واقعہ بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا سنا کرا اجازت چاہوں گی۔ جب نبی کریم ﷺ کے عقیدت مند اور پرستار آپ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی صفات بار بار بیان کر رہے تھے تو فرمایا "اے مسلمانوں میری تعریف و تحسین میں حد سے زیادہ نہ بڑھو جیسا کہ پہلے لوگوں نے ابن مریم رضی اللہ عنہا کی کی ہے بس تم میری نسبت اتنا ہی کہہ دیا کرو کہ محمد خدا کا بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہے۔"

اب اس مقام پر عبادت گزار اور حقوق العباد کے علمبردار، حبیب خدا ﷺ کی یاد میں الفاظ خاموش اور سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ بعد از خدا بزرگ تو کی قصہ مختصر۔

0

۰

## درود شریف

صَلِّ عَلَيَّ نَبِيَّنَا

صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلَيَّ شَفِيئِنَا

صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلَيَّ حَيِّئِنَا

صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

۰



○

رکھتے ہیں جو اوروں کے لئے پیار کا جذبہ  
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

باوجود لاکھوں مسائل اور مصیبتوں کے رسول خدا ﷺ محبت اور انسان  
دوستی کی شمع بنے رہے زندگی سے منتخب حالات و واقعات مسز جعفر نعیم پیش کرتی  
ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

## رہبر انسانیت ﷺ کی عظیم زندگی

بیگم جعفر نعیم

کرۃ ارضی میں حضور رحمت اللعالمین ﷺ کی ذات اقدس کو جو عظیم المثال محبوبیت اور مقبولیت کا مقام حاصل ہے وہ مشیت ایزدی کا ایک کرشمہ ہے۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ جس محبوب شخصیت کے ذکر پاک کو اللہ تعالیٰ نے خود ساری دنیا میں بلند کر دیا ہے اس کی بارگاہ رسالت میں ہم جیسے ناچیز بھی ہدیہ خلوص و عقیدت پیش کرنے کا اعزاز حاصل کر رہے ہیں تو ہمارا سر بارگاہ کریبی میں عجز و نیاز سے جھک جاتا ہے کہ اس گدائے بے نوا کو بھی ذکر رسول ﷺ کی سعادت میں کچھ حصہ مل رہا ہے۔

قرآن کریم میں منصب نبوت ﷺ کے بارے میں جو تفصیل ملتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے جو رسول بھی بھیجے ہیں ان کی قوم کو ان کی اطاعت و اتباع کا حکم دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب الہی صرف کلی اصولی اور اہم تعلیمات پر مشتمل ہوتی ہے اگر تفصیلی جزویات ملتی ہیں تو رسولوں کی زندگی میں ملتی ہیں گویا کتاب متن ہوتی ہے اور رسولوں کی زندگی اس کی شرح اور شرح بھی ایسی جس کا ہر لفظ صاحب کتاب کی منظوری اور حکم سے لگایا جاتا ہے اللہ نے جو نبی یا رسول بھیجے... انسانوں ہی میں سے بھیجے اس میں سب

سے بڑی مصلحت یہی تھی کہ انسانوں کے لئے اس کی اتباع ممکن ہو۔ تاریخ انبیاء  
 علیہ السلام بتاتی ہے اپنے ہی جیسے ایک انسان کو رسالت کے منصب پر فائز دیکھ کر ہر  
 قوم نے تعجب کا اظہار کیا۔ حضور ﷺ نے جب اپنی رسالت کا اظہار فرمایا تو سابق  
 امتوں کی طرح قریش کی زبان سے بھی یہی نکلا اَبَعْتُ اللّٰهُ بَشَرًا  
 الرَّسُولَ (کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے)

اللہ تعالیٰ نے جواب فرمایا:

قُلْ لَوْ كَان فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَّمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ  
 السَّمَاءِ مَلَكًا رَسُولًا ۝ (بنی اسرائیل 95)

(آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں فرشتہ ہوتے اور اس میں چلتے بستے تو  
 البتہ ہم ان پر آسمان سے فرشتے رسول بنا کر بھیجتے) واقعہ یہ ہے کہ انسانوں کے  
 لئے انسان کے سوا کسی مخلوق کی زندگی رہنما نہیں بن سکتی۔ جہاں تک اللہ کی توحید  
 اس کی عبادت معاشرت اور قیامت کا تعلق ہے ان کے متعلق اللہ کے احکام تو  
 فرشتہ بھی پہنچا سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا منشا یہ نہ تھا کہ صرف علمی انداز میں لوگوں  
 تک اس کی تعلیمات پہنچ جائیں بلکہ منشا یہ بھی تھا کہ انسان کے سامنے نمونہ بھی  
 موجود ہو کہ ان تعلیمات پر کیسے عمل کیا جانا ہے فرشتے کی زندگی میں انسانی  
 معاشرت کے لئے کوئی نمونہ نہیں۔ جو مخلوق کھانے پینے اور ازدواجی معاشرتی  
 تعلقات سے بے نیاز ہو وہ انسان کے لئے نمونہ کیسے بن سکتی ہے یہ ہی مصلحت  
 خداوندی تھی کہ افضل البشر حضور ﷺ پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کامل کے روپ  
 میں تشریف لائے لیکن کوئی زندگی خواہ کس قدر تاریخی ہو جب تک کامل نہ ہو  
 ہمارے لئے نمونہ نہیں بن سکتی۔ کسی زندگی کا کامل اور ہر نقص سے بری ہونا اس

وقت تک ثابت نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زندگی کے تمام اجزا سامنے نہ ہوں۔ پیغمبر اسلام کی زندگی کا ہر لمحہ پیدائش سے لے کر وفات تک آپ ﷺ کے زمانہ کے لوگوں کے سامنے اور وفات کے بعد تاریخ عالم کے سامنے ہے آپ ﷺ کی زندگی کا کوئی مختصر ہے مختصر زمانہ بھی ایسا نہیں گزرا جو اہل وطن کی آنکھوں سے اوجھل ہو۔

پیدائش، شیرخوارگی، بچپن، جوانی، تجارت، آمدورفت، شادی، احباب، قبل نبوت قریش کی لڑائی۔ قریش کے معاہدے میں شرکت امین بننا خانہ کعبہ میں پتھر نصب کرنا، تنہائی پسندی، غار حرا کی گوشہ نشینی، وحی اسلام کا نزول، دعوت تبلیغ، مخالفت، معراج، ہجرت، غزوات، حدیبیہ کی صلح، دعوت اسلام کے نامہ و پیام، اسلام کی اشاعت، تکمیل دین، حجۃ الوداع اور وفات ان میں کونسا زمانہ ہے جو دنیا کی نگاہوں کے سامنے نہیں آپ ﷺ کی کونسی حالت ہے جس سے اہل تاریخ واقف ہیں سچ جھوٹ صحیح و غلط ہر چیز الگ الگ موجود ہے اس کو ہر شخص جان سکتا ہے کبھی کبھی خیال ہوتا ہے کہ محدثین نے موضوع اور ضعیف روایتوں تک کو محفوظ رکھا مگر خیال آیا کہ اس میں مصلحت الہی یہ تھی کہ معترضوں کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کی کمزوریوں کو چھپانے کے لئے بہت سی روایتوں کو غائب کر دیا۔ جیسا کہ آج بھی دیگر مذہبی لٹریچر پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے محدثین کرام نے اپنے پیغمبر کے متعلق صحیح و غلط سارا مواد سب کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، صلح جنگ، سفر نماز روزہ، طور طریق، چلنا پھرنا، ملنا جلنا یہاں تک کہ میاں بیوی کے خانگی تعلقات تک کے واقعات ہر چیز پوری روشنی میں مذکور و معلوم اور محفوظ ہیں۔

آنحضرت ﷺ خواہ خلوت میں ہوں یا جلوت میں، مسجد میں ہوں یا میدان میں، نماز شبانہ میں مصروف ہوں یا فوجوں کی بالادستی میں، منبر پر ہوں یا گوشہ تنہائی میں، ہر وقت اور ہر شخص کا حکم تھا کہ جو کچھ میری حالت و کیفیت دیکھو وہ سب منظر عام پر لائی جائے ازواج مطہرات آپ ﷺ کے خلوت خانوں کے حالات سنانے اور بتانے میں مصروف رہیں۔ مسجد نبوی میں ایک چبوترہ ان عقیدت مندوں کے لئے تھا جن کے رہنے کو گھر نہ تھا۔ وہ باری باری سے دن کو جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور روزی حاصل کرتے اور باقی سارا وقت آپ ﷺ کے ملفوظات سننے آپ ﷺ کے حالات دیکھنے اور آپ ﷺ کی معیت میں گزارنے کے لئے صرف کرتے تھے۔ ان کی تعداد ستر کے قریب تھی اور انہیں اہل صفہ کہتے ہیں انہی میں ایک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جن سے زیادہ کسی صحابی کی روایات نہیں تو غور کیجئے کہ یہ ستر ہستیاں مستعد جاسوسوں کی طرح شب و روز آپ ﷺ کے حالات دیکھنے اور دوسروں سے ان کو بیان کرنے میں مصروف رہتی تھیں۔ دن میں پانچ وقت مدینہ میں رہنے والی آبادی دس برس تک مسلسل آپ ﷺ کی ایک ایک حرکت و سکون ایک ایک جنبش کو دیکھتی رہی۔ غزوات اور لڑائیوں کے موقع پر ہزار ہا صحابہ کو شب و روز آپ ﷺ کو دیکھنے اور آپ ﷺ کے حالات مبارکہ سے واقف ہونے کا موقع ملتا تھا۔ فتح مکہ میں دس ہزار تبوک میں ۳۰ ہزار اور حجتہ الوداع میں تقریباً ایک لاکھ صحابہ کو آپ ﷺ کی زیارت کے مواقع ملتے رہے اور خلوت و جلوت گھر و باہر، صفحہ و مسجد، حلقہ تعلیم و میدان، جنگ تک میں جس نے جس حال میں آپ ﷺ کو دیکھا۔ اس کی تمام اشاعت کی نہ صرف اس کو اجازت تھی بلکہ حکم اور تاکید تھی۔ اب آپ سمجھ سکتی ہیں کہ آپ ﷺ کی

زندگی کا کونسا پہلو ہوگا جو زیر پردہ رہا ہوگا اور اس پر بھی کسی ایک شخص نے بھی حرف گیری نہ کی ہو۔ آج بھی آپ ﷺ کے دشمن اور مخالف پوری چھان بین اور جستجو کے بعد مسئلہ جہاد اور تعداد ازواج کے سوا آپ ﷺ پر کوئی حرف گیری نہ کر سکے۔ یہ ہی رہبر کامل ﷺ کا اعلیٰ ترین کردار تھا جنہیں عالمگیر دین دے کر قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے رسول ﷺ بنا کر بھیجا گیا اور پورے عالم انسانیت کو یہ بتایا گیا کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (البتہ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے اچھا نمونہ ہیں) اور قرآن کریم میں متعدد مقامات پر حکم دیا گیا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے مثالی کردار کی اطاعت اور اتباع کرو۔ چنانچہ فرمایا گیا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ -  
 (اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو) اَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ - (رسول کی اطاعت کرو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا) گویا امت مسلمہ کے لئے حضور اکرم ﷺ کی پیروی ہی نجات کا سبب ہے اور یہ کہ رسول کو رسول مان لینے کے باوجود اس کی اطاعت نہ کرنا یہ اس کا انکار ہے اور یہ منافقانہ طرز عمل انسان کو جہنم میں لے جاتا ہے جنت میں نہیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مادی زندگی اور ترقی کے دور میں رسول اللہ ﷺ کے طرز زندگی کو اپنانا جو آج سے چودہ سو برس پرانا طرز زندگی ہے رجعت پسندی ہے اور ترقی کے لئے مائع ہے ذرا غور فرمائیے کیا واقعی ایسا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے جو روش بتائی اور جس طرز زندگی کا نمونہ ہمارے لئے چھوڑا ہے وہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے ذرا سوچئے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ پختہ سڑکیں

یاپل نہ بناؤ۔ ریل کے لئے پٹریاں نہ بچھاؤ راستوں کو کچا رہنے دو تا کہ تم گھوڑے و بیل گاڑی کی منزل سے آگے نہ بڑھ سکو۔ کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ دشمن کے ہاتھ میں خواہ ایٹم بم ہو تم تلوار اور نیزے سے آگے نہ بڑھو۔

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مادی ترقی کی راہیں یہ ہیں، یا مادی لذتیں اس طرح فراہم ہوتی ہیں۔ جہاز اس طرح بنتے ہیں۔ پیغام رسائی کے طریقے یہ ہیں۔ کھیتی باڑی اس طرح ہوتی ہے۔ باغ بانی کے طریقے یہ ہیں ان چیزوں میں تو خود عقلِ انسانی بہت تیزی سے کام کرتی ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُورِ دُنْيَاكُمْ (تم اپنے دنیاوی امور کو زیادہ جانتے ہو آپ ﷺ نے تو وہ باتیں بتائیں جن تک یا تو عقل کی رسائی نہیں یا رسائی ہے تو مادی فوائد کی خاطر انسان ان کی پروا نہیں کرتا مثلاً اگر کوئی سڑک بنانی ہو تو رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں آپ کو یہ نہیں ملے گا کہ زمین بلڈوزر سے اس طرح ہموار کی جاتی ہے۔ گٹی اس طرح بچھائی جاتی ہے، رولریوں پھیرا جاتا ہے۔ اور سڑک کو مضبوط کرنے کے لیے ڈامریا سیمنٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے یہ حکم ضرور ملے گا جو کام بھی کیا جائے پوری دیانت سے کیا جائے اب اگر سڑک بنانے میں جدید ترین آلات اور بہتر میٹریل استعمال کئے جائیں لیکن دیانت کے عنصر کو نکال دیا جائے تو کیا وہ سڑک پانی کے ایک ریلے میں بہہ نہ جائے گی اور کیا دنیا میں آئے دن ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں۔

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی اپنے ملک میں جہاز سازی کے کارخانے اور ایٹمی تنصیبات قائم کریں تو اس سلسلے میں ہمیں آگے قدم بڑھانے ہوں گے اور ان ممالک سے استفادہ کرنا ہوگا۔ جہاں پہلے سے یہ چیزیں قائم ہیں۔ لیکن

اگر ہم یہ جاننا چاہیں کہ زندگی کی تعمیر کس طرح ہوتی ہے تو اس کے لئے ہمیں آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے لوٹنا ہوگا اور رسول اکرم ﷺ کی زندگی پر اپنی نگاہیں مرکوز کرتی ہوں گی۔ امام مالک کا قول ہے کہ:

لَنْ يُصْلِحَ آخِرَ هَذِهِ الْأُمَّتِ إِلَّا مَا صَلَحَ بِهِ أَوَّلُهُ کہ اس امت کے پچھلے لوگوں کی اصلاح بھی ان ہی خطوط پر ہو سکتی ہے جن خطوط پر اس امت کے اگلے لوگوں کی ہوئی اگرچہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آپ کو یہ نہ ملے گا کہ ہوائی جہاز و ایٹم بم کیسے بنتے ہیں تو روحانی و اخلاقی اقدار سے عاری جہاز سازوں کی زندگی میں آپ کو یہ بھی نہ ملے گا کہ زندگیاں کس طرح بنتی ہیں۔

○



○

درود شریف

صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ  
وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ

○

## نعت

گل از رخت آموخته نازک بدنی را بدنی را بدنی را بدنی را  
بلبل ز تو آموخته شیریں سخنی را سخنی را سخنی را

ہر کس کہ لب لعل تیرا دیدہ بہ دل گفت  
حقا کہ چہ خوش کندہ حقیق یمنی را یمنی را یمنی را

خیاط ازل دوختہ برقیامت زیبا  
درقد تو ایں جامہ سروچمنی را چمنی را چمنی را



○

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالم نو دیکھا ہے  
مرحلہ طے نہ ہوا، تیری شناسائی کا

ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ وہ عالمگیر ہستی ہیں جن کا ثانی کوئی نہیں۔ سیاسی یا قومی  
زندگی ہو یا گھریلو زندگی، آپ ﷺ کا ہر فعل قابل تقلید ہے مسز ریاض رسول کریم ﷺ  
کی ازدواجی زندگی پر مضمون پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

نَحْمُدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

## رسول خدا ﷺ کی ازدواجی زندگی

بیگم و حیدہ ریاض

سرور کائنات، سردار انبیاء، خیر البشر، حضور پر نور ﷺ کی ازدواجی زندگی کا بیان ثناء حبیب کبریا کے عنوان سے ہی ہو سکتا ہے اور یہ بالکل لَا يَمْكِنُ ثَنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ کا مضمون ہے۔ وجہ تکوین کائنات، فخر موجودات، خیر الانام کی زندگی مبارک کے دور ادوار ہیں۔ مکی زندگی اور مدنی زندگی، اسی طرح ہاویٰ برحق کی ازدواجی زندگی بھی دو حصوں پر تقسیم ہے۔

مکی زندگی میں رحمتہ اللعلمین کی شریک حیات حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جبکہ مدنی زندگی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سب دوسری امہات المؤمنین ہیں۔ اگرچہ سب ازدواج مطہرات مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتی تھیں اور اس طرح ان کی عادات مختلف تھیں ان کے مزاج مختلف تھے۔ ان کی طبیعتوں کے تقاضے الگ، دلچسپیاں جدا انداز مختلف۔ مگر بایں ہمہ گھریلو زندگی میں حضور پر نور ﷺ سے لگاؤ و وابستگی، احترام و پیار بلکہ وارفتگی کی حد تک عشق میں کوئی فرق نہ تھا۔ اس کا بین ثبوت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ایثار ہے نکاح کے وقت مکہ

کی متمول ترین خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنا تمام مال و دولت قربان کر دیا اور ایک حرف بھی زبان مبارک پر کبھی نہ آیا اور حضور ﷺ کی دلجوئی۔ دلداری اور خبر گیری میں کسی طور کمی نہ ہونے دی۔ اسی طریقہ پر حضور ﷺ نے بھی اپنی پوری زندگی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی یاد اپنے قلب مبارک میں بسائے رکھی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے یہ ایثار، خدمت، لگاؤ اور عشق کا یہ جذبہ رسول ﷺ برحق کی شان رسالت کے لئے نہ تھا۔ بلکہ صحیح معنوں میں گھریلو زندگی کے خوشگوار ماحول اور ہادی برحق ﷺ کی دلجوئی، احساسات کا احترام اور باہمی رشتہ کی بدولت تھا۔

مدنی زندگی میں حضور اکرم ﷺ اپنی تمام دینی و دنیاوی مصروفیات اور ذمہ داریوں کے باوجود اپنی ازدواج مطہرات کی مختلف دلچسپیوں الگ الگ تقاضوں اور مزاج کا پورا پورا خیال رکھتے اور خیر البشر حضور ﷺ ان سب کی دلجوئی فرماتے سب سے مساویانہ سلوک اور ان کے احساسات کا احترام اور ان کی خواہشات پوری فرماتے۔

حضور ﷺ کے اس حسن سلوک اور عدل و مساوات اور کرم و عنایات کا نتیجہ تھا کہ امہات المؤمنین خیر الانام سے والہانہ لگاؤ اور محبت رکھتی تھیں۔ یہ نہیں کہ رنج و شکوہ نہیں فرماتی تھیں۔ یہ بھی ضرور ہوتا تھا۔ کیونکہ گلہ اور رنجش کا بھی گاہے ذکر ہے مگر ان سب کے باوجود جب قرآن حکیم میں کھلی اجازت کا حکم نازل ہوا کہ دنیاوی آرام اور دولت یا زوجیت۔ رسول اللہ ﷺ میں سے ایک کو پسند کریں۔ سب امہات المؤمنین نے فرداً فرداً دنیاوی زندگی کے تقاضوں پر خیر الانام کی معیت کو ہی بہتر پسند کیا اور اپنایا۔

سرورِ کونین شاہِ لولاک ؑ اپنی زندگی میں جب بھی گھر پر تشریف لاتے تو خود سلام میں پہل فرماتے ہمیشہ مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہوتے خیریت پوچھتے گھر کے کاموں میں دلچسپی لیتے ازدواجِ مطہرات کا گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے۔ آپ ؑ نے محض عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور عدل و مساوات کی تعلیم ہی نہیں دی بلکہ عملی زندگی میں اس کا مظاہرہ بھی کیا۔

سیرت النبی ؑ کے مطالعہ اور آپ ؑ کی ازدواجی زندگی سے متعلق روایات کا جائزہ لینے سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت ؑ کو امہات المؤمنین ؓ سے اور آپ ؑ کی ازدواجِ مطہرات کو حضور ؑ سے جب بھی کبھی رنج و شکوہ ہوا۔ آپ ؑ نے کبھی بھی اپنا لہجہ اپنی کسی زوجہ سے بلند نہیں کیا اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی سختی کی۔

قرآن کریم میں ارشادِ بانی ہے:

۱۔ وَانْكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

اور بے شک آپ بہترین اخلاق پر ہیں

۲۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بے شک رسول اللہ ؑ کی زندگی اور ان کا کردار قابلِ تحسین و تقلید ہے۔

۳۔ إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ وَمُحَاسِنَ الْأَعْمَالِ

بلاشبہ آپ ؑ کو بہترین اخلاق اور عمدہ اور اچھے اعمال کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا تھا۔

۴۔ اكْمَلُ الْاِيْمَانِ اَحْسَنَهُمْ وَخُلُقًا

اس کا ایمان کامل ترین ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو

حضور پر نور ﷺ کا ارشاد ہے:

۱. وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

اور بے شک تمہاری بیویوں کے بھی تم پر حقوق ہیں۔

اور اس ارشاد کی وضاحت بھی فرمائی

۲. خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لَا هَلِيلَهُ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لَا أَهْلِي

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے

اور بیویوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا

۳. خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ نِسَاءً هُمْ

تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک

کرتے ہیں۔

ہادی، شبل رحمت العالمین نے نہ صرف فرمایا بلکہ اپنے گھر میں عملی نمونہ دے کر

تمام اہل ایمان کو سکھلایا کہ گھریلو زندگی میں بیوی کا کیا حق ہے اور کیا مقام ہے

چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اسلام

سے پہلے عورتوں کو درجہ نہ دیتے تھے۔ اسلام نے عورتوں کے لئے احکام نافذ کئے

اور ان کے حقوق مقرر کئے۔ ان احکامات اور ہدایات کا یہ اثر ہوا کہ ایک دفعہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی مجھے

برابر کا جواب دیا۔ یہ انقلاب عظیم رحمت العالمین کی تعلیم و تربیت اور عملی زندگی

کی بدولت ہوا کہ جلیل القدر صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا واقعہ محفل میں

ہدایت کے لئے کس فخر سے بیان فرماتے ہیں۔

خود سرور کونین فرمانروائے عرب و عجم ﷺ کے گھر میں ازدواج مطہرات

کے ساتھ بھی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ ان سب کے پیش نظر یہ ماننا پڑتا ہے کہ خیر البشر حضور اکرم ﷺ ازدواجی زندگی میں بھی ایک بے مثل اور بے مثال مثالی شوہر تھے۔

صلى الله تعالى على حبيبہ وآلہ واصحابہ

○



○

## درویشرف

صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

○

## نعت

مظفر وارثی

چاند تاروں سے بھی آگے تھی رسائی تیری  
آسمانوں کو مشرف بقدم تو نے کیا  
چل پڑیں لوگ بھٹک کر نہ جدا رستوں پر  
اس لئے دین میں دنیا کو صنم تو نے کیا  
اس قدر کوئی ماں بھی نہ تڑپتی ہو گی  
جس قدر امت بیمار کا غم تو نے کیا

○

○

ایسے چپکے سے تیرا نام لبوں پر آیا  
شاخ پر جیسے کوئی پھول کھلا آہستہ

باغِ زیست کی ساری رونق پھولوں کے دم سے ہے گلزار کا آئیڈیل  
پھول ہے۔ آئیے ہم دینِ فطرت یعنی اسلام میں آئیڈیل عورت کے تصور کا حسین  
روپ دیکھیں۔ مسز فردوس قاضی اپنا مقالہ پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

# اسلام میں آئیڈیل عورت کا تصور

مسز فردوس انور قاضی

مثالی مرد یا مثالی عورت ایک تصور خواہش یا نصب العین ہے۔ ایک ایسا تصور جو دماغ کو روشنی، ایسی خواہش جو اعمال کو پاکیزگی اور ایسا نصب العین جو زندگی کو حرکت اور خوشی بخشتا ہے۔ یہ تصور ہر عہد اور ہر معاشرے میں ضرورت بن کر ابھرتا ہے تاکہ معاشرے میں رہنے والے افراد اپنے افکار اور اعمال کو ممکن حد تک نیک اور مفید بنا سکیں اور قول و فعل کے تضاد سے معاشرہ انتشار اور بد امنی کا شکار نہ ہو۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مثالی مرد اور مثالی عورت کس کو کہتے ہیں اور کیا صرف عورت کے مثالی ہونے سے اسلام کے آئیڈیل معاشرے کی تشکیل ممکن ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ مثالی معاشرے کی تلاش اور بقاء کے لئے اجتماعی تصور کے عناصر کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ افراد کی بے لوثی، نیک نیتی، خلوص و محبت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی عملی اور فکری جدوجہد ضروری ہے اس جدوجہد میں جتنی کامیابی ہوتی جائے گی معاشرہ اتنا ہی مثالی بنتا جائے گا اور اس کے افراد مثالی کہلا سکیں گے۔

یہ ساری باتیں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ آئیڈیل کا لفظ اس عورت یا مرد کا احاطہ نہیں کرتا جس سے عملی زندگی میں سابقہ پڑتا ہو۔ ہر مثال ایک دوسری مثال سے قائم ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ دراز ہے یہاں تک کہ ایک ایسی منزل آ جاتی ہے جب تمام مثالیں ختم ہو جاتی ہیں اور ہمارے سامنے صرف ایک ہستی رہ جاتی ہے اور وہ ہستی حضور ﷺ کی ذات ہے وہ ذات جو اپنے وجود میں کل کائنات کی حقیقتیں سمیٹے ہوئے نظر آتی ہے جس کی زندگی کا ہر رخ اور ہر پہلو ہماری زندگی میں ٹھنڈی اور پرسکون روشنی کی صورت شمع ہدایت بنا دیتا ہے۔

یہ شمع ہدایت دین اسلام ہے۔ اسلام دین کی فطرت ہے وہ آدمیوں کے لئے آزمائش یا معمہ نہیں ہے وہ ہم سے سیدھی سادی زندگی بسر کرنے کے لئے کہتا ہے۔ یہ دین فوق البشر ہونے کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم انسانیت کے تقاضے ایمانداری سے پورے کریں۔ یہ کوئی لمبے چوڑے، مشکل اور ناقابل عمل تقاضے نہیں ہیں۔

حقوق العباد کو پہچاننے اور پورا کرنے کا نام ہی اسلام ہے۔ کوئی بھی معاملہ ہو خواہ نیکی ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں حد سے تجاوز کرنا اچھا نہیں ہے اس لئے اسلام میں آئیڈیل ازم وہ نہیں جو ناقابل قبول ہو یا صرف چند آدمیوں کے حصے میں آئے۔ اس طرح اسلام میں آئیڈیل عورت وہی ہے جو اچھی بیوی اچھی ماں ثابت ہو سکے لیکن مثالی عورت کے اس تصور سے یہ سمجھنا کہ عورت کا کام صرف و محض گھر کی چاردیواری تک محدود ہے صحیح نہ ہوگا۔ مسلمان عورتیں گھر کی زینت میدان جنگ کی ہمت اور حوصلہ تھیں۔ ان میں خود اعتمادی، شجاعت اور فرض شناسی تھی۔ خود فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا احد کی جنگ میں موجود تھیں اور رسول

اللہ ﷻ کے زخموں کی دیکھ بھال کر رہی تھیں۔

اقبال نے جس عقیدت مندانہ انداز میں جنگ طرابلس میں شہید ہونے والی لڑکی فاطمہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ عورت کے بلند مرتبہ کا ثبوت ہے وہ فاطمہ جو میدان جنگ میں مجاہدوں کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہوئی۔

سارا معاشرہ عورت کی پاک طینتی، نرم دلی، سراپا عمل اور بلند آگاہی سے نکھرتا اور سنورتا ہے۔ اسلام میں آئیڈیل عورت کے تصور سے بہت سے نام ذہن میں ابھرتے ہیں۔ لیکن آج اگر ہم اپنی زندگی پر غور کریں تو سردامت سے خود بخود جھک جاتا ہے۔ کیا آج ہمارے درمیان کوئی خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی بصیرت رکھنے والی ہستی موجود ہے جو حق و صداقت کی آواز کو سب سے پہلے سننے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ کیا ہمارے درمیان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یا حضرت لبنیٰ رضی اللہ عنہا جیسا کوئی کردار ہے جو اپنے جذبے کی صداقت اور ایمان کی قوت سے دین اسلام کے مخالفین اور سرکشوں کو جھکانے پر قادر ہو کیا کوئی ایسی ہستی آج بھی موجود ہے جو حضرت زینت رضی اللہ عنہا ام کلثوم رضی اللہ عنہا جیسی شجاعت اور بہادری کی مثال قائم کر سکے۔ شاید نہیں؟ آج ہم اس جذبہ ایمانی سے محروم ہیں جو ہماری ذات کو وسعت دیکر اسے اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے صرف ہونے کی قوت عطا کرتا؟

ہم جانتے ہیں کہ آج ہماری گود میں پروان چڑھنے والے بچے کل نئے معاشرے کی تشکیل کا باعث ہوں گے لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ہم کس قسم کے معاشرے کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ کیا یہ معاشرہ اسلامی اقدار پر پورا اترے گا اگر اس سوال کا جواب بھی نفی میں ہے تو پھر کس چیز کی کمی ہے۔ اس کے لئے ایک ہی

لفظ ذہن میں آتا ہے اور وہ ہے جذبہ ایثار۔ شائد آج ہم جذبہ ایثار سے محروم ہو چکے ہیں وہ جذبہ ایثار جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ بی بی ہاجرہ کو ملا تھا جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے سامنے بخوشی اپنے عزیز بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی تک کے لئے آمادہ ہو گئیں تھیں۔

اسلام میں آئیڈیل عورت کا تصور اس بہادری، جاں نثاری، شجاعت اور جذبہ ایمانی سے تکمیل پاتا ہے جو حضرت خدیجہ رضی تعالیٰ عنہا، حضرت فاطمہ الزہرا رضی تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی تعالیٰ عنہا کی سیرت مبارک میں ملتا ہے۔

لیکن افسوس آج ہم انفرادی حسن اور ذاتی اغراض اور چمک دمک کی بظاہر شاندار لیکن اندر سے کھوکھلی عمارت کی تعمیر میں اس طرح منہمک ہیں کہ تاریخ اسلام میں لکھے ہوئے ان عظیم ناموں کو دیکھنے کی فرصت نہیں جو زندگی کی اصل حقیقت اور رموز سے آگاہی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ آج کی عورت بعض اوقات جھوٹی شان و شوکت اور اوپر چڑھائے ہوئے رنگین خول میں اپنے فطری حسن کو بھی گنوا دیتی ہے اور کبھی کبھی چند روزہ روشنی کو سمیٹتے سمیٹتے آخر میں اپنے ساتھ ایک جھریوں سے اٹا چہرہ لے کر خالی ہاتھ اس منزل تک چلی جاتی ہے جہاں سے اس کی ابدی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

اسلام نے جس عورت کا تصور دیا ہے پورا معاشرہ اس سے نمو پاتا ہے اس کی ذمہ داریاں مرد کے مقابلے میں بہت ہیں۔ اتنی ہیں کہ انہیں گنوانا مشکل ہے وہ مرد کا مستقبل ہے اور اچھے معاشرے کا دار و مدار اسی پر ہے۔ وہ عورت اپنے گھر کے ہر فرد کے لئے رحمت و سکون ممتا کا گہوارہ ہے اسی کے ذریعے یہ راحت سکون اور محبت معاشرے میں سرایت کر کے زندگی کو با معنی بناتی ہے۔

آئیے! ہم اپنے درمیان ایسی آئیڈیل عورت کو تلاش کریں دور نہیں یہیں کہیں اپنے وجود میں۔ (آمین)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ن

اے اللہ رحمت بھیج ہمارے نبی ﷺ پر جو

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْإِلَهِيِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اُمی ہیں اور اس ﷺ کی آل پر اور برکتیں و سلامتی ہو اس ﷺ پر

○



## نعت

ماہر القادری

رسولِ مجتبیٰ کہیئے، محمد مصطفیٰ ﷺ کہیئے  
خدا کے بعد بس وہ ہیں، پھر اس کے بعد کیا کہیئے

شریعت کا ہے یہ اصرار، ختم الانبیاء کہیئے  
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا ﷺ کہیئے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے  
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علی کہیئے

میری سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں  
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیئے

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے نور وحدت کا  
اسی کو ابتدا کہیئے، اسی کو انتہا کہیئے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے  
مری آنکھوں کو ماہر! چشمہ آبِ بقا کہیئے

○

میرا جی ہے جب تک، تری جستجو ہے  
زبان جب تک ہے یہی گفتگو ہے  
تمنا ہے تیری اگر ہے تمنا  
تری آرزو ہے، اگر آرزو ہے

یوں محسوس ہوتا ہے کہ ساری عمر بھی بیت جائے تو ذکر محبوب خدا ﷺ مکمل  
نہ ہو سکے گا۔ کاش کہ ہماری یہ پیاس بڑھتی رہے۔ ڈاکٹر سعدیہ خاور چشتی صاحبہ کا  
نذار نہ عقیدت ملاحظہ کیجئے۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

○

نبی کریم حبیب خدا ﷺ

اور رحمت اللعالمین ﷺ

ڈاکٹر سعدیہ خاور چشتی

حسن یوسف علیہ السلام دم عیسیٰ علیہ السلام آید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سردار انبیاء خورشید رسالت محمد ﷺ میں اگرچہ تمام مقدس رنگ موجود  
تھے پر رحمت اللعالمین کا وہ نور تھا جس نے تمام رنگینیوں کو اپنے اندر لے کر دنیا کو  
ایک برگزیدہ و چیدہ روشنی سے منور کر دیا۔

خاتم النبیین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ستائے گئے پھر بھی صابر  
و شاکر ہی پائے گئے۔

آپ ﷺ نے یحییٰ علیہ السلام کی طرح بیابانوں اور بستیوں میں اللہ کی آواز کو  
پہچانا۔

آپ ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرح خدا کے گھر کی عظمت و حرمت کو  
از سر نو زندہ فرمایا۔

آپ ﷺ نے نوح علیہ السلام کی طرح خفیہ و اعلانیہ اسلام کی تبلیغ کی اور یونس علیہ السلام

کی طرح جنہوں نے تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہ کر ہر اپنی منادی کو جاری کیا تھا۔ غارِ ثور کے شکم میں تین دن رہ کر پھر مدینہ میں اللہ کی آواز کو بلند کیا۔ آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرح جنہوں نے بنی اسرائیل کو فرعون مصر کی غلامی سے آزاد کرایا تھا۔ ملک عرب کو کفار کی بندگی سے نجات دلائی۔ آپ ﷺ نے سلیمان علیہ السلام کی طرح مدینہ میں خدا کی بندگی کے لئے ایک گھر بنایا۔ جو ہمیشہ کے لئے اللہ کی یاد کرنے والوں سے معمور اور ضیاِ توحید سے پر نور ہے وقت واحد میں آپ ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی طرح صاحب حکومت تھے اور ہارون علیہ السلام کی طرح صاحب امامت بھی۔

ذات مبارک میں:

نوع علیہ السلام کی سرگرمی۔  
 ابراہیم علیہ السلام کی نرم دلی۔  
 یوسف علیہ السلام کی درگزر۔  
 عیسیٰ علیہ السلام کی خاکساری۔  
 ایوب علیہ السلام کا صبر  
 سلیمان علیہ السلام کا سطوت  
 یحییٰ علیہ السلام کی سی سبک روی پائی جاتی ہے  
 اے کہ برتخت سیاوت زہ اول جاداری  
 ان چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

○

# اَمِّنَ الرَّسُوْلُ

آمن الرسول

(سورہ بقرہ کی آخری آیات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اَمِّنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ

ایمان لایا یہ رسول (کریم) اس (کتاب) پر جو اتاری گئی اس کی طرف اس کے رب کی

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اَمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ

طرف سے اور (ایمان لائے) مومن یہ سب دل سے مانتے ہیں اللہ کو اس کے فرشتوں

وَكُتُبِهِ وَاٰرْسُوْلِهِ فَمَا لَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو (نیز کہتے ہیں) ہم فرق نہیں کرتے کسی میں اس کے

رُّسُلِهِ فَمَا قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرٰنَكَ

رسولوں سے اور انہوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی ہم طالب ہیں تیری بخشش کے

رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ

اے ہمارے رب! اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے ذمہ داری نہیں ڈالتا اللہ تعالیٰ کسی

نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

شخص پر مگر جتنی طاقت ہو اس کی اس کو اجر ملے گا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور

عَلَيْهَا مَا كَسَبَتْ ۖ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن

اس پر وبال ہو گا جو (برا عمل) اس نے کیا۔ اے ہمارے رب! نہ پکڑ ہم کو اگر ہم

نَسِينَا أَوْ أَخْطَانَا ۖ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا

بھولیں یا خطا کر بیٹھیں اے ہمارے رب! نہ ڈال ہم پر

إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَيَّ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۖ

بھاری بوجھ جیسے تو نے ڈالا تھا ان پر جو ہم سے پہلے گزرے ہیں۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ

اے ہمارے پروردگار! نہ ڈال ہم پر بوجھ جس کے اٹھانے کی ہم میں قوت نہیں

وَاعْفُ عَنَّا رِقَّةً وَاعْفِرْ لَنَا رِقَّةً وَارْحَمْنَا رِقَّةً

اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم فرما ہم پر

أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

تو ہی ہمارا دوست اور مددگار ہے تو مدد فرما ہماری قوم کفار پر

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ 0

پاک ہے تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے (اس سے) جو کچھ بیان کرتے ہیں اور

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ 0 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ 0

پیغمبروں پر سلام اور سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو (سزا وار) ہے

ہمارے حضور نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں جو ان آیات کو ہر وقت ورد رکھے شیطان اس کے کام میں دخل نہیں دے سکتا ہے۔ جس گھر میں یہ آیات متواتر پڑھی جائیں اس میں خیر و برکت رہے گی اور اولاد صالح اور فرمانبردار ہوگی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں سورہ فاتحہ (الحمد شریف) اور سورہ بقرہ کی ان آخری آیات کو "اللہ کے دور نور" فرما کر بشارت دی ہے۔

# سلام

ماہر القادری

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی  
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے  
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھوں برسائے

سلام اس پر کہ دشمن کو حیات جاوداں دے دی  
سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا  
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں  
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

درود اس پر کہ جس کا نام تسکین دل و جاں ہے  
درود اس پر کہ جس کے خلق کی تفسیر قرآن ہے

درود اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی  
درود اس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی



## درود و سلام

محمد اکبر وارثی

ندا تھی کہ سرکار تشریف لاؤ      شہنشاہ ابرار تشریف لاؤ  
رسولوں کے سردار تشریف لاؤ      دو عالم کے مختار تشریف لاؤ  
زمین کو بھی عزت ہو عرش علیٰ کی      دکھا جاؤ بندوں کو صورت خدا کی  
کھڑے تھے ملک وہ ہی تقلید اب ہو      کہ خوش جس سے روح رسول عرب ﷺ ہو  
نکل جائے محفل سے جو بے ادب ہو      اٹھو تا کہ تعظیم محبوب رب ہو

فجاء محمد بشيراً نذيراً

فصلوا عليه كثيراً كثيراً

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک      یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک  
فخر آدم فخر حوا      فخر نوع فخر یحییٰ  
فخر ابراہیم و موسیٰ      فخر اسماعیل و عیسیٰ  
— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک      یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک  
رحمتوں کے تاج والے      دو جہان کے راج والے  
عرش کی معراج والے      عاصیوں کی لاج والے

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

ہے یہ حسرت در پہ آئیں

داغ سینے کے دکھائیں

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

پوری یارب یہ دعا کر

پہلے کچھ نعتیں سنا کر

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

بخش دو جو چیز چاہو

اب تو باب جو دوا ہو

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

رنج و غم کھائے ہوئے ہیں

تم پہ اترائے ہوئے ہیں

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

جان کر کافی سہارا

خلق کے وارث خدارا

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

ہاں یہ پورا مدعا ہو

تم ادھر جلوہ نما ہو

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

عاشق مائل کی سن لو

یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

اشک کے دریا بہائیں

سامنے ہو کر سنائیں

یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہم درمولے پہ جا کر

یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ

علیک کیونکہ محبوب خدا ہو

ہاں جواب اس کا عطا ہو

یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

دور سے آئے ہوئے ہیں

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

لے لیا ہے در تمہارا

لو سلام اب تو ہمارا

یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہم ہوں دربار خدا ہو

اس طرف سے یہ صدا ہو

یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

بانی محفل کی سن لو

اکبر بسمل کی سن لو  
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک  
 وارث کون و مکاں ہیں  
 پیشوائے مرسلاں ہیں  
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک  
 نور ذات کبریا ہو  
 خلق کے مشکل کشا ہو  
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک  
 خلق کے رہبر تمہیں ہو  
 شافع محشر تمہیں ہو  
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک  
 جو لکھوں اس سے سوا ہو  
 یعنی محبوب خدا ہو  
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک  
 سرور عالم خدارا  
 پار ہو بیڑا ہمارا  
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک  
 ہے یہی ارمان اکبر  
 پھر کہے یہ سر اٹھا کر  
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

سامعین کے دل کی سن لو  
 — یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 آپ ﷺ شاہ انس و جاں ہیں  
 رہنمائے دو جہاں ہیں  
 — یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 بادشاہ انبیاء ہو  
 حامی روز جزا ہو  
 — یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 عرش اعظم پر تمہیں ہو  
 ساقی کوثر تمہیں ہو  
 — یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 قابل مدح و ثنا ہو  
 آپ ﷺ کی توصیف کیا ہو  
 — یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 دور ہے غم کا کنارہ  
 دیجئے جلدی سہارا  
 — یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 میرے مولا میرے سرور  
 پہلے قدموں پر رکھے سر  
 یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

## دعا

ثاقبہ رحیم الدین

یہ وقت اور یہ لمحہ یقیناً میرے لئے بڑی سعادت کا باعث ہے کہ میں آج اس محفل میلاد کے تمام سامعین کو یکجا کر کے دعا گو ہوں۔

اے میرے پروردگار..... تو اس دنیا اور کل کائنات کی ہر خوبی سے بالاتر ہے۔ اے خدا تو یکتا ہے اور ہم سب کی زندگی اور اس کے ہر عمل پر قادر ہے تیرے ازلی وابدی وجود کو نہ حمد و ثنا کی ضرورت ہے، نہ عبادت و سجدوں کی، نہ صدقہ و خیرات کی اور نہ سخاوت کی..... یہ تو ہم ادنیٰ انسان ہیں جو ہر پل ہر آن تیرے کرم کے محتاج ہیں، تیری رحمت کی وسعتیں لامحدود ہیں  
ارض و سما کہاں تیری وسعت کو پاسکے  
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

میرے معبود! یہ سچ ہے کہ بے نیازی تیری شان ہے، مگر تیرے بندے اپنے دل کا حال سنانے کہاں جائیں، تیرے در کے سوالی مانگیں تو کس سے مانگیں؟ چاہے آرزوں اور امنگوں کا زور ہو، چاہے رنج و غم ہو، چاہے احساسِ تشکر ہو، تیرے سوا ہماری کہاں سنوائی ہے؟ مولیٰ تیرے آگے ہم دامن پھیلائے بیٹھے ہیں، ہم جانتے ہیں کہ تیرے کرم کا سایہ وہ چھتر ہے جس کے تلے ہر انسان

آن بیٹھتا ہے تیری عظمتوں کی روشنی رنگ و نسل، زبان و قوم اور دنیاوی درجات کے الجھاؤ سے بالاتر ہے تیری نعمتوں کی بارش تو چار سو برستی ہے ہم تجھ سے اور صرف تجھ سے رحم کے طلبگار ہیں۔

ہے خوف اگر جی میں تو ہے تیرے غضب کا

اور دل میں بھروسہ ہے تو ہے تیرے کرم کا

اے رب العالمین: ہم سب میں اچھے اور نیک انسان بھی ہیں۔ بھولے بھٹکے اور نادان بھی ہیں خطا کار اور گناہ گار بھی ہیں۔ مگر تو تو سب کا وارث اور پالن ہار ہے۔ اس دنیا میں اچھے اچھوں کے تو سب ہوتے ہیں لیکن بروں اور کمزوروں کا اپنا کوئی نہیں ہوتا۔ بہر کیف ہم برے بھلے تیرے ہی تو ہیں اور بے شک تو ہمارا رب ہے۔ ہمیں تیری بخشش اور رحمت پر ناز ہے ہم اپنی دانستہ اور غیر دانستہ غلطیوں پر دل سے نادم ہیں۔ ہمیں معاف کر دے۔ اور ہماری خطاؤں کو درگزر فرما۔

اے ذات برحق! ہم سب تیرے احسانوں تلے دبے ہیں، تیری نوازشیں بے شمار اور تیرے کرم ان گنت ہیں۔ اگر ہماری ہر سانس، اور ہماری پلک کی ہر جنبش تیرا شکر ادا کرتے گزرے تو پھر بھی حق ادا نہ ہوگا مولیٰ ہم سب کا شکرانہ قبول فرما۔

ہمارا ایمان ہے کہ ہمارا وجود فانی اور یہ حیات تیری بخشش ہوئی امانت ہے خدایا تیرا احسان ہے کہ تو نے زندگی گزارنے کا قرینہ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے سکھایا اور مقدس قرآن کو ہماری روح میں بسایا۔

اے باری تعالیٰ! ہمارے قلب کی گہرائیوں سے نبی کریم ﷺ پر ہزاروں

لاکھوں درود و سلام پہنچیں۔ اے مالک دو جہاں ہمیں محبوب خدا رسول پاک ﷺ کی محبت اور اتباع کی دولت سے مالا مال کر۔

خدایا ہماری یہ دعا قبول فرما

حبیب پاک ﷺ کے در سے رسائی کبریٰ تک ہو

اے خالق کائنات! ہم اہل محفل میں سے جو دکھی ہو اسے سکون بخش  
اس کا غم دور کر، ہم میں سے جسے تنگ دستی ہو یا قرض دار ہو اس کا غم دور کر ہمیں  
یقین ہے پروردگار تو مصیبتوں کے ویرانوں میں راہیں نکالنے والا ہے بیماروں کو  
شفادے، ضعیفوں اور ناداروں کو سہارا دے، بے کسوں اور بے یار و مددگار  
انسانوں کو صبر اور ہمت بخش، صاحب حیثیت لوگوں کو سخاوت فیاضی کے جوہر عطا  
کر اور صاحب حکمران لوگوں کو بصیرت اور دردمندی عنایت فرما جو لوگ بے اولاد  
ہے ان کی مرادیں بر لا۔ اللہ تیری قوتیں لا محدود ہیں تو چاہے تو سخت جان اور خود  
رو درختوں پر اور صحرا کے کیکر پر پھل پھول لے آتا ہے پھر ہم تو تیری مخلوق ہیں۔  
اے پروردگار! طالب علموں کے علم کی راہوں کو ہموار کر، سپاہیوں اور  
فوجیوں پر رحمت برسا، ہماری سرحدوں، عزتوں اور ناموس کو محفوظ رکھ، یتیموں اور  
بیواؤں کا ہر دم مددگار رہ، اے میرے خدا معذوروں کو سہارا بخش اور بچھڑے  
ہوؤں کو ملا دے۔

اے میرے مالک حقیقی۔! تو رحیم و غفور ہے تو سخی ہے، تو داتا ہے، تو نے

حضرت ایوبؑ کی دعا پر شفا فرمائی، حضرت یعقوبؑ کی آہ زاری پر جدائی کی  
گھڑیاں مٹا ڈالیں، حضرت یوسفؑ کے سجدوں سے بے جا الزام کی چٹانوں کو  
ڈھادیا اور حضرت یونسؑ کی پکار پر ان کی مصیبتوں کے سیاہ اندھیروں سے نکال

لیا۔ مانا کہ یہ ہستیاں تجھے عزیز تھیں اور وہ تیرے عشق کے متوالے تھے۔ مگر پھر بھی ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ تو سدا محبت و رحمت کا سرچشمہ ہے تجھے اپنے بندوں سے سچا پیار ہے۔ تیری محبت بحر بیکراں ہے، جس سے ہم سب سیراب ہو سکتے ہیں، اس کی ایک بوند بھی ہمارے مقدر سنوار دے گی، اہل محفل میں سے بہت سوں کے دل میں درد کے ناسور ہیں اور بہت سوں کے رنج و غم زبان پر ہیں یارب! تو عیاں اور پنہاں دکھوں کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔

اے ذات برحق! اے خدا! جس طرح دنیا میں آتش فشاں پہاڑوں سے لاوا اور زمینوں اور چٹانوں سے دیمک نہیں ٹپتی، اسی طرح ہم انسان ادنیٰ کمزور اور خود غرض ہیں۔ ہماری التجا ہے کہ حسد، سنگ دلی، ہوس و لالچ جھوٹ، بے ایمانی اور غیبت اور منافقت کی جڑوں کو ہمارے دلوں سے اکھاڑ پھینک، میرے مولیٰ! جہالت اور مفلسی کے اندھیروں کو مٹا دے، تیری مخلوق سے محبت کر کے ہم اس راستے پر چل سکتے ہیں جو تجھ سے جا ملتا ہے۔ الہی ہمیں اس راستے پر گامزن کر۔

اے میرے معبود! ہمارے ملک اور ہمارے صوبے میں امن و اتحاد کی فضا قائم رکھ، ہماری زمینیں سرسبز و شاداب ہوں، رزق بڑھے اور برکت رہے۔ یارب! پانی کے چشمے، تیل، دھاتیں اور معدنیات بھی دشت و بیاباں میں پنہاں ہوا کرتی ہیں۔ مولیٰ اپنی نعمتوں کو اجاگر کر اور ہم جیسے کمزور انسانوں کو غربت اور موسم کی سختیوں سے نہ آزما۔

اے پروردگار! تیرے فضل سے تو رتیلے ٹیلوں اور کہسار میں چشمہ پھوٹ بہتا ہے اور کبھی تیری نوازش یوں بھی دیکھی کہ صحرائے نشینوں کی ویران

بستیوں میں بلال چمک کر جگمگانے لگتا ہے۔ ہماری زمیں بھی تو تیری تخلیقات کا معمولی سا ذرہ ہے خدایا! ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔

اللہ! تیرے نام لیوا اور تیرے حبیب محمد ﷺ کے شیدائی جہاں کہیں بھی ہوں امن و امان سے رہیں، ملت اسلامیہ کو قوت اتحاد اور وسعت عطا فرما۔

ہم کیا اور ہماری ہستی کیا، کہ نظام عالم کو سمجھ سکیں۔ خدا نہ ماننے والے اس جہاں میں نشیبی علاقوں میں ٹھہرے ہوئے گدے لے پانی کی مانند ہیں۔ جن کی باس سے یہ عالم رنگ و بو تہہ و بالا ہوا جا رہا ہے۔ تا عمر دل و جان سے مسلسل تیرے وجود کا اقرار تو حید الہی ہے۔

توحید الہی کائنات کی فضاؤں پر چھایہ ہوا سمندر ہے۔ تمام علوم، مذاہب، قومیں اور ممالک اس وسیع سمندر کی گہرائیوں میں، دریاؤں کی مانند ضم ہو جاتے ہیں۔

اے خالق کائنات! اس کی لہروں کو ایسا بکھیر دے کہ کل عالم انسانیت اس میں جذب ہو جائے خدایا تیری ہستی، اور تیری خدائی کے لئے کچھ بھی تو ناممکن نہیں ہماری دعاؤں کو قبولیت بخش۔

یا رب العالمین! انسانی زندگی ارتقاء پذیر اور انسان تسخیر کائنات میں کامیاب و کوشاں ہے مگر خداوند تعالیٰ: اس کی روح پہلے سے زیادہ کھو کھلی اور پیاسی ہے۔ اے رحمت عالم محمد مصطفیٰ ﷺ اس دہر میں آسودگی نہیں محبت اور وفا کی خوشبو نہیں اور سکون قلب ناپید ہے دلوں کا کرب اور مستقبل کا حال تیرے سوا کون جان سکتا ہے۔ اللہ تیرا وعدہ ہے کہ تو ہماری دعائیں سنے گا۔



ہمیں سے ہاتھ نہ اٹھے کسی طلب کے لئے  
ورنہ اس کی خدائی میں کال کوئی نہ تھا

اے میرے آقا! ہم دامن پھیلائے بیٹھے ہیں۔ تمام اہل محفل کی دلی  
دعاؤں اور مرادوں کو پورا کر۔ سب کے ساتھ ساتھ مجھ گناہ گار کی بخشش  
کر۔ شکرانہ قبول فرما، نیکیوں کی توفیق دے اور سفرِ آخرت میں ایمان ساتھ  
رکھ۔ آمین

(ثاقبہ رحیم الدین)

0

# ثاقبہ رحیم الدین کی اہم تصانیف مارچ 2009ء تک

## ادبی کتابیں

- ۱- ویب سائٹ: [www.saqiba.com](http://www.saqiba.com) (مارچ 2009ء)
- ۲- محفلِ تنہائی ادبی تحریروں کا مجموعہ 1980ء (2 ایڈیشن)
- ۳- تہذیب کے زخم ادبی مضامین و افسانوں کا مجموعہ (2 ایڈیشن)
- ۴- درد ہی درد افسانے انشائیے مضامین
- ۵- محبت افسانوں کا مجموعہ
- ۶- دل کی باتیں روح کا سفر نامہ
- ۷- گل ہائے رنگ رنگ مقالے، انشائیے، مضامین کا مجموعہ
- ۸- جی کا نور مجموعہ کلام، شاعری 2006ء
- ۹- خاموشی مجموعہ کلام، شاعری جنوری 2007ء
- ۱۰- اجالا تقاریر کا مجموعہ، 140 تقاریر 2004ء تک
- ۱۱- پردہ مجموعہ کلام شاعری، جنوری 2008ء
- ۱۲- ہوا مجموعہ کلام شاعری، فروری 2009ء

## بچوں کا ادب

- ۱۳- صبح کا تارا بچوں کے لئے کہانیاں (2 ایڈیشن)
  - ۱۴- جاگو جاگو بچوں کے لئے کہانیاں (2 ایڈیشن)
- (چار زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے)

۱۵-	دوستو چلے چلو	بچوں کے لئے کہانیاں (5 ایڈیشن)
۱۶-	سورج ڈھلے	بچوں کے لئے کہانیاں
۱۷-	کرنیں	بچوں کے لئے کہانیاں (2 ایڈیشن)
۱۸-	چاند نکلا	بچوں کے لئے کہانیاں (2 ایڈیشن)
۱۹-	گلاب	بچوں کے لئے کہانیاں
۲۰-	بادل جھومے	بچوں کے لئے کہانیاں
۲۱-	نیند آئی	بچوں کے لئے کہانیاں

## ثاقبہ رحیم الدین کی مرتب شدہ کتب

۲۲-	پیغام محبت و انسانیت	سیرت نبوی ﷺ (6 ایڈیشن)
۲۳-	”ڈاکٹر محمود حسین، شخصیت و تاثرات۔“ مرتب کی	(3 ایڈیشن)
۲۴-	منتخب ادبی تحریروں کا مجموعہ۔ ”قلم قبیلہ“	جلد اول مرتب کیا
۲۵-	منتخب ادبی تحریروں کا مجموعہ۔ ”قلم قبیلہ“	جلد دوم مرتب کیا
۲۶-	میں پاکستانی ہوں۔ بچوں کے لیے کہانیاں	جلد اول مرتب کیا
۲۷-	میں پاکستانی ہوں۔ بچوں کے لیے کہانیاں	جلد دوم مرتب کیا

## ادارت

۲۸-	ادبی رسالہ ”قلم قبیلہ“ کی نگرانی
۲۹-	بچوں کا رسالہ ”روشنی“ کی مدیریہ اور نگرانی

ثاقبہ رحیم الدین کے فن اور شخصیت پر ملک کے ممتاز اہل قلم کی

کتابیں / تحقیقی مقالے / تنقید و تبصرے فروری 2009ء تک

۳۰۔ جناب سید عابد رضوی نے ثاقبہ رحیم الدین کے مشن اور شخصیت پر اعلیٰ معیار کی ادبی کتاب (۳۵ درجہ اول کے ممتاز اہل قلم کے تاثرات و مضامین) جو آٹھ سو (۸۰۰) صفحات پر مشتمل ہے مرتب کی ہے۔ ثاقبہ رحیم الدین کے نام مشاہیر ادب کی تحریروں سے نو (۹) ابواب بنا کر کتاب مرتب کی ہے اس میں ڈاکٹر وحید قریشی، امجد اسلام امجد، مرزا ادیب، افتخار عارف، خالدہ حسین، ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر جمیل جالبی، پروفیسر فتح محمد ملک، بانو قدسیہ، اشفاق احمد، ممتاز مفتی، کریم بخش خالد، ڈاکٹر اسلم فرخی، ڈاکٹر عبادت بریلوی، سلطان رشک، عون محمد رضوی، عاصی کرنالی، شبینم شکیل، ڈاکٹر اسداریب، ڈاکٹر فاروق احمد، محسن احسان، خاطر غزنوی، امداد نظامی، ثمر بانو ہاشمی، پروفیسر مقصود جعفری، کرنل غلام سرور، مسیح الدین صدیقی، اے بی اشرف، ڈاکٹر فاروق قاضی، اسلم کمال، مرتضیٰ برلاس، عزیز ملک، حسین سحر، شمیم ترمذی وغیرہ شامل ہیں۔ کتاب کا نام ”ممتا ہی ممتا“ ہے۔ جو جولائی ۱۹۹۸ء میں منظر عام پر آچکی ہے۔

۳۱۔ ”ثاقبہ شخصیت و فن“ آمنہ مجید کی تحقیقی کتاب 1999ء میں شائع ہوئی۔

۳۲۔ ”تاروں بھرا آسمان“ نامور اہل قلم کے ثاقبہ کی کتابوں پر تبصرے و تنقید۔

۳۳۔ ”ثاقبہ ایک مطالعہ“ اقصیٰ تسنیم نے ثاقبہ رحیم الدین کے فن اور شخصیت پر

2003ء میں تحقیقی کتاب لکھی۔

۳۴۔ ”ثاقبہ ایک تحریک“ راضیہ بتول جعفری نے پی ایچ ڈی کے مقالہ کیلئے زیر نظر عنوان 2005ء میں تحقیقی کتاب لکھی ہے۔

۳۵۔ ”ثاقبہ رحیم الدین کی ادبی خدمات“ مصباح شیریں نے ایم اے کا تحقیقی مقالہ زیر نگرانی بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان 2006ء میں لکھا۔

۳۶۔ ”دھنک“ ثاقبہ کی دو اہم کتب پر ممتاز و نامور اہل قلم کے تبصرے اور تنقید (جنوری 2007ء)

۳۷۔ بڑوں کا ادب (دس کتابوں پر مشتمل) اور بچوں کا ادب (دس کتابوں پر مشتمل) لائبریری ایڈیشن کی صورت میں زیر اشاعت ہے۔

۳۸۔ رسالہ نیرنگ خیال ۲۰۰۵ء میں تفصیلی گوشہ شائع ہوا ہے۔

۳۹۔ ثاقبہ رحیم الدین ”خواجہ میر درد اور ان کے تلامذہ“ کے عنوان سے اہم نوٹس لکھ رہی ہیں۔

۴۰۔ ”برسات“ ثاقبہ کے تین شعری مجموعوں پر اہم ناقدین کے تبصرے اور تنقید

۲۰۰۹ء

۴۱۔ ”ثاقبہ رحیم الدین کی افسانہ نگاری“ عابد پروین نے ایم اے کا مقالہ زیر

نگرانی نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد 2008ء میں لکھا۔

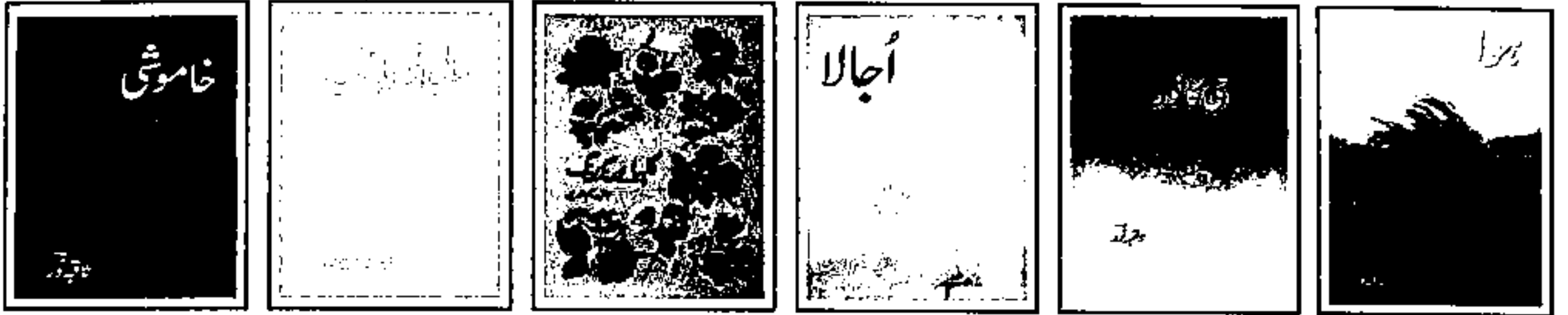
۴۲۔ ”ثاقبہ رحیم الدین ایک ہمہ جہت شخصیت“ شاملہ اقبال نے ایم اے کا مقالہ

زیر نگرانی شعبہ اردو، جامعہ کراچی 2008ء میں لکھا۔

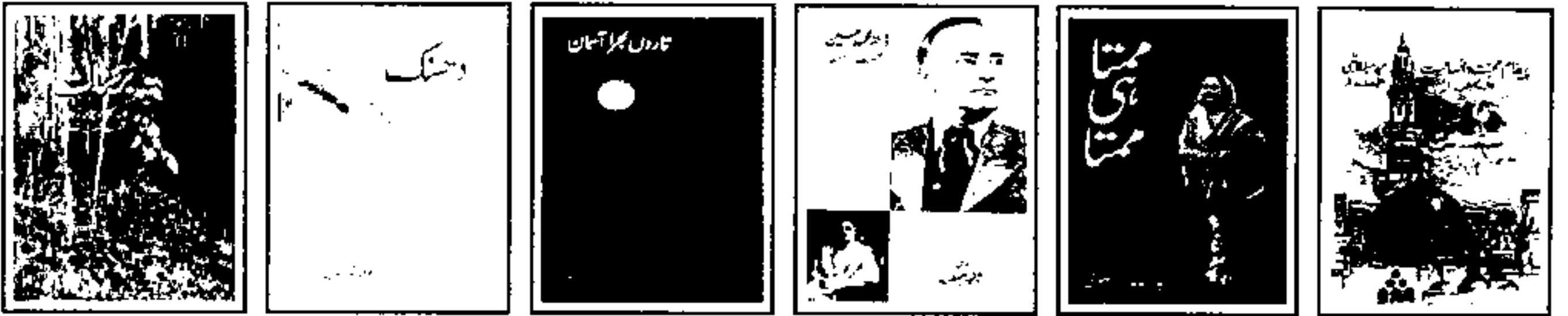
پروفیسر حفص الدین  
(مادر مہربان)

بانی اور تاحیات چیئر پرسن، ادنی ٹرسٹ  
فلم قبیلہ اور پاکستان چلڈرنز اکیڈمی  
اور تاحیات چیئر پرسن  
انسٹیٹیوٹ فار سوشل چلڈرن کونسل

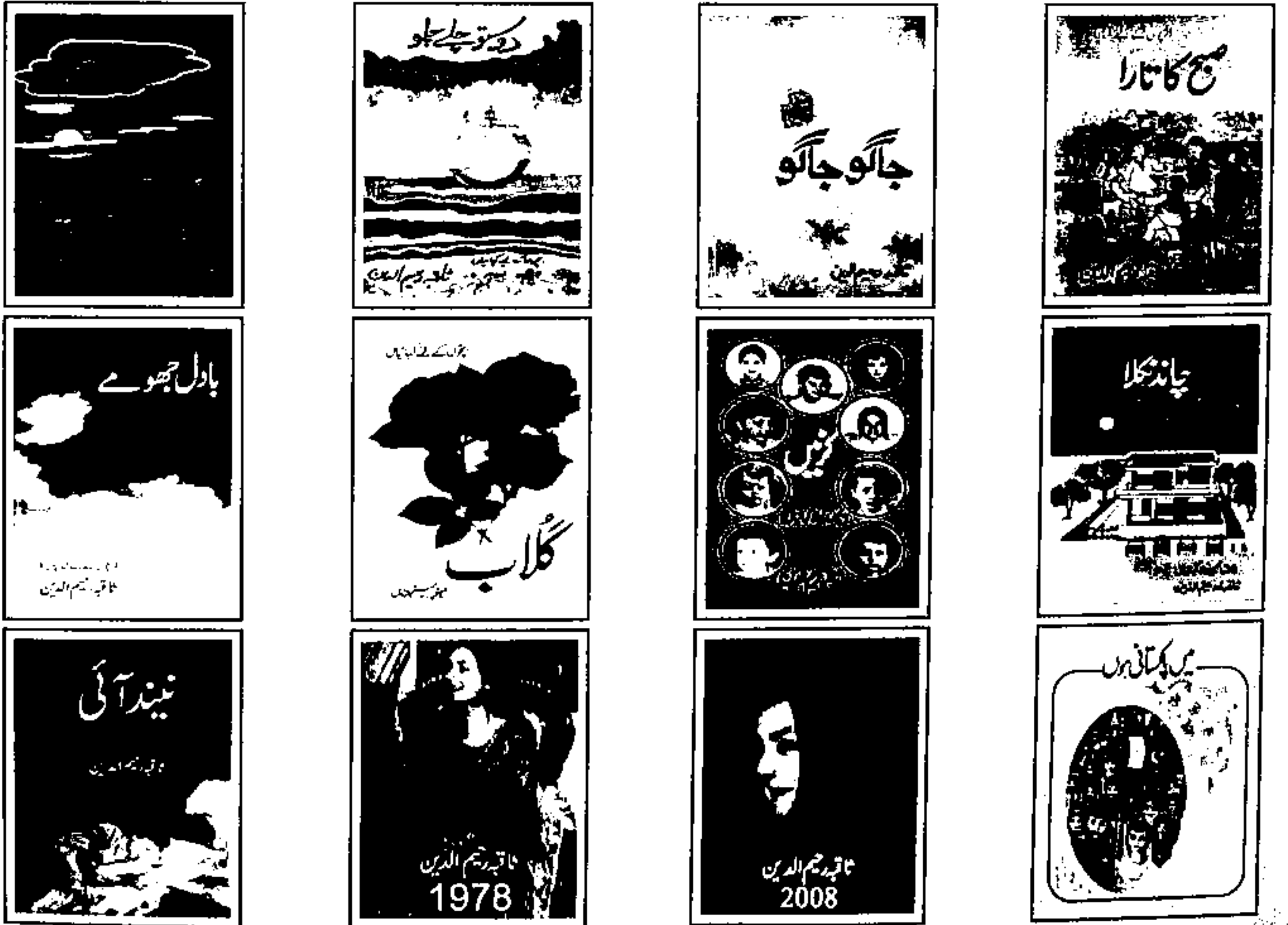
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 ثاقبہ رحیم الدین کی تصانیف مارچ 2009ء تک  
 ویب سائٹ: www.saqiba.com  
 ادبی کتابیں



مرتب شدہ کتابیں



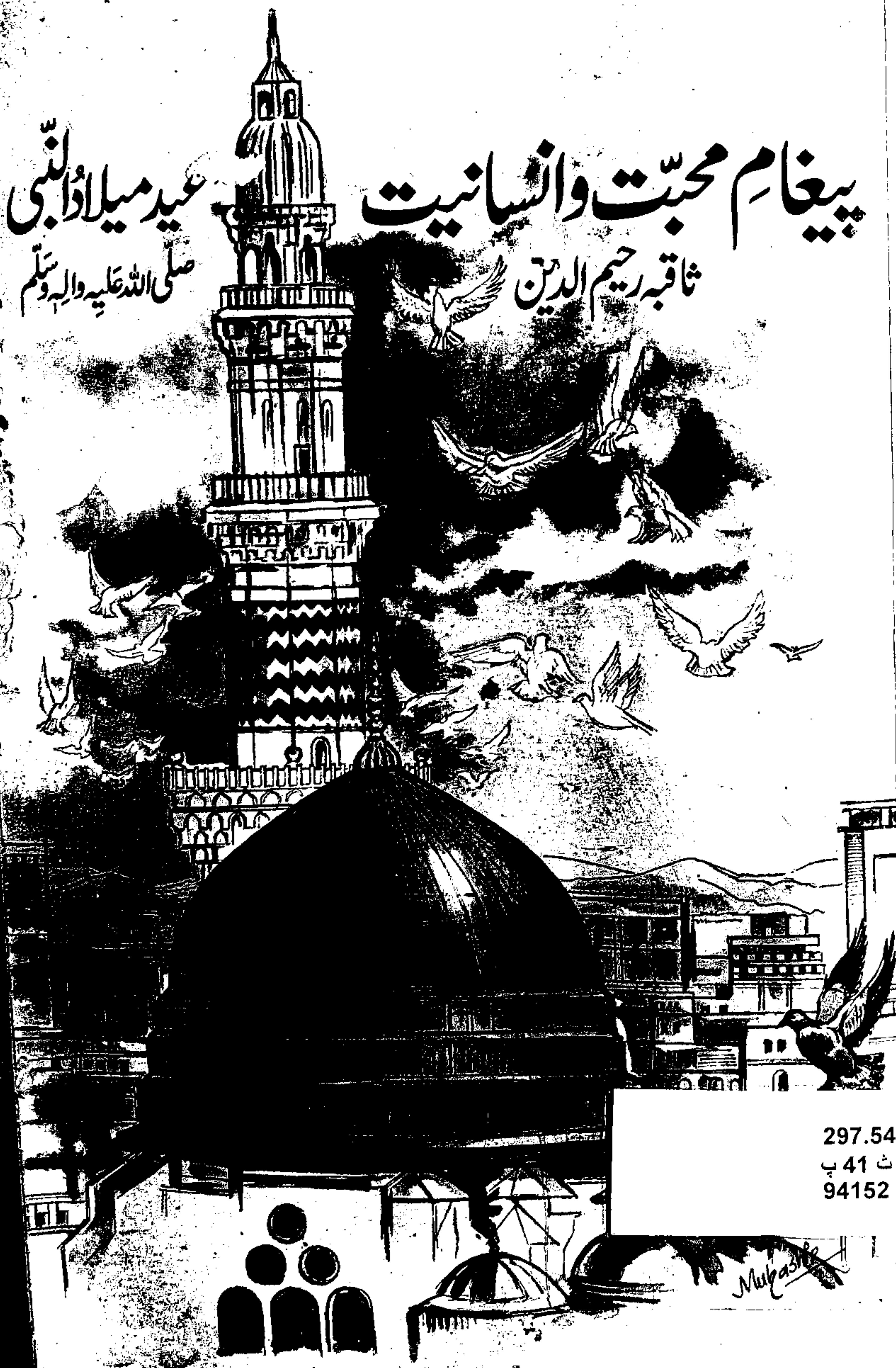
بچوں کے لئے کتابیں



عید میلاد النبی  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم

# پیغام محبت و انسانیت

ثاقبہ رحیم الدین



297.54  
ث 41 پ  
94152

Mulqasbi